گنجینۂ اسکاؤٹنگ

یعنی

اسکاؤٹنگ کے متعلق اُردو میں ایک مفید و معتبر کتاب

مرتبہ

سید شبیر احمد صاحب بی اے (علیگ) اسکاؤٹ کمشنر

جس کو

صدر دفتر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے طلبہ کے فائدہ کے لئے تالیف کرا کر
شائع کیا

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء طبع ہوا

گنجینۂ اسکاؤٹنگ

مرتبہ

سید شبیر احمد بی اے (علیگ)

انتساب

طلاعت (اسکاؤٹنگ) درحقیقت تہذیب اخلاق فاضلہ افادۂ خلق اور اسی قسم کی دوسری خوبیوں کے مرادف ہے اور جب یہ مسلّم ہے تو اپنی اس حقیر کوشش کو (جو اردو زبان میں پہلی کوشش ہے) معنون و منسوب کرنے کے لئے میں ڈاکٹر سید راس مسعود بی اے آکسن بیرسٹر ایٹ لا وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی ذات و الاصفات سے بہتر کوئی اور شخصیت نہیں پاتا جو اپنے ذاتی اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے گویا نہ صرف بہترین طلیعہ (اسکاؤٹ) بلکہ اصلی طلاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں۔

پیش کش

شبیر احمدؐ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

عالیجناب سید آل علی صاحب نقوی انسپکٹر مدارس اسلامیہ

بوائے اسکاؤٹنگ کی ہر دلعزیزی تحریک طلیعہ (بوائے اسکاؤٹنگ) جس سرعت اور وسعت کے ساتھ تمام متمدن ممالک میں پھیل رہی ہے۔ محتاج بیان نہیں ہے۔ دنیائے قدیم وجدید دونوں میں اس کی اشاعت روزافزوں ترقی پر ہے۔ پھر نہ صرف عروج یافتہ مغربی اقوام ہی اس کو اختیار کر چکی ہیں بلکہ مشرقی ممالک میں بھی اس مفید تحریک کو قبولیت عام حاصل ہو رہی ہے یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ محبان قوم و وطن کی مختلف جماعتیں جو ملک کی تعلیمی سطح بلند کرنے یا اصلاح تمدن یا خدمت خلق کی مساعی جمیلہ میں مصروف ہیں اس کو یکساں قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اس دلچسپ تحریک میں ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا آئین اساسی و طریق تربیت کسی مذہب و ملت کے عقاید و ارکان سے متصادم نہیں ہوتے بلکہ ایک حد تک یہ کہنا درست ہوگا کہ جن اصول پر آئین طلیعہ (اسکاؤٹ لاز) کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ جملہ مذاہب کے

علم الاخلاق کا لب لباب ہیں۔

عام وجوہ ہر دلعزیزی

اگر نظرِ غور سے دیکھا جائے تو تحریک طلیعہ کی یہ عالمگیر و ہمہ گیر ہر دلعزیزی محض اتفاقی نہیں ہے اس کامیابی کا بڑا راز یہ ہے کہ بچّوں کے فطری میلانات کا اس طریق تربیت میں خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ وہ بالعموم مشاغلِ طلیعہ میں بڑے شوق سے دلچسپی لینے لگتے ہیں اور کھیل ہی کھیل میں اُن کی تربیت اخلاق کے علاوہ جسمانی تندرستی اور ذہنی بیداری میں بھی نمایاں ترقی ہوتی ہے۔ اصول طلاعت پر عمل کرنے سے بچّوں میں نہ صرف اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور نفع رسانی خلق کی روحانی مسرت سے وہ لذت آشنا ہونے لگتے ہیں۔ بلکہ اُن کے خیالات میں بلندی اور پاکیزگی عام عادات اطوار کی اصلاح اور قوائے ذہنی کی کماحقہ نشو و نما بھی ہوتی ہے اور حصول علم کی کوششوں میں نیز اپنے دیگر فرائض کی ادائگی میں وہ ایمان داری اور امنگ سے اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر عمل پیرا ہونا سیکھتے ہیں ان بیش بہا نتائج کو دیکھ کر بچّوں کے سرپرستوں اور عام لوگوں کو اس تحریک کے مفید پہلو ظاہر طور پر نظر آنے لگتے ہیں۔

تحریک طلیعہ کا تعلق تعلیم سے ہے

خالص تعلیمی نکتۂ نگاہ سے دیکھا جائے تب بھی یہ تحریک کلیتہً مستحسن اور قابلِ قدر معلوم ہوتی ہے۔ مستند ماہرینِ تعلیم نے زمانۂ حاضرہ کی تمدنی اور معاشرتی ضروریات کو مدِنظر رکھ کر جو تعلیمی نصب العین قایم کیا ہے اسی منزلِ مقصود کی جانب تحریکِ طلیعہ بھی رہنمائی کرتی ہے۔ اسی طرح بوائے اسکاوٹنگ کا طرزِ تربیت جدید ترین طریقۂ تعلیم سے بہت کچھ مماثلت رکھتا ہے۔

جدید تعلیمی نصب العین

تعلیم کا موجودہ نصب العین یہ ہے کہ بچہ اپنے زمانۂ تعلیم میں دماغی و جسمانی و اخلاقی ترقیات حاصل کرنے کے ساتھ ہی ایسے خیالات و حالات سے بھی روشناس ہو جائے جن سے وہ سوسائٹی کی مختلف ضرورتوں اور افراد کے باہمی تعلقات کی نوعیت اور اہمیت کا صحیح اندازہ کرنے لگے اور صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ خود مدرسہ کے اندر ایسی فضا پیدا کی جائے کہ بچوں کو چھوٹے پیمانہ پر بیرونی دنیا کے معاشرتی تعلقات و ضروریات اور ذمہ داریوں کا عملی تجربہ بھی حاصل ہو اور بڑے ہو کر وہ ذاتی فلاح و آسایش سے متمتع ہونے کے علاوہ اپنی قوم و ملک اور بنی نوعِ انسان کی مدد کرنا بھی اپنا فرض سمجھیں۔

جدید طریقہ تعلیم

اس منشاء کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز اُن انکشافات و تحقیقات جدیدہ کی بنا پر جو علم النفس (Psychology) میں ماہرین فن نے کی ہیں بہترین طریقہ تعلیم تسلیم کیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو زیادہ تر ایسے مشاغل کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے جن میں بچوں کو فطری طور پر پوری دلچسپی ہوتی ہے اور جنھیں وہ اپنے شوق اور ارادہ سے پسند کریں اس کی رو سے طریق عمل یہ ہونا چاہیے کہ بچے خود اپنے ہاتھ پاؤں اور حواس ظاہری و باطنی سے کام لے کر اپنے معلومات اور تجربہ میں اضافہ کرتے جائیں اپنے درجہ کے دوسرے ساتھیوں سے اشتراک عمل کریں اور جب پوری کوشش کرنے کے بعد کسی موقع پر صحیح نتیجہ پر پہونچنے سے قاصر رہیں یا تقاضاء عمر صحیح راستہ سے ہٹنے لگیں تو اس وقت اُستاد اُن کی رہنمائی اور مدد کرے خلاصہ کلام یہ کہ زمانہ موجودہ میں بچوں کے قوۃ عمل کے نشو ونما پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اُن کی تربیت میں اس جانب توجہ دینا خاص طور پر ضروری سمجھا گیا ہے کہ بچے زمانۂ طالب علمی میں ہی چھوٹے چھوٹے معاملات میں اپنے اوپر بھروسہ کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کے خوگر ہو جائیں۔ عصر جدید کے مصرعہ بالا ارتقاء کو سمجھنے کے بعد اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ تحریک طلیعہ اور تحریک تعلیمی

کی غرض متحد ہو گو بظاہر ان دونوں کے خط وخال اور تفصیلات میں فرق ہو۔

مسلمانوں کا عدم احساس

تحریک طلبعہ کے جو مفید پہلو بالاجمال بیان کئے گئے۔ ان سے باخبر ہو کر دنیا کی تمام زندہ اقوام عرصہ سے اس کی ترویج واشاعت کی باقاعدہ اور منضبط کوششیں کر رہی ہیں اور انگریزی اور دیگر یورپین زبانوں میں مثل دیگر علوم وفنون بوائے اسکاؤٹنگ کا بھی ضخیم لٹریچر تیار ہو چکا ہو اور اس موضوع پر بہتر سے بہتر کتابوں کی تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری ہو دور کیوں جائیے خود ہمارے وطن عزیز میں سیوا سمتی بوائے اسکاؤٹنگ ایسوسی ایشن الہ آباد پچھلے سات آٹھ برس کے زمانہ میں مفید و متعدد کتب متعلقہ بوائے اسکاؤٹنگ ہندی میں شائع کر چکی ہو لیکن افسوس ہو کہ مسلمانوں نے من حیث القوم اس جانب تاحال بہت کم توجہ کی ہو جو نہ ہونے کے برابر ہے اگر اس کا ظاہری ثبوت درکار ہو تو قطع نظر دیگر امور کے صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ اس وقت تک زبان اردو میں جو بجا طور پر ملک ہند کی لنگوا فرینکا (مشترکہ زبان) مانی گئی ہے۔ جہاں تک مجھ کو معلوم ہو چار پانچ رسالوں سے زیادہ نہیں شائع ہوئے ہیں اور جو چند کتابیں لکھی بھی گئی ہیں ان میں مسلمانوں کا حصّہ بہت کم ہے۔

مصنف کتاب کی اہلیت اور خدمتِ قومی کا اعتراف

ان حالات کو دیکھتے ہوئے اردو داں پبلک کو بالعموم اور مسلمانوں کو خاص کر مولوی شبیر احمد صاحب سیکنڈ ماسٹر مسلم یونیورسٹی ہائی اسکول و اسکاؤٹ کمشنر علی گڑھ کا مشکور ہونا چاہیئے کہ انھوں نے جامع اور عمدہ کتاب تصنیف کر کے نہ صرف ایک خدمت قومی انجام دی ہے بلکہ اردو زبان کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ ماسٹر صاحب موصوف نے جس ضروری اور مفید کام کو اپنے ذمہ لیا ہے وہ ہمہ جہت اس کے اہل ہیں۔ اس لئے کہ وہ ہندوستان کی دو وسیع مستند انجمن ہائے طلایع یعنی بیڈن پاول ایسوسی ایشن لکھنؤ و سیوا سمتی بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن الہ آباد سے تعلق رکھنے کے علاوہ اسکاؤٹس کیمپ کا بھی عملی تجربہ رکھتے ہیں اور مسلم یونیورسٹی اسکول میں کامیابی کے ساتھ جماعت طلایع (بوائے اسکاؤٹس ٹروپ) کا کام چلا رہے ہیں۔ بہ حیثیت استاد کے وہ جدید طریقہ جات تعلیمی سے بخوبی واقف ہیں اور کنڈر گارٹن و مونٹیسوری طریقہ جات تعلیم میں خاص مہارت رکھتے ہیں

گنجینۂ اسکاؤٹنگ پر تبصرہ

نظر انصاف سے دیکھا جائے تو کتاب ہٰذا موسوم بہ گنجینۂ اسکاؤٹنگ واقعی اسم بامسمیٰ ہے

اس میں فن طلیعہ کے کسی ضروری موضوع کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ پوشنے اسکاوٹنگ کی تاریخ لکھنے کے بعد آرٹ طلیعہ کی مستقل طور پر تشریح کی گئی ہے فوری طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کے طریقوں کو جن سے واقف ہونا ہر شخص کے لئے نہایت ضروری اور فائدہ بخش ہے۔ نہایت وضاحت سے تصویریں دیکر سمجھایا گیا ہے۔ ڈرل جسمانی (کمپنگ) کے متعلق جملہ ضروری ہدایات کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ گرہ بندی (ناٹس) کے ضمن میں جس سے اسکاؤٹ کا باخبر ہونا ناگزیر ہے۔ مختلف گرہیں لگانے کے طریقے بتائے گئے ہیں پیغام رسانی (سگنلنگ)، وسرعت رسانی (ٹریکنگ) کے مفید طریقوں اور اصول کو نہایت آسانی سے سمجھایا گیا ہے۔

اس دلچسپ اور مفید کتاب کی ایک قابل ذکر خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی زبان نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے اور مصنف کا جوش طبیعت اکثر جگہ عبارت سے مترشح ہوتا ہے۔

یہ امر نہایت امید افزا ہے کہ آل انڈیا تعلیمی کانفرنس نے براہ سرپرستی اس کتاب کی اشاعت کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس قابل قدر کتاب کو قبولیت عام عطا فرمائے اور مصنف کتاب و نیز

دیگر معاونین و شائقین اسکاؤٹنگ کو توفیق عنایت کرے کہ ہماری پیاری زبان میں اس گراں مایہ اور نتیجہ خیز موضوع پر عمدہ کتابیں تصنیف و تالیف کرکے اس کو مالامال کریں اور عنداللہ و عندالناس ماجور ہوں۔

آل علی نقوی ایم اے

انسپکٹر مدارس اسلامیہ الہ آباد

عرضِ حال

یورپ کی تقریباً تمام زبانوں میں اسکاؤٹنگ کے متعلق ایک بہت بڑا لٹریچر پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن زبان اردو میں جو ایک حد تک ہندوستان کی واحد زبان کہلانے کی مستحق ہے شاید دو چار ہی ایسی کتابیں ملیں جو اس فن پر لکھی گئی ہوں اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب لکھی گئی ہے تاکہ طلبا اور بالخصوص وہ اساتذہ جو انگریزی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسکاؤٹنگ جیسی تعلیم سے محروم رہتے ہیں استفادہ حاصل کر سکیں۔ یہ تو میں دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جو کچھ اس کتاب میں موجود ہے وہ سب میرے کاوش دماغ اور زورِ قلم کا نتیجہ ہے لیکن اس قدر ضرور ہے کہ میں نے ہر ایک چیز کو اپنے خاص رنگ میں دکھانے کی کوشش کی ہے اور اس امر کا خاص طور پر التزام رکھا ہے کہ اس کتاب میں ایسی کوئی بات نہ آنے پائے جو میرے تجربہ کی کسوٹی پر پوری نہ اتر چکی ہو۔

دنیائے اسکاؤٹنگ میں شاید ہی کوئی ایسی کتاب موجود ہو جو لارڈ رابرٹ بیڈن پاول

صاحب کی کتابوں کی مرہونِ منت نہ ہو۔ میں نے ان کی کتابوں کو اپنا نصب العین مقرر کر کے اُن سے بیحد فیض حاصل کیا ہے اس کتاب کے سبب تالیف مرحوم صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی تھے جو اس تحریک سے ایک خاص دلچسپی رکھتے تھے اُن کی دلی خواہش تھی کہ ہماری زبان میں اس فن کے متعلق کوئی کتاب ہونی چاہیئے۔ اُن کی کوشش اور فرمایش پر اس کتاب کی طباعت کا بار ایجوکیشنل کانفرنس نے اپنے ذمہ لیا ہے میں اپنے اُن تمام احباب کا جنھوں نے اس کی تالیف میں مدد فرمائی ہے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر میں اپنے دوست چودھری فضل محمد خاں صاحب بی اے بی ٹی گروپ اسکاؤٹ ماسٹر و نیز شاگرد رشید صغیر احمد صاحب بی اے بی ٹی کیپ ماسٹر کا بیحد مشکور ہوں کہ انھوں نے ہر موقعہ پر میری امداد کی اور یہ کتاب بہت کچھ اُن کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے۔

خادم

شبیر احمد

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ترقی و تنزل کے اسباب تاریخ کے صفحات ایک بھی ایسی نظیر نہیں پیش کر سکتے جس سے مذکورہ بالا الفاظ کی صداقت پر حرف آسکے

دنیا میں ہمیشہ وہی قومیں معراجِ کمال پر پہونچیں جن کو درحقیقت حصولِ کمال کا خیال پیدا ہوا۔ اور انھیں ترقی یافتہ قوموں نے جن کے عروج و کمال کا شہرہ چار دانگ عالم میں تھا کرۂ ارض پر محیط ہو کر دنیا کو شائستہ اور متمدّن بنا دیا تھا۔ مگر اب جب اُن میں وہ اوصاف باقی نہ رہے جو اُن کی ترقی کا باعث ہوئے تھے تو وہی قومیں اس طرح پستی میں گر گئیں کہ گویا اُنھوں نے کبھی ترقی کا منہ دیکھا ہی نہ تھا۔ یونان، مصر و روم اور عربوں کی حیرت انگیز ترقی سے کون واقف نہیں لیکن اب اُن کے حالات قصّۂ ماضی معلوم ہوتے ہیں۔

خود اپنے ہندوستان جنّت نشان ہی کی حالت پر غور کرو جو کسی زمانہ میں تہذیب و شائستگی کا گہوارہ تھا جس کی سرزمین سے بڑے بڑے سورما دلاور اور اولیا اللہ پیدا ہوئے آج کیسی کس مپرسی کی حالت میں ہے اور قومی کم مائگی اور بے حوصلگی کا دُکھڑا رو رہا ہے۔ آخر اس تبدیلی کا سبب۔ سورج کی تمازت میں فرق نہیں آیا۔ چاند

کی چاندنی پھیکی نہیں پڑ گئی دریاؤں نے اپنا رُخ نہیں پھیرا۔ لیکن ہم وہ نہیں رہے
آج وہ کونسی بیماری ہے جو ہم پر مسلّط نہیں ہوتی، کونسی بلا ہے جو ہم پر نازل نہیں
ہوتی۔ جس کو دیکھو رنگ اُڑا ہوا، آنکھوں میں حلقے۔ پست ہمّت۔ بزدل۔ جوانی میں
بوڑھے۔ ضرب المثل ہے۔

ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

صحت کے ساتھ ہماری سوشل زندگی بھی جاتی رہی۔ یہ ضرور ہے کہ ہر ایک انسان
خود غرض ہوتا ہے لیکن اس خود غرضی میں بھی ایثار کا عنصر غالب ہوتا ہے۔
ہندوستان کی تاریخ ایثار کے کارناموں سے لبریز ہے لیکن آج وہ نفسا نفسی کا
زمانہ ہے کہ گھر کے برابر ماتم ہو تو عیادت تو درکنار اپنے یہاں شادیانے بجیں۔ غرض
جب تک کسی قوم میں حب الوطنی، حسن اخلاق، اولو العزمی اور مذہبی پابندی
باقی رہتی ہے وہ برابر ترقی کرتی جاتی ہے مگر جب اُس کے برعکس عیاشی۔ لہو و
لعب۔ تکبّر و نخوت اس پر قبضہ کر لیتے ہیں تو قدرت اپنے اصول کے مطابق اُن کو
فنا کر دیتی ہے اور دوسری قوموں کو اُن کی بجائے لا کھڑا کرتی ہے۔ غرض قوموں
کے زوال کا راز شہریت کے اصول کو خیرباد کہہ دینے میں مضمر ہے۔ کسی لاطینی شاعر
نے کیا خوب کہا ہے :۔

"زمانہ تبدیل ہو جاتا ہے اور زمانہ کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی بھی بدل جاتی ہے"

اس تنزل کا دوسرا سبب قومی افراد کی بیکاری اور فنونِ لطیفہ سے ان

کی عدم واقفیت ہے۔

ترقی کی شکل

جب یہ سب زوال کی نشانیاں ہم میں موجود ہیں تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم جو اپنی قومی کمزوریوں سے واقف ہیں کیا کریں کہ زوال کے عمیق دَل دَل سے نکل کر بامِ ترقی پر پہونچ سکیں لیکن یہ کام ایسا نہیں کہ چشم زدن میں پورا ہو جائے اس کی تکمیل کے لئے ایک مدت درکار ہے اور موجودہ نسل اس کام کو پورا نہیں کر سکتی بلکہ اس کی تکمیل زیادہ تر آئندہ نسل پر منحصر ہے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ ہم آئندہ نسلوں کو ترقی کی صحیح راہ پہ لگا دیں۔ قوم کی بیداری بچوں کی تعلیم اور اُن کے خصائلِ حمیدہ پر منحصر ہے لہذا ان کی اخلاقی تعلیم قومی زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ سب کا یہ خیال تھا اور ایک حد تک صحیح بھی تھا کہ تعلیم کے رائج ہونے پر ترقی کی کل راہیں کھل جائیں گی لیکن ہنوز نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہ ہوا جس کی یہی وجہ ہے کہ آج کل درس گاہوں میں صرف کتابی تعلیم دی جاتی ہے اور ایسی تعلیم نہیں دی جاتی جو قومی کمزوریوں کا ازالہ کر سکے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر ایک بچہ ایمان کی زندگی بسر کرے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے اپنے ضمیر اور ملک کو فروخت نہ کرے اور ہمارا ملک اپنی کھوئی گزری ہوئی عظمت دوبارہ حاصل کرے تو ہم کو بھی ایسے ذرایع اختیار کرنے چاہئیں جو دیگر زندہ قوموں نے ایسی حالت کو روکنے کے لئے اختیار کئے ہیں۔

باعث تحریک اسکاوٹنگ یا طلاعت

لارڈ رابرٹ بیڈن پاول صاحب نے انگلستان میں اس کمی کو محسوس کیا اور اس حالتِ جمود کو روکنے کے لئے طریقۂ طلاعت جاری کیا۔

گو یہ لفظ نیا ہو لیکن اس کا مفہوم نیا نہیں۔ ہندوستان کیا بلکہ تمام ایشیا میں اس قسم کی تعلیم اس وقت سے رائج تھی جب یورپ پر جہالت کی گھٹائیں محیط تھیں۔ جو جوا تحریک کا آغاز اس طرح سے ہوا کہ سر رابرٹ بیڈن پاول صاحب ۱۹۰۲ء میں بمقام میفکنگ جنوبی افریقہ میں محصور ہو گئے تھے؛ آدمیوں کی بڑی قلت تھی اور فوج کا بڑا حصہ دیگر ضروری کام مثلاً بہم رسانی رسد۔ پہرہ چوکی وصیغۂ رسل ورسائل وغیرہ میں لگا ہوا تھا۔ حالت ایسی تھی کہ ایک آدمی بھی اس غرض کے لئے نہیں چھوڑا جا سکتا تھا چہ جائیکہ فوج کا ایک بڑا حصہ۔ اس کام کے لئے رابرٹ صاحب نے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو تیار کیا اور اُن سے کام لیا۔ اس طریقہ سے فوج کا وہ حصہ جو لڑائی سے مجبوراً علیحدہ رہتا ہو وہ بھی کام آیا اور محاصرین کو سخت ہزیمت ہوئی۔ اس لڑائی کے بعد انھوں نے اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی اور اس کے اخلاقی اور تعلیمی پہلو پر بھی نظر رکھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس چونچال بچہ نے اس قدر سب کو اپنا گرویدہ کر لیا کہ تمام زندہ قوموں نے اس کو اپنی قومی زندگی کا ایک جزو بنا لیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہو کہ ہمارے ملک میں جس کی خوشہ چینی پر یورپ فخر کرتا ہو ابھی تک اس تحریک فوائد سے اغماز کیا جاتا ہو۔ بلکہ اس کے خلاف ملک

میں مختلف قسم کے لغو خیالات پھیلائے جاتے ہیں۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ اس تحریک کا مقصد گورنمنٹ کو رنگروٹ دینا ہے۔ اور یہ کوئی فوجی تحریک ہے جو گورنمنٹ نے اپنی بھولی بھالی رعایا کو جال میں پھنسانے کے لئے چلائی ہے۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

سچ ہے جب زمانہ برا آتا ہے تو اچھی بات بھی بری معلوم ہوتی ہے اور عمدہ سے عمدہ تحریک جو بہتری کے لئے تجویز کی جاتی ہے اس پر شک کیا جاتا ہے ؂

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنھیں تصویر بنا آتی ہے

ایک زمانہ تھا جب کہ اس بھارت ماتا کے سپوت اپنی جنم بھومی کے لئے جان سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ سپاہی زادہ کہلانے پر فخر کرتے تھے اور سپہ گری پیشہ بتلاتے تھے، آج وہ کس مپرسی کا زمانہ ہے کہ لڑائی پر جانا درکنار فوج جس پر ملکی امن کا مدار ہے اس کے نام سے کانپ اٹھتے ہیں اور اس تحریک سے جس پر فوجی ہونے کا گمان بھی ہوتا ہے کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ وہ کون دل ہے جس کو ملکی آزادی کا خواب نہیں آتا۔ لیکن کیا سوراج اور ملکی آزادی گھر بیٹھے یا فرضی منصوبے گانٹھنے سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ مجھ کو انگریزی مقولہ یاد ہے کہ "وہ قوم جو اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتی اور ملکی امن کے لئے دوسروں کی مدد کی محتاج ہے اس کا اللہ ہی بیلی ہے۔ آج نہ فنا ہوئی تو کل ضرور فنا ہو گی"۔

اطلاعت (اسکاوٹنگ)

اپنے وطن میں بھی فوجی تحریک نہیں چہ جائیکہ ہندوستان میں اس کی تعلیم قوم میں بیداری اعلیٰ اخلاق پیدا کرنا اپنے سے کمزوروں کی حمایت کرنا۔ وطن کے حقوق کو پہچاننا ہے اس کی تعلیم کسی صورت سے مروجہ تعلیم کے منافی نہیں۔

صرف لفظ اسکاوٹنگ اس تحریک میں ایسا لفظ ہے جو کسی قدر مغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ کیوں کہ یہ لفظ فوجی اصطلاح کا ہے۔ لیکن اس کا مفہوم وہ ہرگز نہیں جو خیال کیا جاتا ہے۔ آئندہ اس لفظ کی حقیقت بھی بیان کی جاوے گی۔

تحریک کے مقاصد

اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ کم سن بچوں میں جن میں اثر پذیر ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے تاکہ وہ آئندہ زندگی میں خود اپنے لئے اور اپنے ہمسایوں اور وطن کے لئے کارآمد فرد ثابت ہوں۔ اس تعلیم کی غرض یہ ہے کہ لڑکوں کے اخلاق اس قدر وسیع ہوں کہ وہ وطن کے سپوت کہلانے کے مستحق ہوں اور وقت ضرورت وطن کے لیے کافی ایثار کر سکیں اور اُن کو شروع ہی سے غور و فکر کی عادت ہو۔

نیز اُن کو ایسے ہنر و کام سکھلائے جاویں جو خود اُن کے لئے اور پبلک کے لئے فائدہ مند ہوں اور اُن کی اخلاقی و ذہنی تعلیم کے ساتھ جسمانی ترقی بھی ملحوظ رکھی جائے اور تعلیم کے وہ ذرائع اختیار کئے جائیں جو بچوں کی دماغی نشو ونما کے مطابق ہوں۔

مروّجہ تعلیم کے نقائص

مروجہ تعلیم میں یہ نقص ہی کہ بچوں کو اجتماعی طور پر تعلیم دی جاتی ہی اور اُن کے قدرتی رجحان اور میلانِ طبع کا خیال نہیں کیا جاتا۔ جس کا نتیجہ خلاف معمول ظہور میں آتا ہی یعنی جس مضمون کے لئے بچہ کا دماغ قدرتاً موزوں نہیں ہوتا وہ اس کو سیکھنا پڑتا ہی اور جس کے لئے موزوں ہوتا ہے اس کے سیکھنے کے لئے موقعہ نہیں ملتا اگر ایک انجنیر کو وکیل بنایا جائے تو وہ ایک اچھا وکیل تو ہو نہیں سکتا لیکن وہ انجنیر بھی نہیں بن سکتا۔ اس سے قوم اور ملک کا نقصان ہوتا ہی۔ اجتماعی طور پر تعلیم دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ اُستاد ہر ایک لڑکے کی کافی طور پر نگہداشت نہیں کرسکتا اس لئے اخلاق اور تندرستی جو کامیاب انسان کے لئے نہایت ضروری چیزیں ہیں ہمارے نصاب سے خارج ہیں۔

علم الطلیعہ

(اسکاوٹنگ) میں انفرادی طور پر تعلیم دی جاتی ہی اور اُن کی فطرتی خصوصیات و قدرتی رجحان کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہی اور ہر ایک لڑکے کی خواہش اور قابلیت معلوم کی جاتی ہی اور اُن کے مطابق رہنمائی کی جاتی ہی لڑکوں کے اخلاق اور تندرستی پر پوری توجہ دی جاتی ہی۔

غرض اسکاوٹنگ کی تعلیم چار خاص اصول پر مبنی ہی اور یہ وہ اصول ہیں جس پر شہریت کا مدار ہی۔

(۱) اخلاق۔ شہری زندگی کے لئے مقدم اخلاق ہی۔ اس کی تعلیم حاصل کرانے کے لئے بچوں کو خودداری۔ مستقل مزاجی۔ راستبازی اور آزادپسندی اور سبک

کی عادت بذریعہ مختلف تمغہ جات ڈالی جاتی ہے اور خود اُن کو اُن کے اخلاق کا ذمہ دار بنایا جاتا ہے۔

(۲) معاشرتی۔ بچّوں کا رجحان بذریعہ پیش روی۔ خیمہ زنی اور دیگر دستکاری کے کاموں سے معلوم کیا جاتا ہے۔

(۳) جسمانی۔ لڑکوں کو تندرست پاک وصاف اور مضبوط رہنے کا ذمہ دار بنایا جاتا ہے اور کُھلی ہوئی ہوا میں رہنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

(۴) خدمت خلق۔ اُن کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اُن کی زندگی دوسروں کے لئے وقف ہونی چاہئے اور اُن کو دن میں کوئی نہ کوئی ایک نیک کام کرنا چاہئے۔ اس واسطے اُن کو آگ۔ بجھانا، فوری طبی امداد کے طریقے اور دیگر مفید مطلب کام سکھائے جاتے ہیں۔

الحاصل اس تحریک کا لڑکوں کو ایسی عمر میں جب کہ اُن میں اصلاح پذیری کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اخلاق کی تعلیم دینا اور اُن کو ٹھیک راستہ پر لگا دینا ہے تاکہ وہ اس دنیا کی کشمکش میں پوری کامیابی کے ساتھ حصّہ لے سکیں اور اپنے آپ کو اس قابل بنا سکیں کہ اُن کا نام وطن کے بہترین اور قابل تقلید فرزندوں میں ہو۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام ممکن ذریعوں سے آیندہ نسلوں کی اصلاح کریں۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کو قوم کے تمام بچّوں کی اخلاقی تعلیم اسکول کی چہار دیواری سے باہر اُن کی کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی چاہئے اور اُن کو

دنیوی و قومی زندگی کے لئے قبل از وقت بطور حفظ ما تقدم تیار کر دینا چاہئے
یہ ایک قومی فرض ہے جس میں ہر شخص تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے وطن کے
شیدائیوں اور ریفارمروں کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے کہ وہ اس تحریک کی مدد
کریں تاکہ اسی مقابلہ میں جس میں تمام دنیا کی قومیں ہمارے سامنے ہیں ہم پست نہ
ہوجائیں۔ اس تجویز کو کسی مذہب و ملت سے سروکار نہیں بلکہ ہر مذہب و ملت کا
لڑکا اس میں شریک ہوکر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ دستور العمل عملی طور پر ان زریں اصول
کا مجموعہ ہے جس پر عمل کرنے سے آئندہ انشاءاللہ قومیں آزادی اور آزادی خود اختیار
(Self determination) جس کے لئے ہر دل بے قرار ہے
حاصل کر سکیں گی۔

حقیقت طلیعہ (اسکاؤٹ)

عموماً اسکاؤٹ فوج کے وہ سپاہی کہلاتے ہیں جو میدان کارزار میں دشمن کی فوجی قوت
کا جائزہ لینے اور دیگر ضروری چیزوں کی اطلاع بہم پہونچانے کے لئے اپنی فوج
کے آگے آگے چلتے ہیں۔ یہ اہم خدمات عموماً اس سپاہی کو تفویض کی جاتی ہیں
جو نہایت بہادری اور جانبازی سے اپنے ملک کے لئے سرفروشی کو تیار ہوجاتا ہے
کیونکہ زیادہ فتح و شکست کا دارومدار اُن کی اطلاع پر ہوتا ہے یہ کام نہایت
مشکل اور پُر خطر ہے۔ لڑائی کے میدان میں ایک معمولی سپاہی بھی اپنے افسروں
کی خوشنودی حاصل کرنے اور دوسروں کی واہ واہ کے لئے بہادری کا کام کر سکتا

ہے لیکن اسکاؤٹ ان سے کہیں اعلیٰ ہے۔ کیونکہ وہ اپنا کام اکیلا کیا کرتا ہے
جہاں نہ کوئی آفریں کرنے والا ہوتا ہے نہ نفرت کرنے والا۔ صرف اس کا ایک
ضمیر ہوتا ہے جس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا وہ اپنی جان کو ملک و ملّت کے لئے
خطرہ میں ڈالتا ہے۔

امن کے دوران میں جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں جس میں ویسی ہی لیاقت درکار
ہوتی ہے جیسی کہ لڑائی کے اسکاؤٹ کے لئے وہ امن کے اسکاؤٹ کہلاتے ہیں
آج ایک شخص جلتی آگ میں کود کر دوسروں کو بچاتا ہے۔ ڈوبتوں کو تیراتا ہے
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھاتا ہے۔ مصیبت زدوں کو آرام پہونچاتا ہے کیا یہ ایسے
کام ہیں جو معمولی آدمی بغیر تربیت حاصل کئے پورا کر سکے ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان
کاموں کے لئے بڑی لیاقت درکار ہے۔ مثلاً غور و فکر کی عادت، نتیجہ استنباط کرنے
کی لیاقت اور بروقت ضرورت ایثار۔ جو ہمہ صفت موصوف ہو وہ کبھی اُس اسکاؤٹ
سے کم نہیں جو لڑائی کے موقعہ پر اپنی جان پر کھیل کر اپنے ملک کی مدد کرتا ہے بلکہ
وہ حقیقی معنوں میں اسکاؤٹ کہلانے کا مستحق ہے کیوں کہ وہ جنگلوں میں رہنا
جانتا ہے۔ وہ پیروں کے نشانات اور معمولی باتوں سے بہت کچھ مطلب نکال
سکتا ہے اور عوام کی مدد کر سکتا ہے۔ جب وہ دور دراز ملکوں میں جنگلوں
میں ڈاکٹروں سے دور ہو تو اپنی صحت قائم رکھ سکتا ہے سلطنت کی تاریخ انھیں
منچلے قومی خدمت گزاروں کے کارناموں کا مجموعہ ہوتی ہے جو اپنے ذاتی ایثار

اور بہادری سے اپنے ملک اور قوم کا نام روشن کرتے ہیں۔ یہ زندگی ایک نہایت ہی عجیب زندگی ہے۔

لیکن ہر شخص سے یہ کام سرانجام نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ان تمام کاموں کے لئے پہلے سے تیار نہ ہو۔ بھارت ماتا کو ایسے سپوتوں کی ضرورت ہے جو بر وقت ضرورت اس کی خدمت کر سکیں اور اس کی عزت برقرار رکھیں اس لئے ہمارا یہ اخلاقی اور قومی فرض ہے کہ نئی نسلوں میں ہم یہ اوصاف پیدا کریں۔ اسی غرض سے دیگر ممالک میں (Boy Scouts) کی تحریک کا آغاز ہوا اور اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ اس تحریک کی بدولت بہت سے لڑکے زیادہ تندرست زیادہ باعزت اور ملکی خدمت کرنے والے ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہندوستان کو بھی ایسے ہی ہوشیار ہونہار باعزت اور ملکی خدمت کرنے والوں کی سخت ضرورت ہے کیونکہ اس کا مستقبل بہت کچھ موجودہ نسل پر منحصر ہے ہمارا وطن چاہتا ہے کہ اس کے بچے تندرستی اور اخلاق کا نمونہ ہوں تاکہ وقت ضرورت اس قوت کو اس کی محافظت کے لئے استعمال کر سکیں ۔ وہ چاہتا ہے کہ محبانِ وطن میں فرائض کی انجام دہی کا احساس ہو اور اس کی خدمت کے لئے ایثار کر سکیں ۔ اس کی خواہش ہے کہ ان میں ملکی خدمت کرنے والے پیدا ہوں اور وہ طریقہ جانتے ہوں جن سے وہ وطن کی امداد کر سکیں اور ان پر بھروسہ کیا جا سکے کہ وقت پر ان کے اوسان درست رہیں گے۔

اسکاوٹ برادری

غرض ان تین خصوصیات کا جو اسکاوٹ کے لئے ضروری ہیں۔ لب لباب قومی خدمت کے لئے تیاری ہے۔ وہ لڑکے جن کا مقصد دوسروں کی مدد کرنا ہے آپس میں بھائی ہیں۔ تمام دنیا کے اسکاوٹس کا مقولہ ہے (Be prepared) وقت ضرورت کے لئے تیار رہو۔

نظام

تعلیم و تربیت و کھیل غرض ہر موقعہ و محل کے لئے طلبہ (Boy Scouts) بلحاظ عمر چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں رکھے جاتے ہیں جن کو قراول یا (Patrol) کہتے ہیں۔

ہر ایک قراول میں عموماً ۸ لڑکے ہم عمر رکھے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک لڑکا قراول کا افسر مقرر کیا جاتا ہے جس کو "میر قراول" یا (Patrol Leader) کہتے ہیں۔

دو یا دو سے زیادہ قراول کو دستہ کہتے ہیں جو طلایع یا (Scout Master) کے تحت میں کام کرتا ہے۔ ضلع بھر کے تمام طلبہ ایک مقامی جماعت یا (Local Association) سے ملحق ہوتے ہیں جس کا الحاق کسی باقاعدہ جماعت اعلیٰ سے ہوتا ہے۔

تمام عملی کام کی ذمہ دار لوکل ایسوسی ایشن (مقامی اسکاوٹ انجمن) ہوتی ہے ڈسٹرکٹ اسکاوٹ کمشنر ضلع بھر کے تمام اسکاوٹس کا سب سے بڑا افسر ہوتا ہے جس کی مدد کرنا مقامی انجمن کا فرض ہوتا ہے۔ ہر صوبہ کا گورنر وہاں کا چیف اسکاوٹ

ہوتا ہے اور انتظامیہ کاروبار - پراونشل کمشنر اور اس کی کونسل کے سپرد ہوتا ہے - ہندوستان بھر کے لئے وائسرائے چیف اسکاوٹ ہے -

امپیریل ہیڈکوارٹرز

چیف اسکاوٹ و کونسل مع ایگزیکیٹو کمیٹی

چیف اسکاوٹ آف انڈیا مع چیف کمشنر و جنرل کونسل

پراونشل چیف اسکاوٹ مع پراونشل کمشنرز و کونسلرز

ڈسٹرکٹ کمشنر مع لوکل اسوسی ایشن

اسکاوٹ ماسٹر

ٹروپ ٹروپ ٹروپ

پٹرول لیڈر پٹرول لیڈر پٹرول لیڈر

اسکاوٹ اسکاوٹ اسکاوٹ

ڈسٹرکٹ کمشنر مع لوکل اسوسی ایشن

اسکاوٹ ماسٹر

ٹروپ ٹروپ ٹروپ

یونیفارم

بہت سے لڑکے یونیفارم کی گرانی کا خیال کرکے اس جماعت میں شامل ہونے
سے پہلو تہی کرتے ہیں لیکن اگر وہ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اسکاؤٹ یونیفارم
میں وہ چیزیں شامل ہیں جو روزانہ استعمال میں آتی ہیں مثلاً قمیص اور نیکر (جانگیا)
ماسوا اس کے ایک معمولی بانس کا ڈنڈا - - ٹوپی یا صافہ رومال اور کندھے
کی رسّی کی اور ضرورت پڑتی ہے - یہ چیزیں ایسی نہیں جن پر زیادہ خرچ ہو - یہ بھی
مان لیا جائے کہ کسی میں اتنی بھی مقدرت نہیں تو پھر میں یہ کہوں گا کہ اسکاؤٹنگ
یونیفارم سے نہیں ہے دل سے ہے -

اسکاؤٹنگ کا جزو اعظم کیریکٹر ہے یونیفارم نہیں اگر تم اسکاؤٹنگ کے
قانون پر صدق دل سے عمل پیرا ہوتے ہو اور ہر چیز میں صداقت ملحوظ رکھتے ہو دوسروں
کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرتے ہو تو تم اس لڑکے سے جو صرف یونیفارم تک ہی
اسکاؤٹنگ محدود رکھتا ہے کہیں زیادہ اسکاؤٹ کہلانے کے مستحق ہو -

لہذا اگر تم صحیح معنوں میں اسکاؤٹ ہوگئے تو تم ایک دن کسی ایک ہنر
سے جو تم نے اسکاؤٹنگ کی بدولت سیکھا ہوگا ، اتنا کما لوگے کہ تم اپنے لئے
عمدہ سے عمدہ یونیفارم خرید سکوگے -

یونیفارم مجوزہ

یونیفارم جو تمام دنیا کے اسکاؤٹ میں رائج ہو

۱۔ ہیٹ ۔ خاکی رنگ ۔ چوڑا اور سخت چھجہ جو تمام سر کو دھوپ سے محفوظ رکھ سکے ۔ خاکی یا مونگیا صافہ ۔

۲۔ اِسکارف یا رومال ۔ ٹروپ کا جیسا رنگ تجویز کیا جاوے اس رنگ کا رومال ہونا چاہیئے یہ گردن کے چاروں طرف مثل ڈھیلی ٹائی کے باندھا جاتا ہے اس کی گرہ گلے پر ہوتی ہے یہ پٹیاں اور سیڑھی بنانے کا کام دیتا ہے۔

۳۔ قمیص ۔ نیلی ۔ خاکی سینہ پر دو ملیٹری جیبیں دو کندھے پر اسٹریپس

۴۔ نیکر قمیص کے کپڑے کے رنگ کا ۔

۵۔ پیٹی چمڑہ یا نواڑ کی ۔

۶۔ موزہ ۔ سیاہ ۔ خاکی ۔ گہرا کاہی ۔ اس میں گھٹنے سے نیچے باہر کی جانب سبز فیتہ جس کو گارٹرٹیبس کہتے ہیں لگائے جاتے ہیں ۔

۷۔ بوٹ ۔ بادامی یا سیاہ

۸۔ شولڈرناٹ ۔ ۶ انچہ لمبا فیتہ پیٹرول کے رنگ کا بائیں کندھے پر۔

۹۔ ڈنڈا پورے ساڑھے پانچ فیٹ کا ۔ ڈنڈے پر فیٹ اور انچوں کے نشانات ہونے چاہیئں ۔ ۱۰۔ ہورسیک یا جھولا جو کمر پر لادا جاسکے

۱۱- شولڈر بیج - ایک فیتہ سیدھے کندھے پر جس پر ٹروپ کا نام لکھا ہو۔
۱۲- چاقو اور سیٹی لینرڈ (Lanyard) میں رکھنی چاہیے۔

ان کے علاوہ دیگر کوئی سامان اوپر نہیں ہونا چاہیے۔

اشیا، یونیفارم کا نمونہ

نمونہ سیک یا جھولا

نمونہ قمیص

پیٹی

ڈنڈا

شولڈر ناٹ

نمونہ نیکر

گارٹرس
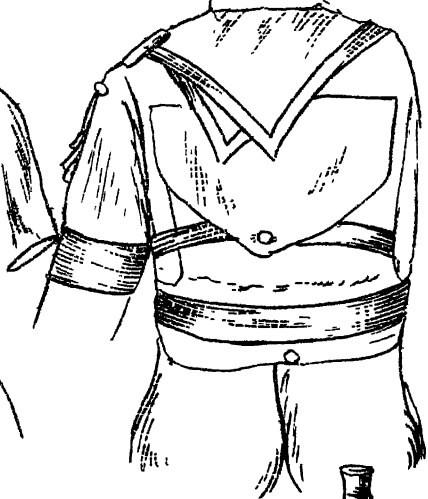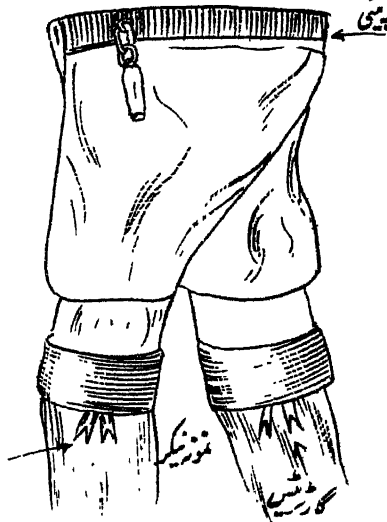
قوانین اسکاوٹ

اسکاوٹنگ کی تحریک کا لب لباب اس کے قوانین ہیں جو ہر مذہب کے موافق ہر ایک سوسائٹی کے لئے مفید ہیں جب اسکاوٹ برادری میں داخل کرنے کی رسم ادا کی جاتی ہے تو اس وقت اپنی عزت کا واسطہ دے کر عہد کیا جاتا ہے کہ قوانین اسکاوٹ کی پوری طور پر تعمیل کی جائے گی۔ اس سے قوانین کی اہمیت واضح ہے کہ نئے اسکاوٹ سے کسی اور چیز کا وعدہ نہیں لیا جاتا بجز قوانین کے

ایک اسکاوٹ جس نے محنت سے بہت سے تمغے حاصل کر لئے ہوں اور ان سے اس کا سارا بازو بھرا ہو لیکن قوانین اسکاوٹ پر کاربند نہ ہو تو وہ اصلی معنوں میں اسکاوٹ نہیں بلکہ وہ اسکاوٹ جس نے ایک بھی تمغہ حاصل نہ کیا ہو لیکن قوانین پر کاربند ہونے کی کوشش کرتا ہو اسکاوٹ کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل و دماغ سے زیادہ انسان کا کیرکٹر یا اخلاق ہی اور قوانین اخلاق کی درستی کے لئے ہیں۔

قانون اسکاوٹ

۱۔ اسکاوٹ کی عزت قابل اعتماد ہے۔

اس قانون سے صاف ظاہر ہے کہ اسکاوٹ کی ہر بات کو قابل وثوق سمجھا

چاہیئے اور کبھی اس کو جھٹلانا نہیں چاہیئے۔ لہذا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری ہر
بات پر اعتماد کیا جائے تو اپنے دل میں یہ ٹھان لو کہ "میں کبھی بھول کر بھی جھوٹ
نہ بولوں گا" بہت سے موقعے ایسے آئیں گے جب کہ سچ بولنے سے تم کسی دقت
اور مصیبت میں پڑ جاؤ گے اور بظاہر ایسا معلوم ہوگا کہ اگر جھوٹ بولتے تو
اس آفت سے نجات پا جاتے۔ لیکن اگر تم سچے دل سے اسکاؤٹ ہو تو اس
دقت و تکلیف کو جو سچ بول کر پہنچے اس آرام و آسائش پر جو جھوٹ بول کر
نصیب ہو ترجیح دینا چاہیئے۔ بہت ممکن ہے کہ ابتدا میں سچ بولنے سے تم کو کچھ تکلیف
ہو لیکن یاد رکھو کہ سچائی ہمیشہ غالب رہتی ہے وہ کلفت کچھ دنوں کی ہوتی ہے
اور اس سے جو آرام ملتا ہے وہ ابدی ہوتا ہے۔

تم کو معلوم ہے کہ سچ بولنے کی بدولت حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کس قدر
مصیبت کا سامنا ہوا یہاں تک کہ آگ میں جھونکے گئے لیکن اسی سچ کی بدولت
وہ آگ اُن کے لئے گلزار بن گئی۔ راجہ ہرشچندر نے اپنے سچ کی بدولت دنیا میں
کس قدر عزت پائی آخر میں ست بادی کا لقب پایا۔ اس لئے تم کو یہ نیک عادت
شروع ہی سے ڈالنی چاہیئے تاکہ تمھارا وقار دنیا میں قائم ہو جائے اور تمھاری
وجہ سے یہ جماعت نیک نام ہو اور بدنامی کا داغ نہ لگے اگر تمھارا کوئی افسر تمھاری
عزت کا واسطہ دے کر کوئی کام لینا چاہے تو تمھارا فرض ہے کہ ہر صورت سے اس
کام کو انجام دو اور ہر خطرہ میں ثابت قدم رہو۔ اسکاؤٹ کے قانون اور ملکی قانون

میں یہ فرق ہے کہ اگر کوئی شخص ملکی قانون کی خلاف ورزی کرے تو سزا اس کو ضرور ہی ملے گی لیکن وہ ہر صورت سے اُس ملک کا باشندہ کہلائے گا۔ لیکن اسکاؤٹ قوانین کی اگر کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اُس برادری سے خارج کر دیا جائے گا اور اس سے وہ تمغہ جو اس برادری کی نشانی ہے واپس لے لیا جائے گا اس لئے تم کو ہمیشہ قانون کی پابندی کرنی چاہیئے۔

۲۔ اسکاؤٹ اپنے خدا۔ ملک۔ بادشاہ۔ افسر۔ والدین۔ آقا حتیٰ کہ اپنے نوکر کا بھی وفادار ہوتا ہے یعنی اسکاؤٹ کو ان احکام کا جو خدا کی طرف سے بموجب اس کے مذہب وملت عائد ہوتے ہیں سختی سے پابند ہونا چاہیئے اور ان احکامات خداوندی کا اتباع کرتے ہوئے ملک۔ بادشاہ۔ اور افسر کا وفادار اور اطاعت گزار ہونا چاہیئے۔ اس لئے ہر اسکاؤٹ کو خدا کے احکام اور وطن کے فرائض مقدم رکھنے چاہئیں۔ وفاداری کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ تم صرف زبانی وفادار بنتے رہو بلکہ اس وفاداری کا اظہار عملاً اور قولاً دونوں طرح سے کرو۔ آقا اور والدین کی وفاداری یہ ہے کہ ہمیشہ اُن کے حکم کی تعمیل کرو کوئی بات اُن کی خلاف مرضی نہ کرو۔ نوکر کی وفاداری یہ ہے کہ بے وجہ ان کو تکلیف نہ دو اور اُن کی زندگی کو ناقابل برداشت نہ بنا دو۔ ایک دفعہ کا قصہ ہے کہ ایک فیکٹری کے منیجر بہت ہی منحنی واقع ہوئے تھے اور اُن کے اسسٹنٹ نہایت جسیم شحیم۔ اسسٹنٹ ہمیشہ اپنے افسر کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا کرتا تھا کہ ہمارے منیجر صاحب مثل نقطے کے ہیں کہ جس کی پوزیشن تو

ہوتی ہے لیکن قدروقامت نہیں مینیجر نے یہ سن لیا اور آپ نے اُن کو بلا کر کہا کہ مہربان من تم ٹھیک کہتے ہو میں ضرور نئل نقطے کے ہوں لیکن آپ کو اس کے برعکس ہونا پڑے گا یعنی آپ کی پوزیشن نہ ہوگی صرف قدروقامت ہوگا اس قسم کے فقرے اپنے افسروں پر کسنا وفاداری کی شان نہیں۔

انگلستان کے مشہور شاعر کولرج نے اِسی موضوع پر ایک طویل مگر پُرلطف نظم لکھی ہے اور ایک بوڑھے ملّاح کی زبان سے جس نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ دنیا کے کذب وافترا میں گزارا ہو یہ زریں الفاظ کہلوائے ہیں :۔ "وہی شخص خدا کا بہترین اطاعت گزار بندہ ہے جو مخلوق کی محبت و ہمدردی میں سرشار ہے۔

۳۔ اسکاوٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ کارآمد ثابت ہو اور دوسروں کی مدد بلا معاوضہ کرے۔

فرض کی یہ شان ہے کہ ہر حالت میں اس کو انجام دینے کے لئے انسان تیار رہے۔ جب دوسروں کی مدد کرنا اسکاوٹس کا فرض ہے تو تم کو اس کی ادائگی کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے یہاں تک کہ اگر تم کو ادائے فرض میں آرام وآسائش کو خیرباد کہنا پڑے تو تم کو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ اسکاوٹ وہ ہے جو ہر وقت دوسروں کی جان بچانے۔ تکلیف زدوں کی تکلیف دور کرنے۔ حاجت مندوں کی حاجت برآری کرنے اور بیکس ومظلوم کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ لیکن سے

صرف کہنے سے کہیں چلتا ہے کام
کام کے کرنے کو ہمت چاہیئے

آج ایک شخص کی گاڑی سے ٹانگ کٹ جاتی ہے۔ تم پاس کھڑے ہو اگر بینڈ پہونچانے کا طریقہ نہیں جانتے تو تم کیا اُس کی مدد کروگے اس لئے وہ تمام طریقے جس سے تم مدد پہونچا سکتے ہو تم کو سیکھنے چاہئیں۔ اس لئے آج ہی سے اعزازی تمغہ جات کے لئے جو (Local Association) لوکل ایسوسی ایشن عطا کرتی ہے کوشش کرنا شروع کردو اور تھوڑی بہت ہر چیز میں دسترس حاصل کرو ایسا کرنے سے تم اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لوگے اور شروع ہی سے اگر تم کو اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی عادت پڑ گئی اور کوئی خاص حرفت تمہارے ہاتھ آگئی تو تم اپنی زندگی کو نوکری کی غلامانہ بندشوں سے آزاد رکھ سکوگے اور ملک تمہاری وجہ سے اپنی گئی گزری عظمت حاصل کر سکے گا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی امت کے لوگوں کو اخلاقی درس دے رہے تھے کہ تم اپنے پڑوسی اور دیگر ابنائے ملت سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے خدا سے کرتے ہو۔ اس پر ایک شخص اٹھا اور آپ سے سوال کیا کہ "میرا ہمسایہ کون ہے؟" آپ نے فرمایا کہ "تیرا ہمسایہ وہ غمزدہ غریب ہے جو آدھی رات کو اٹھ اٹھ کر درد کی تکلیف سے کراہتا ہے۔ تیرا ہمسایہ وہ گمنام مظلوم ہے جس کے پیروں میں ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم کی بھاری بھاری بیڑیاں ہیں تیرا ہمسایہ وہ بڈھا

باپ ہے جس کا جوان اکلوتا بیٹا مر چکا ہے جس کے ہاتھ پیر جواب دے چکے ہیں اور جس کا کوئی سہارا نہیں۔ تیری ہمسایہ وہ عورت ہے جو فاقہ پر فاقہ کرتی ہے اور عالمِ یاس و حسرت میں در و دیوار کو تکتی ہے جا ان سب کی مدد کر اور انھیں تکلیف سے آزاد کر"۔

۴۔ اسکاوٹ سب بنی نوع انسان کا دوست ہوتا ہے اور دوسرے اسکاوٹس کو بغیر لحاظ مذہب و ملت بھائی سمجھتا ہے۔

خدا کی بہترین نعمت دنیا میں دوست صادق کا ملنا ہے! ایسا کون فرد و بشر ہوگا جس کو دوست صادق کی تلاش نہیں؟ وہ کون ہے جس کو اپنے ہمجنس کی ہمدردی کی ہر وقت ضرورت نہیں۔ آج ایک خورد سال لڑکا چوری کے الزام میں مجسٹریٹ کے روبرو بلایا جاتا ہے۔ متواتر کئی دفعہ چوری کر چکا ہے اور اب سزا ملنے پر بھی اس قبیح عادت کو ترک نہیں کر سکتا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس لڑکے کو اصلاح کے لئے کسی (Reformatory) اسکول میں یا کسی دستکاری کے اسکول میں بھیج دینا چاہئے لیکن میں یہ کہوں گا کہ راہِ راست پر لانے کے لئے اس کو ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اس کا ہمدرد دوست ہو۔ غرض ہر ایک شخص جو پہلو میں دل رکھتا ہے اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے کے لئے ایک ہی خواہ اور ہمدرد کی ضرورت رکھتا ہے۔

دوستی کا حق صرف زبان سے ادا نہیں ہوتا بلکہ دوست وہ ہے جو کسی کی اڑی

میں کام آئے اور مصیبت کے وقت ہاتھ بٹائے۔ غرض اسکاؤٹس کو (اگر وہ حقیقی معنوں میں اسکاؤٹس ہیں) اپنے رویہ سے یہ ثابت کر دینا چاہئے کہ وہ بنی نوع انسان کے دوست ہیں۔ اگرچہ تمام دنیا کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھنا چاہئے لیکن آپس میں برادرانہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ بھائی اور دوست میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ بھائی دوست بھی ہوتا ہے اور کچھ اور زیادہ بھی۔ کسی قوم و مذہب و ملت کا اسکاؤٹ جب ملے تو جانبین کا یہ فرض ہے کہ وہ باہم نہایت اخلاق سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کے دکھ تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

وہ اسکاؤٹ نہیں جو امیروں کی امارت پر حسد کرتا ہے۔ بھائیوں کی غربت یا امارت اُن کے برادرانہ تعلق پر اثر نہیں رکھتی۔

۵ - اسکاؤٹ خوش اخلاق ہوتا ہے۔

اخلاق سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

دنیا کا چلتا جادو زبردست ٹونا اور پُر اثر منتر اخلاق ہے۔ قوی سے قوی دشمن بھی اس طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پتھر کو موم کر دینا اس کا ایک ادنی کرشمہ ہے۔ یہ وہ عمل تسخیر ہے جس کی ناکامیابی ممکن نہیں۔ مثل مشہور ہے "میٹھے سُروں سے تو سانپ یا موذی جانور بھی رام ہو جاتا ہے"۔ انسان کی زندگی کامیاب یا ناکامیاب بنانے میں اس کی اخلاق گہرا اثر رکھتے ہیں۔ بداخلاقی وہ گھن ہے جو انسان کی خوبیوں کو برائیوں میں تبدیل کر دیتا

ہے۔ وہ زنگ ہے جو اصلیت کے جوہر کو بھی پس پردہ ڈال دیتا ہے۔ برخلاف اس کے اخلاق وہ زیور ہے جو انسان کی خوبیوں کو چار چاند لگا دیتا ہے اور عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ ایک بوڑھے سوداگر سے کسی نے اس کی دولت مندی کا سبب پوچھا۔ اُس نے کہا صرف ایک چیز کے باعث اور اُس پر تم بھی عامل ہو سکتے ہو یعنی اخلاق۔ انسان کی ذاتی لیاقت، شرافت اس کے برتاؤ سے معلوم کی جاتی ہے۔ دنیاوی ترقی کا راز اخلاق ہے۔

اسکاوٹ کا تو یہ فرض ہے کہ وہ ہر شخص سے خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ یہی باعث اسکاوٹ کی اور اسکاوٹ برادرہڈ کی ترقی کا ہو سکتا ہے۔

۶۔ اسکاوٹ جانوروں پر رحم کرتا ہے اور اُن کو اپنا رفیق سمجھتا ہے اخلاق کی اعلیٰ نشانی یہ ہے کہ انسان تو انسان جانوروں کے دکھ تکلیف کو بھی نہ دیکھ سکے اور بے فائدہ کسی جاندار چیز کو نہ ستائے۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب خدا کی مخلوق ہیں اور سب مثل انسان کے جان رکھتی ہیں۔ اُن پر بیجا ظلم کرنا اور اُن کی تھوڑی سی زندگی کو وبال جان کر دینا ایک گناہ کبیرہ ہے جو انسان کو دائرۂ انسانیت سے خارج کر دینے کو کافی ہے۔ اُس پاک ذات نے کسی مخلوق کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ سب کا کچھ نہ کچھ مصرف ضرور ہے۔ انسان کو اگر اشرف المخلوقات کہلانے کا فخر ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنے سے کمتر درجہ کی مخلوقات کے حقوق کی نگہداشت کرے ورنہ برتری کے دعوے

باز آئے۔

اسکاؤٹ کو چاہئے کہ جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ طاقت کا اصلی مفہوم یہ ہے کہ اپنے سے کمزوروں کی حمایت کی جائے اُن کے دکھ سکھ کی خبر رکھی جائے قدرت کا بھی یہی منشا ہے جو اس کے خلاف کرتے ہیں وہ قدرت کے خلاف چلتے ہیں۔

جانوروں سے نیکی کا برتاوہ وہ کر سکتا ہے جو اُن کے متعلق کچھ علم رکھتا ہو تمھارا رفیق جانور بے زبان ہے تم سے اپنا دکھ درد کہہ نہیں سکتا اگر وہ بیمار ہے اور تم اس کی عادت سے واقف نہیں ہو تو اس کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ اس لئے اسکاؤٹ کو جانوروں کی عادت اور خصائل خصوصیت کے ساتھ معلوم کرنے چاہئیں

آج کل گھوڑے چلانے والے اور دیگر پالتو جانور پالنے والے اکثر اپنے جانوروں پر بیجا ظلم کرتے ہیں اور اُن کی بساط سے زیادہ کام لینے اور اُن پر قابو پانے کے لئے ضرورت سے زیادہ زدوکوب کرتے اور عجیب وغریب طریقے مثلاً
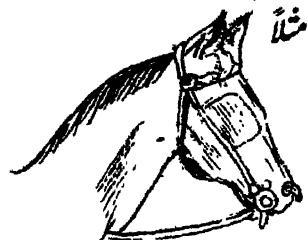
(آرام کی شکل)

استعمال کرتے ہیں جو نہایت وحشیانہ اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اسکاؤٹ کو چاہئے کہ وہ جانوروں سے کام لینے کا ٹھیک طریقہ سیکھیں اور دیگر ناواقف کو بتائیں۔ لڑکے عموماً چھوٹے چھوٹے جانوروں پر ظلم کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور اُن کی تکلیف پر خوش ہوتے ہیں۔ قضارا کوئی گدھا یا ٹٹو چرتا نظر آیا تو بس اس کا اللہ ہی بیلی ہے مار مار کر بھُس بنا دیتے ہیں پرندوں کے گھونسلے اجاڑ دینا اور انڈے توڑ دینا تو نہایت معمولی بات ہے۔ یہ نہایت مذموم حرکتیں ہیں اسکاؤٹ کو چاہئے کہ لڑکوں کو اس سے باز رکھیں۔

اگر کسی اسکاؤٹ کو مطالعۂ قدرت کا شوق ہو تو اس کے لئے وہ اور بہت سے کام کر سکتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ جانوروں کے گھونسلے کی ساخت اور مختلف موسموں میں اُن کا طریقۂ بود و باش معلوم کرے۔ انڈوں کی ساخت رنگ قد وغیرہ معلوم کرے۔ انڈوں سے بچوں کے نکلنے کا وقت معلوم کرے بچوں کی خوراک اور یہ کہ وہ کس طرح کھاتے ہیں بہ نظرِ غور دیکھے۔ پرورش ہونے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے معلوم کرے۔ اس قسم کی نوٹ بک نہایت دلچسپ اور مفید ہوگی

نقصان رساں جانوروں کو مارنا یا شکار کرنا کوئی بُری حرکت نہیں۔

۷۔ اسکاؤٹ۔ لینے والدین۔ پیٹرول لیڈر اور اسکاؤٹ ماسٹر کا حکم بغیر کسی دلیل اور حجت کے مانتا ہے۔

آج ایک شخص نہایت عمدہ مشین تیار کرتا ہے جس کی ایجاد پر موجد کو بڑا فخر ہے اور اپنی اس ایجاد کو سرمایہ ناز سمجھتا ہے لیکن امتحان کے وقت ایک پُرزہ کے ٹھیک کام نہ کرنے اور وقت پر جواب دے دینے سے اس کی تمام محنت اکارت جاتی ہے اور اُس کی تمام امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ ایک زبردست ٹیم ایک کمزور ٹیم کے مدمقابل ہے ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دونوں ٹیموں کا کچھ مقابلہ نہیں مگر کیپٹن کی ایک شخص کی حکم عدولی سے نتیجہ برعکس ہوتا ہے اور جیتی ہوئی بازی پر شکست کا نامراد دھبّہ لگ جاتا ہے۔ اس شکست کا کون ذمہ دار ہے؟ صرف وہ شخص جس نے حکم کے خلاف کیا غرض کوئی کام مجموعی طاقت سے پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ حاکم اور محکوم یکجہتی سے کام نہ کریں۔ اسکاؤٹ اپنے اسکاؤٹ ماسٹر کا کیوں حکم مانتا ہے! اس لئے کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو ساری تحریک کا حشر اُس مشین کا سا ہوگا جس کا ایک پرزہ ناکارہ ہو گیا تھا۔

ایک شخص کی خلاف ورزی سے ساری کامیابی ناکامیابی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ حکم عدولی ایسا جرم ہے جس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ تقصیر ہے جس کے اثر سے مضبوط سے مضبوط فوج کو بھی شکست کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اس لئے اسکاؤٹس کو اگر وہ اس تحریک کو زندہ و کامیاب رکھنا چاہتے ہیں

تو اُن کو اپنے والدین۔ اسکاؤٹ ماسٹر اور پٹرول لیڈر کے حکم پر ایسی مستعدی سے کام کرنا چاہیئے جس طرح فوجی سپاہی اپنے افسر کے حکم پر اپنی جان عزیز تک کی بھی مطلق پروا نہیں کرتا۔ عمدہ اسکاؤٹ وہ ہے کہ خلاف مرضی حکم ملنے پر بھی خوشی خوشی اس کی تعمیل کرتا ہے اور کبھی خلاف ورزی زبان پر نہیں لاتا۔

۸۔ اسکاؤٹ ہر حالت میں خوش و خرم رہتا ہے اور ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے۔

اس کے یہ معنی ہیں کہ اسکاؤٹ ہر حالت پر قناعت کرتا ہے اور کسی ناگہانی آفت سے ہراساں نہیں ہوتا۔ رنج و راحت احساس پر مبنی ہیں تکلیف راحت ہو سکتی ہے اگر اس تکلیف کو زیادہ محسوس نہ کیا جائے۔ انسان کی آزمائش اور امتحان "مصیبت کا وقت ہے" اگر اس مصیبت کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کیا جائے تو وہ مصیبت مبدل بہ راحت ہو سکتی ہے اور درحقیقت وہ مصیبت مصیبت ہی نہیں رہتی۔

مصیبت مثل بیماری کے ہے جس طرح بیماری تندرستی کا پیش خیمہ ہے اسی طریقہ سے مصیبت و راحت دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اسکاؤٹ کو مصیبت کے وقت گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اس کے لئے پہلے سے کمربستہ اور مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے ؎

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود مرد باید کہ ہراساں نہ شود

۹- اسکاوٹ کفایت شعار ہوتا ہے۔

یعنی ضرورت کے لئے کچھ پس ماندہ رکھتا ہے۔ صرف روپیہ پیسہ ہی پس انداز کرنا کفایت شعاری نہیں بلکہ ہر چیز جو ضرورت کے وقت کام آسکے اس کا بچا کر رکھنا کفایت شعاری ہے۔ ایک دفعہ ایک پٹرول کے اسکاوٹس غسل کرنے دریا پر گئے۔ ایک لڑکا جو تیراک نہ تھا ڈوبنے لگا۔ دوسرے نے جو تیراکی کا تمغہ پائے ہوئے تھا غوطہ لگایا اور اپنے ساتھی کو کنارے آلگایا۔ کیا یہ ایک کفایت شعاری نہیں؟ یہ بھی ایک قسم کی کفایت شعاری ہوئی کیوں کہ اس نے ایک ایسی بیش قیمت چیز (یعنی اپنے بھائی اسکاوٹ کی زندگی) بچائی جس کی آئندہ ضرورت ہے۔

کفایت شعاری کی عادت بہت کم لوگوں میں قدرتی طور پر ہوتی ہے بلکہ اکثر کو اکتسابی طور پر حاصل کرنی پڑتی ہے اور اس لئے ضرور ہے کہ انسان آئندہ کی آسائش اور آرام کے لئے اپنی موجودہ ضرورتوں کو محدود کرے۔

وہ قومیں جو کفایت شعار نہیں ہیں ہمیشہ مفلسی کا شکار رہتی ہیں۔ تجارت کے ذرائع موجود نہ ہونے سے وہ تجارت بھی نہیں کرسکتیں۔ برخلاف اس کے جو قومیں کفایت شعار ہیں وہ آج تہذیب و شائستگی اور دولتمندی کے لحاظ سے تمام دنیا میں ممتاز ہیں۔ روپیہ کا پیدا کرنا مشکل ہے لیکن اس کا صحیح مصرف اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ اس لئے اسکاوٹس کو شروع ہی سے کفایت شعاری کی عادت ڈال لینی چاہئے خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو آئندہ کی ضروریات کے لئے ضرور

بچاکر رکھنا چاہئے۔ یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اگر زیادہ رقم پس انداز نہیں ہو سکتی تو تھوڑی رقم کو کیا بچائیں۔ قطرہ قطرہ ہم شود دریا۔ تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر معتدبہ رقم ہو جاتی ہے جو مصیبت کے وقت اپنے یا کسی بنی نوع انسان کے کام آتی ہے۔ حق تلفی، اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ کر۔ پیٹ کاٹ کر جوڑنا حقیقی کفایت شعاری نہیں بلکہ بخل میں داخل ہے۔

۱۰۔ اسکاؤٹ خیالات کا پاکیزہ قول اور عمل کا سچا ہوتا ہے۔

عمل کی مشکلات کا خیال کرتے ہوئے یہ قانون سب سے زیادہ مشکل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ تمام قوانین کا لُبِّ لباب ہے اس قانون کا عامل دیگر قوانین کا خود بخود عامل ہو جاتا ہے۔ اس قانون کی مشکلات اس کی اہمیت کو اور دوبالا کر دیتی ہیں کیوں کہ ہر چیز کی قیمت کا انحصار اس کی کمیابی اور اس کے حصول کی تکالیف پر ہوا کرتا ہے۔ ہمیشہ اس کامیابی کی خوشی زیادہ ہوتی ہے جو مشکل سے حاصل ہوتی ہو جو چیز آسانی سے میسر آتی ہے اس کی قدر نہیں ہوتی۔ جسم میں طاقت سخت کام کرنے ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ آرام طلبی سے کمزوری پیدا ہوتی ہے اس لئے اگر طاقت کے خواہاں ہو اور عمل کی شاہراہ پر چلنا چاہتے ہو تو قانون کی مشکلات پر غور نہ کرو بلکہ اپنے عزم کی کشتی کو عمل کے سمندر میں استقلال کی پتوار سے چلاؤ تکالیف کا سامنا ضرور ہوگا۔ بادِ مخالف کے سرد جھونکے تمھیں یقیناً پریشان کریں گے ناکامیابی تمھارے حوصلے ضرور پست کرے گی لیکن استقلال کی فتح

لازمی ہے۔ قول و عمل کی سچائی یہ ہے کہ کبھی کوئی ایسی بات مُنہ سے نہ نکالو
جس کا نباہ تم سے مشکل ہو۔ آج کل وہ جھوٹ جھوٹ نہیں سمجھا جاتا جس سے
دوسروں کا نقصان نہ ہو بلکہ وہ جھوٹ احسن قرار دیا جاتا ہے اور یہ نہیں خیال
کیا جاتا کہ انسان کی خوبیوں کو ان ذرا ذرا سی باتوں سے گھن لگ جاتا ہے۔ بغیر
قول و عمل کی سچائی کے انسان کا کوئی کاروبار بار آور نہیں ہو سکتا۔

حکومت، تجارت، شادی وغیرہ سب قانونی اقرار نامہ ہیں اگر ان پر سچائی
سے عمل نہ کیا جائے تو سوسائٹی درہم برہم ہو جائے، اس تحریک کا اولین مقصد
یہ ہے کہ بچوں میں اچھی عادتیں پیدا کرائی جائیں اور اُن کو اخلاق حمیدہ کا ایک
جیتا جاگتا نمونہ بنایا جائے تاکہ دنیا کی برائیوں کا ایک حد تک ازالہ ہو جائے۔

آج ہی سے اگر تم اپنی تحریک کے مقصد کو پورا کرنا چاہتے ہو تو مصمم ارادہ اور
تہیہ کر لو کہ آئندہ اپنے قول و عمل میں کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اور درحقیقت یہی ایک
شاہراہ ہے جس سے خدا کا قرب اور دنیاوی جاہ و جلال حاصل ہوتا ہے ؎

راستی موجبِ رضائے خداست
کس نہ دیدم کہ گم شد از رہِ راست

صرف قول و عمل کی سچائی نہیں ہوتی بلکہ خیالات کی بھی سچائی ہوتی ہے۔ تمام
قول و عمل کا مدار خیالات پر ہے۔ خیالات کے تابع قول و عمل رہتے ہیں اگر تمھارے خیالات پاکیزہ
اور سچے ہیں تو تمھارے قول و عمل لازمی طور پر سچے ہوں گے۔ پاگل آدمی سے

اُس کے حرکات کی باز پرس نہیں کی جاتی کیوں کہ اس کے خیالات مجرم نہیں ہوتے غرض خیالات پر جرم کا دار و مدار ہے۔ تم کسی کے متعلق اپنے خیالات خراب مت رکھو۔ بلکہ اپنے فرائض کی انجام دہی کا خیال رکھو۔ انجیل مقدس میں آیا ہے "مجھ سے اور اپنے ہمسایوں سے محبّت کرو۔ دنیاوی طوفان میں تمھاری زندگی بہت امن سے گزرے گی"

اسکاوٗٹ کا سلام اور اُس کا مطلب

اسکاوٗٹ چھوٹی اُنگلی کو دبا کر تین سیدھی انگلیوں سے سلام کیا کرتے ہیں۔ یہ تین انگلیاں اُن تین عہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو داخلہ اسکاوٗٹ کے وقت وہ کیا کرتا ہے اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کو صبح و شام جب سلام کرتے ہیں تو یہ تین عہد یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ خدا و ملت و بادشاہ کے احکام کو ماننا۔

۲۔ دوسرے کی مدد کرنا

۳۔ اسکاوٗٹ قوانین کی پابندی کرنا۔

ہاف سیلوٹ Half salute

ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو انگوٹھے سے دبا کر اور تین انگلیاں سیدھی کر کے کیا جاتا ہے۔ سلام کرتے وقت ہتھیلی سامنے کے رُخ اور ہاتھ کندھے کے برابر رکھنا چاہیئے یہ سلام صرف اسکاؤٹ بنانے کی رسم کے وقت کیا جاتا ہے۔ دیکھو شکل نمبر صفحۂ گزشتہ

فل سیلوٹ

اس میں انگلیاں اسی طرح رہتی ہیں جیسے ہاف سیلوٹ میں لیکن ہاتھ کو کندھے تک لے جانے کے بجائے پیشانی تک لانا ہوتا ہے جس میں کہنی کندھے کی سیدھ میں آجاتی ہے۔

فل سیلوٹ افسرانِ ذیل کو کیا جاتا ہے:

۱- پٹرول لیڈر یا اسکاوٹ ماسٹر کو

۲- کسی کمیشنڈ افسر کو

۳- یونین جیک کو

۴- گاڈ سیو دی کنگ (God Save the King) گایا جائے

یا بجایا جائے

۵ - جب ایک اسکاؤٹ دوسرے اسکاؤٹ سے دن میں اوّل دفعہ ملے -

فل سلوٹ کرتے وقت اسکاوٹ کو اپنے افسر سے ۳ قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہو جانا چاہئے اور رخصتی پر بھی سلام کرنا چاہئے -

اگر اسکاؤٹ کے ہاتھ میں ڈنڈا ہو تو ڈنڈے کو بائیں ہاتھ میں لے کر اپنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے سلام کرنا چاہئے -

چلتے وقت ڈنڈے کو تیزی سے بغل کی سیدھ میں لاکر داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے -

اسکاؤٹ اور اس کی اہمیت

اسکاوٹ برادری میں شامل ہوتے وقت ہر ایک امیدوار کو اسکاوٹ ماسٹر کے سامنے ایک عہد کرنا پڑتا ہے جس کی رسم کا ذکر ہم آگے کریں گے اس عہد کے تئے

کوئی عہد نامہ تحریر نہیں کرایا جاتا اور نہ کسی بزرگ ہستی کی قسم دلائی جاتی ہے کیوں کہ
اسکاؤٹنگ میں قسم کھانا عیب میں داخل ہے لیکن صرف عزت کا واسطہ دیا جاتا ہے
یہ سب قسموں سے بڑی قسم ہے عزت ایسی چیز نہیں جو کھو کر دوبارہ حاصل کی
جا سکے۔ عزت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی ہیچ ہے مثل مشہور ہے " پران جائے پر
آن نہ جائے۔ اسکاؤٹ کی عزت جب ہی قابل اعتبار ہو سکتی ہے جب سب کو
یقین ہو جائے کہ وہ کسی خوف یا لالچ سے صداقت سے منہ نہیں موڑ سکتا۔
اسکاؤٹ کا تین انگلیوں سے سلام (جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) اس عہد کی تین
کڑیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

عہد اسکاؤٹ

میں اپنی عزت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ حتی الامکان

(۱) میں اپنے خدا۔ ملک اور بادشاہ کے فرائض کی ادائگی میں کوتاہی نہ کروں گا

(۲) حاجت مند کی حاجت برآری کرنے سے منہ نہ موڑوں گا۔

(۳) قواعد اسکاؤٹ کی پابندی دل وجان سے کروں گا۔

اسکاؤٹ برادری میں داخل کرنے کی رسم

امیدوار (Tender foot) کو اسکاؤٹ بناتے وقت جو رسم

اداکی جاتی ہے وہ یہ ہے۔

ٹروپ کو Horse Shoe (نعلِ اسپ) کی شکل میں کھڑا کیا جاتا ہے اور وسط میں اسکاؤٹ ماسٹر اور اسسٹنٹ اسکاؤٹ ماسٹر کھڑے ہوتے ہیں۔ ٹینڈر فٹ (امیدوار) اپنے لیڈر کے ساتھ دائرہ کے اندر اسکاؤٹ ماسٹر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اسسٹنٹ اسکاؤٹ ماسٹر ٹینڈر فٹ کا ڈنڈا اور ہیٹ لئے ہوتا ہے۔

جب اسکاؤٹ ماسٹر بلانے کا حکم دیتا ہے تو پٹرول لیڈر ٹینڈر فٹ کو درمیان میں لے آتا ہے۔ اسکاوٹ ماسٹر تب سوال کرتا ہے۔

۱۔ سوال۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمھاری عزت کس میں ہے۔

جواب۔ جی جناب میں جانتا ہوں کہ میری عزت قانون کی پابندی کرنے میں ہے اور اس کی ادائگی کا مجھ پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ سوال۔ کیا تم قوانینِ اسکاوٹ سے واقف اور اُن پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔

جواب۔ جی ہاں دل وجان سے تیار ہوں۔

۳۔ سوال۔ کیا میں تمھاری عزت پر بھروسہ کرسکتا ہوں۔

۱۔ کہ تم اپنے خدا۔ ملک اور بادشاہ کے فرائض کی ادائگی میں کوتاہی نہ کروگے۔

۲ - حاجت مند کی حاجت برآری کرنے سے حتی الامکان کسی وقت بھی مُنہ نہ موڑو گے -

۳ - قوانین اسکاوٹ پر کاربند رہو گے -

ٹنڈرفٹ (Tender foot) کو تب Half salute کرنا چاہئیے اور اسی طریقہ سے کل ٹروپ Troop کو بھی ' اور اس حالت سے ذیل کے عہد کو ادا کرنا چاہئیے -

میں اپنی عزت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ میں حتی الامکان -

(۱) اپنے خدا - ملک اور بادشاہ کے فرائض کی ادائگی میں کوتاہی نہ کروں گا

(۲) حاجت مند کی حاجت برآری کرنے سے منہ نہ موڑوں گا -

(۳) قوانین اسکاوٹ پر کاربند ہوں گا

(اسکاوٹ ماسٹر) میں تمھاری عزت پر بھروسہ کرتا ہوں کہ تم اپنے اس عہد پر قائم رہو گے - آج میں تم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ دنیا کی سب سے بڑی اور بہترین برادری میں تم شریک ہو گئے -

اسسٹنٹ اسکاوٹ ماسٹر اسکاوٹ کے سر پر ٹوپی رکھے گا اور اس کو ڈنڈا دے گا اور اسکاوٹ ماسٹر بائیں ہاتھ سے (اسکاوٹ کا امتیازی مصافحہ) مصافحہ کرے گا - نیا اسکاوٹ تب ٹروپ کی طرف مُنہ کرکے سب کو سلامی دے گا - ٹروپ Present Staves کرے گا -

اسکاوٹ ماسٹر کے حکم پر **To your Patrol—Quick march** اسکاوٹ اپنے پٹرول میں شامل ہوجاوے گا ۔

اس رسم کے بعد **Tender foot** اسکاوٹ کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے ۔

مدارج اسکاوٹ امتحان

اسکاوٹ دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ اول وہ اسکاوٹ جو عہد لے چکے ہوں ۔ جس میں ٹینڈرفٹ (یعنی امیدوار) اسکاوٹ درجۂ دوئم ۔ اسکاوٹ درجۂ اول شاہی اسکاوٹ ۔ شاہی بحری اسکاوٹ ۔ پٹرول لیڈر ۔ اسکاوٹ ماسٹر ۔ ڈسٹرکٹ اسکاوٹ ماسٹر اور کمشنر شامل ہیں ۔ دوئم اعزازی اسکاوٹ جس میں مختلف ہنر سکھانے والے استاد ۔ ڈاکٹر ۔ مذہبی رہنما ۔ آنریری اسکاوٹ ماسٹر ۔ صوبہ کی انجمن کا صدر ۔ مقامی انجمن کا سکرٹری اور صدر شامل ہیں ۔ اب ہم ہر ایک درجہ کے لئے ضروری استعداد اور قابلیت کا ذکر کرتے ہیں ۔

ٹینڈرفٹ (**TENDER FOOT**) کو عہد لینے سے قبل مندرجۂ ذیل باتوں میں امتحان دینا ہوگا (۱) قوانین اسکاوٹ (۲) خفیہ نشانات (۳) سلام (۴) یونین جیک کی ساخت اور اس کو صحیح اڑانے کا طریقہ (۵) ڈنڈے کا استعمال (۶) گرہ بندی ۔

امتحان پاس کرنے پر وہ ٹینڈر فٹ قرار دیا جائے گا اور اس کو ٹینڈر فٹ کا بشکلِ ذیل نشان ملے گا جس کو وہ اپنی قمیص کی بائیں جیب کے بٹن کے سوراخ میں لگا سکتا ہے۔

ٹینڈر فٹ کا تمغہ

اسکاوٹ درجہ دوم | سیکنڈ کلاس امتحان میں شریک ہونے سے قبل ایک مہینہ کی خدمت بحیثیت (Tender foot)

اسکاوٹ کے لئے ضروری ہے یہ زمانہ پروبیشنری (Probationary) ہے اور اس زمانہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا بھرتی شدہ اسکاوٹ اس قابل ہے کہ وہ برادری کے قانون پر عامل ہو سکے۔ کیوں کہ بہت سے لڑکے بغیر سوچے سمجھے اس برادری میں داخل ہو جاتے ہیں اور بعد میں وہ قوانین اسکاوٹ کی جو اس تمام تحریک کی جان ہیں پرواہ نہیں کرتے۔ اور کچھ دنوں کے وقتی جوش ختم ہو جانے پر وہ اسکاوٹ کے کاموں میں اس قدر دلچسپی نہیں لیتے جیسی کہ لینی چاہیئے اس واسطے آزمائش کے طور پر یہ ایک مہینہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیں اور اپنی قوت کو آزمائیں کہ وہ اس بار کے اٹھانے کے اہل ہیں یا نہیں اس اثنائے میں اسکاوٹ ماسٹر اور پٹرول لیڈر بھی اپنے اسکاوٹ کے متعلق

کچھ اندازہ لگالیں گے۔ غرض نئے اسکاؤٹ کے کیریکٹر کا یہ زمانہ آزمایش ہے

۲- فوری طبّی امداد (First Aid)

اور پٹّی باندھنے کا ابتدائی علم

۳- مورس یا سیما فور کے اشارات کا جاننا۔

۴- ۲۵ منٹ میں نصف میل تک کسی نقش یا نشانات

کی پیروی کرنا یا اگر یہ ناممکن ہو تو چار دوکانوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک منٹ دیکھنے کے بعد کسی ایک کی چیزوں کو بتانا۔ ورنہ چوبیں مختلف چیزوں کا ایک منٹ تک مشاہدہ کرنے کے بعد کم سے کم ۱۶ چیزوں کا یاد رکھنا۔

۵- اسکاؤٹ رفتار (بیس قدم ڈبل مارچ اور بیس قدم آہستہ) سے ۱۲ منٹ میں ایک میل چلنا

۶- دو دیا سلائیوں سے کھلے میدان میں آگ جلانا۔

۷- ایک آدمی کے لیئے کچھ کھانا پکانا۔

۸- سیونگ بینک میں کم سے کم آٹھ آنے ہوں

۹- قطب نما کی سولہ ضروری سمتوں کو جاننا۔

مندرجۂ بالا امتحانات کی کامیابی پر سکینڈ کلاس بیج (نشان) ملتا ہی جس کو بائیں بازو پر کہنی اور کاندھے کے درمیان میں لگایا جاتا ہی۔

اسکاؤٹ درجۂ اوّل | درجۂ اول کا نشان حاصل کرنے کے لیئے سیکنڈ کلاس

اسکاوٹ کو مندرجۂ ذیل باتوں میں کسی منتخب کردہ ممتحن کے سامنے امتحان دینا چاہیئے۔

۱۔ پچاس گز تیرنا۔ اگر ڈاکٹر کی رائے میں کسی اسکاوٹ کے لیئے تیرنا مضر ہو تو فوری طبی امداد آگ بجھانا۔ نشانہ بازی۔ رہبری۔ سگنلنگ (اشارات بیرقی و برقی) میں سے کسی ایک کا امتحان پاس کرلینا کافی ہوگا۔

۲۔ کم از کم ایک روپیہ سیونگ بینک میں جمع ہو۔

۳۔ اشارات کے مطابق سیما فور میں ۱۶ الفاظ اور مورس میں ۱۶ الفاظ فی منٹ کا پیغام دینا اور وصول کرنا

۴۔ پیدل یا کشتی میں اکیلے یا کسی دوسرے اسکاوٹ کے ساتھ ۷ میل جانا اور واپس آنا۔ اگر سوائے ریل کے کسی دوسری سواری یا جانور پہ سفر کیا جائے تو پندرہ میل آنا اور جانا اور سفر کے مختصر حالات لکھنا اگر اس سفر میں دو دن لگائے جائیں تو زیادہ اچھا ہے

۵۔ ذیل کے دیئے ہوئے حادثات میں سے کسی دو کے تدارک کا مناسب طریق بیان کرنا۔

آگ لگنا۔ پانی میں ڈوبنا۔ مونہہ زور گھوڑے کو روکنا۔ بجلی کا صدمہ۔

گیس کے اثر کو دور کرنا وغیرہ۔

۶۔ کھلے میدان میں مندرجۂ ذیل کھانوں میں سے کوئی کھانا پکانا:

کھیر۔ روٹی۔ حلوا۔ گوشت۔ پلاؤ۔

۷۔ نقشہ کے مروجہ نشانات کو پڑھنا۔ اور خاکہ کھینچنا۔ قطب نما بغیر سمت بتانا۔

۸۔ کلہاڑی سے ہلکا سا درخت گرانا۔ یا کوئی خود ساختہ لکڑی یا کسی دھات کی چیز پیش کرنا۔

۹۔ فاصلہ۔ رقبہ۔ قد۔ تعداد۔ بلندی اور وزن کا اندازہ کرنا۔ اندازہ ۲۵ فیصدی سے زیادہ غلط نہ ہونا چاہیئے۔

۱۰۔ ایک مبتدی کو طیار کرنا۔ (اگر نئے اسکاؤٹ کی ضرورت نہ ہو تو یہ شرط تین ماہ تک ملتوی ہو سکتی ہے۔

فرسٹ کلاس بیج بائیں بازو پر کہنی اور کاندھے کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

شاہی اسکاؤٹ شاہی اسکاؤٹ ہونے کے لیئے امیدوار کے لیئے فرسٹ کلاس اسکاؤٹ ہونا ضروری ہے ماسوا اس کے مندرجۂ ذیل استعدادی نشانات میں سے چار نشانات رکھتا ہو۔ جس میں راہبر کا نشان حاصل کرنا ضروری ہے۔ ۱۔ تیمارداری۔ ۲۔ آگ بجھانا۔ ۳۔ ڈوبتے کو بچانا۔

۴۔ اشارات بیرقی و برقی میں مہارت۔ ۵۔ سائیکل چلانا۔
۶۔ نشانہ بازی۔

سروس کا نشان | ہر ایک سال کی خدمت پر ایک شش پہلو ستارہ

یا جاتا ہے جس کو وردی کی قمیص کے بائیں جیب کے اوپر لگایا جاتا ہے۔
پانچ سال کی خدمت پر پانچ ستاروں کے بجائے ایک
پانچ سالہ ستارہ لگایا جاتا ہے۔

مکمل اسکاؤٹ کی ڈوری | مکمل اسکاؤٹ کے تین درجہ ہیں

درجۂ اول۔ اس کو فرسٹ کلاس اسکاؤٹ حاصل کر سکتے ہیں اس کے لیئے ۹ استعدادی نشانات کا حاصل کرنا ضروری ہے (ڈوری کا رنگ سبز اور زرد ہوتا ہے)۔

درجہ دوم۔ یہ بھی شاہی اسکاؤٹ کے لیئے مخصوص ہے۔ مگر اس میں ۱۲ استعدادی نشانات کی شرط ہے (ڈوری کا رنگ سرخ اور سفید ہوتا ہے)۔

درجۂ سوم۔ اس کے لیئے ۱۸ نشانات کا حاصل کرنا ضروری ہے (سنہری رنگ کی ڈوری)

کارنوال اسکاؤٹ | کارنوال اسکاؤٹ ہونے کے لیئے مندرجۂ ذیل اوصاف

متصف ہونا ضروری ہے

۱-جسمانی طاقت کا کوئی امتحان پاس کرے۔ مثلاً غوطہ زنی۔ گھونسہ بازی۔ جمناسٹک یا (ا)۔ خاص حالات میں کسی کی جان بچانے کی سند رکھتا ہو۔

(ب) کوئی بہادری کا کام کیا ہو۔

۲- درجۂ اول کا اسکاؤٹ ہو۔

۳-اپنے اسکاؤٹ ماسٹر سے مندرجۂ ذیل اوصاف کے متعلق رپورٹ پیش کرے۔

۱-محنت اور کوشش (ب) تابعداری و فرمانبرداری (س) اعتماد۔ (د) حاضری میں باقاعدگی۔

۴-تیمارداری کا امتحان پاس کیا ہو۔

۵-مندرجۂ ذیل نشانات میں سے دو حاصل کیئے ہوں۔ کشتی چلانا۔ اشارات بیرقی و برقی میں مہارت۔ علم ہیئت۔ تیرنا۔ جان بچانا۔

اس کے لیئے درخواست فارم ۱۶ پر کی جاتی ہے جو ہیڈ کوارٹر سے مل سکتا ہے۔

تمغہ جات برائے کارگزاری و بہادری

برائے بہادری | تمام اسکاؤٹ افسران و اسکاؤٹس ذیل کے تمغہ جات

حاصل کر سکتے ہیں ان تمغہ جات کے لیئے مقامی انجمن ضلع اور صوبہ کے کمشنران
کی سفارش ضروری ہے۔ مقامی انجمن کے سیکرٹری کو چاہیئے کہ وہ مفصل
حالات مع چشم دید گواہوں کے بیانات کو صوبہ کے کمشنر کے پاس بھیجے۔ جن کو وہ
چیف کمشنر کے پاس منظوری کے لیئے بھیج دے گا۔

صلیب کانسی - سرخ فیتہ - یہ بہادری کا سب سے بڑا
نشان ہے یہ اس وقت دی جاتی ہے جب کہ دعویدار نے
کوئی خاص بہادری کا کام کیا ہو یا سخت خطرات کا سامنا کیا ہو۔

صلیب نقرئی - نیلا فیتہ - خطرہ کی حالت میں بہادری کا کام کیا ہو۔

صلیب گلٹ - نیلا اور سرخ فیتہ - ضرورت کے وقت کوئی خاص کام
کیا ہو۔

یہ تمام صلیبیں سینہ کے سیدھی جانب لگائی جاتی ہیں۔
مندرجۂ بالا تمغہ جات دستہ کے متحدہ کام پر بھی دیئے جا سکتے ہیں اور
اس وقت یہ جھنڈے پر لگائے جائیں گے

برائے کارگزاری

اعلیٰ خدمت کا تمغہ - ان اسکاوٹ افسران کو دیا جاتا
ہے جو تحریک اسکاوٹ کے پھیلانے میں خاص کام
کریں اور اس کا عملی ثبوت دیں۔

سلور ولف (Silver Wolf) یہ صرف اس اسکاوٹ کو دیا جاتا ہے
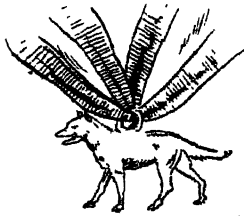
جو شاہی اسکاؤٹ کم از کم دو سال رہ چکا ہو اور بارہ استعدادی نشانات رکھتا ہو اور کوئی خاص نمایاں کام کرچکا ہو۔ مثلاً خاص حالات میں کسی کی جان بچائی ہو یا کوئی بہادری کا کام کیا ہو۔ اس نشان کے لیے معیار بہت بلند ہے۔ یہ نشان سبز اور زرد فیتے کے ساتھ گردن میں لٹکایا جاتا ہے۔

صوبہ کے کمشنر کی سفارش پر چیف اسکاؤٹ سلور ولف اور تمغہ لیاقت اعزازی طور پر عطا کرسکتا ہے۔
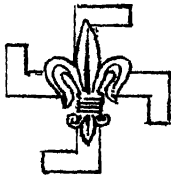
نشانِ شکرانہ ہر ایک اسکاؤٹ مقامی انجمن کی منظوری سے یہ نشان اس شخص کو جس نے اس کے ساتھ کوئی خاص بھلائی کا کام کیا ہو پیش کرسکتا ہے۔

اس تمغہ کا حامل اسکاؤٹ کی خدمات خواہ وہ کہیں ہو فائدہ اٹھانے کا مستحق ہوتا ہے۔

قراول اور ان کی ترتیب

اسکاؤٹنگ میں قراولوں کی ترتیب خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ترتیب ہی اس تحریک کی جان اور بنیاد ہے۔ انسان کی خلقت میں یہ بات

ودیعت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ہم مشرب و ہم مذاق تلاش کرے اور
اُن کے مشورہ پر کام کرے - لڑکوں میں اس جتہ بندی کی کیفیت
اور بھی زیادہ نمایاں ہوتی ہے - وہ کیا کھیل - کیا شرارت غرض ہر ایک
حرکت جتھے کے ساتھ کرتے ہیں اُن کا مرنا اور جینا - کھاتا اور پینا اپنے
گروہ کے اصول کے مطابق ہوتا ہے - اس قدرتی رجحان سے فائدہ
اُٹھانے کے لیئے لڑکوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے
جن کو قراول یا پٹرول (Patrol) کہتے ہیں - اس
گروہ بندی سے یہ ایک فائدہ اور مدنظر ہے کہ لڑکوں میں رشک و مقابلہ
کی اسپرٹ قائم رکھی جائے - کیونکہ رشک و مقابلہ ہی ایسی چیزیں ہیں جو ترقی
کرنے پر ہمیشہ اکساتی رہتی ہیں - اگر کوئی دوسرا حریف مدمقابل نہ ہو تو سستی
اور لاپرواہی کا زنگ ضرور چڑھ جاتا ہے جو مانع ترقی ہوتا ہے - لیکن دوسرے
کو اپنے سے بڑھتا دیکھ کر خود بھی کام کرنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے - یہ اکثر
دیکھا گیا ہے کہ وہ لڑکے جو ہمیشہ کام سے جی چُراتے ہیں دوسرے لڑکوں سے
بحث پڑ جانے پر اعلیٰ درجہ کا کام کر دکھاتے ہیں قراول کے لڑکوں میں سے
ایک لڑکا سیر قراول (Patrol Leader) مقرر کیا جاتا ہے جو
اپنے قراول کا ہر طرح سے ذمہ دار ہوتا ہے - اور یہ ذمہ داری ہی ایسی چیز ہے
جو ترتیب کے لیئے لازمی ہے - تمام دستہ کی کامیابی اور ترقی کا مدار اچھے سیر قراول

کے انتخاب پر ہے کیونکہ ان کے انتخاب کے بعد اسکاؤٹ ماسٹر کا کام صرف نگہداشت کا رہ جاتا ہے۔

لہذا میر قراول کا انتخاب نہایت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ اور اس امر کا خاص لحاظ رکھنا چاہیئے کہ وہ جس کو اس عہدہ کے لیئے منتخب کرے قراول کا بہترین فرد ہو۔ عمر میں بھی اپنے ساتھیوں سے کسی قدر بڑا ہو۔ اس میں ذاتی کشش ہو جس کی وجہ سے باقی لڑکے اُس کی عزت کریں اور حکم مانیں۔ اس کا برتاؤ ایسا ہو کہ اس کے دیگر رفیق اس کی عزت کے ساتھ محبت بھی کریں میر قراول کا کام ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر اپنے قراول کی رہبری کرے۔ ہفتہ وار اپنے قراول کی کارگزاری دکھائے۔ اپنے قراول کی نیابت مجلس اعزازی میں کرے۔ خود کام سیکھے اور ان کو سکھاوے۔ اور اپنے عمل اور برتاؤ سے یہ ثابت کر دے کہ وہ اپنے عہدہ کا اہل ہے۔ میر قراول کی امداد یا قائم مقامی کے لیئے ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کا انتخاب میر قراول خود کرتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا متفق الرائے ہونا نہایت ضروری ہے۔

مجلسِ اعزازی
(Court of Honour)

دستہ کے تمام معاملات مجلسِ اعزازی میں پیش ہوتے ہیں۔ اس مجلسِ اعزازی کے میمبر دستہ کے تمام میر قراول ہوا کرتے ہیں۔ جو اپنے اپنے قراولوں کی

نیابت کرتے ہیں۔ اسکاؤٹ ماسٹر یا اس کی عدم موجودگی میں اس کا اسسٹنٹ
اس مجلس کا صدر ہوتا ہے۔ اس مجلس کا اجلاس ہفتہ وار ہوا کرتا ہے۔ ہفتہ بھر
کا پروگرام نئے اسکاؤٹوں کی درخواست۔ مالی معاملات۔ تحقیقات۔ سزا
وجزا۔ کارگزاری۔ غرض جملہ امور کا فیصلہ اسی مجلس میں طے پاتا ہے۔ یہ
مجلس بھی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ ایثار، ہمدردی۔ قواعد کی پابندی۔ انصاف
راستبازی۔ رواداری کی عملی تعلیم اس ذریعہ سے ممکن ہے۔

کلب روم دستہ کتنا ہی مختصر کیوں نہ ہو شروع ہی سے اس کے لیئے ایسی
جگہ کی ضرورت ہے جہاں اسکاؤٹ ماسٹر اپنے لیکچر وغیرہ شروع
کر سکے۔ کھیل وغیرہ تو کھلے میدان میں ہو سکتے ہیں۔ مگر دیگر ضروریات کے لیئے
کسی عمارت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کمرہ کی صفائی۔ آراستگی۔
حفاظت تمام اسکاؤٹس کے سپرد ہونی چاہیئے۔ تاکہ ان کو اپنے ہاتھ سے خانگی
امورات پورا کر کے آرام و آسائش حاصل کرنے کا سبق حاصل ہو۔ اس کلب
کا انتظام اسکاؤٹوں کی ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اس کلب کا
سامان اس قسم کا ہونا چاہیئے جو وقت ضرورت ایک کونہ میں اکھٹا ہو سکے۔
اگر اسکاؤٹ اس فرنیچر کو خود طیار کریں تو نہایت اولیٰ ہے۔ آراستگی میں
سادگی کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے سجاوٹ کے لیئے ایسی
چیزیں ہونی چاہیئیں جن کا تعلق کچھ نہ کچھ اس تحریک سے ہو۔ مثلاً گرہ بندی

کا تختہ۔ مختلف پٹوں اور خیموں کے نمونے گرد و نواح کے نقشے۔ مشہور ڈاکٹروں
اور حکیموں کے نام اور پتے۔ پولیس تار اور ٹیلیفون آفس کے مقامات اور
دیگر اسی قسم کی ضروری معلومات کے نقشے کلب روم میں آویزاں کرنے چاہئیں
اس کلب کے متعلق ایک لائبریری اور ریڈنگ روم ہونا چاہیئے جس میں
تمام ضروری کتابیں اسکاوٹ رسالے ہونے چاہئیں۔ مطالعہ قدرت میں عملی حصہ
لینے کے لیئے کمرہ کے باہر چھوٹا سا باغیچہ لگانا چاہیئے۔ اگر زمین کافی دستیاب ہو سکے
تو باغبانی کے امتیازی نشان حاصل کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ ترکاری بو کر
نفع حاصل کریں۔ اگر کلب کے لیئے کوئی کمرہ نہ مل سکے یا کوئی کافی انتظام نہ
ہو سکے تو بانس اور پھونس سے نہایت پُرتکلف اور عمدہ کلب روم بنایا جا سکتا ہے

ہمارے مسلم یونیورسٹی ہائی اسکول کے طلبا نے ایک نہایت خوبصورت
اور شاندار کلب روم اسی طریقہ سے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے جس کی تصویر
ہم اگلے صفحہ پر دیتے ہیں۔ تصویر سے اس کی بناوٹ کا اندازہ خوب ہو سکتا ہے
یہ ایک شش پہل بنگلہ کی شکل کا ہے۔

قراولوں میں مقابلہ کی اسپرٹ قایم رکھنے کے لیئے مختلف ذرائع اختیار
کیئے جا سکتے ہیں مثلاً دیوار پر ایک سیڑھی کا نقشہ بنا یا جائے اور اس کے ہر
ڈنڈے پر کچھ نمبر لکھ دیئے جائیں۔ اور ایک اسکاوٹ کی تصویر موٹی دفتی پر بنائی
جائے اور جو قراول ہفتہ بھر میں اوّل رہے اور زیادہ نمبر حاصل کرے اس کا نمبر

اس تصویر پر لکھ کر زینہ کے ڈنڈے پر چپکا دینا چاہیئے - جو قراول پہلے زینہ پر چڑھ جائے گا اس کو انعام میں ایک جھنڈا دیا جائے -

ان تمام باتوں سے صرف غرض یہ ہے کہ جوش برابر قایم رکھا جائے - تاکہ جو قدم اُٹھے وہ آگے کی طرف ہو
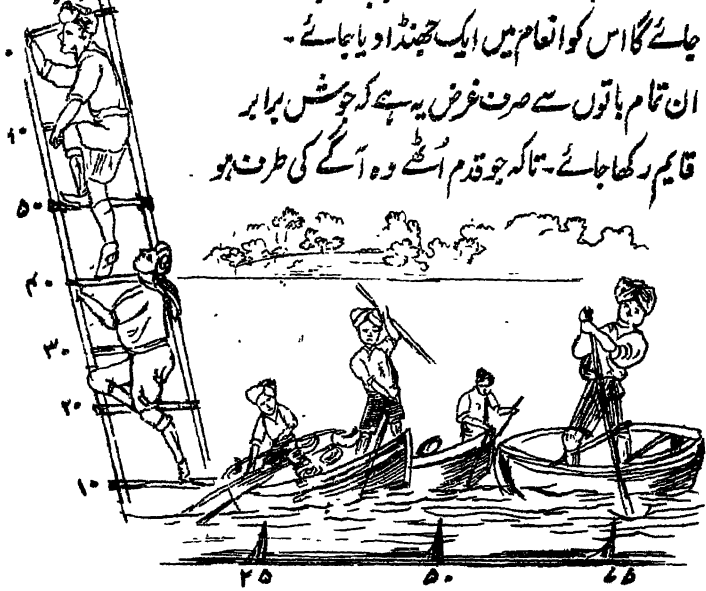
خبر رسانی

خبر رسانی کے مختلف طریقے

اسکاؤٹ کا کام دراصل رہنمائی کا ہے - اسکاؤٹس ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے آگے چلتے ہیں اور ہر چیز کو غور سے دیکھ کر اس کی اطلاع اپنے ساتھیوں کو دیتے ہیں تاکہ وہ دشمن کی ہر ایک گھات سے باخبر رہیں - وہ اپنے ساتھیوں کے لیئے ٹھیک سڑک کا پتہ چلاتے ہیں - اگر درمیان میں دریا حائل ہو تو اُترنے کی جگہ - غنیم کی کمینگاہ اور

WEL COME
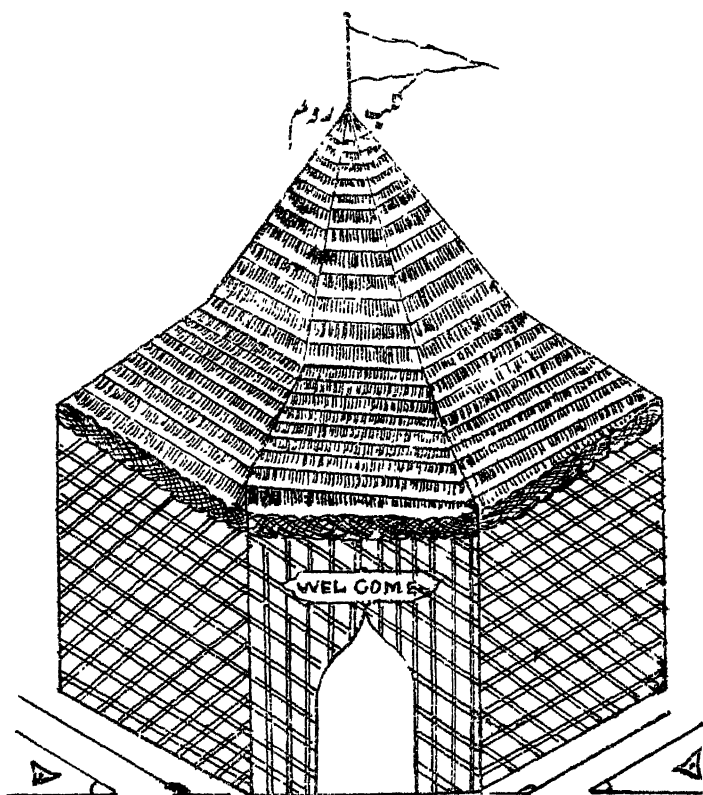
دیگر امورِ ضروری دریافت کرتے ہیں اور ان تمام باتوں سے بخوبی واقفیت حاصل کرکے اور سب چیزوں کا جائزہ لے کر اس کی اطلاع اپنی فوج (Main force) کو اگر وہ قریب ہوتے ہیں تو زبان سے یا لکھ کر۔ اگر آواز کی پہونچ سے دور ہوتے ہیں تو جھنڈی یا لیمپ وغیرہ کے اشاروں سے کیا کرتے ہیں۔ اگر بالکل اوجھل ہوتے ہیں تو ایسے اشارات یا نشانات زمین پر یا درخت اور دیوار پر بناتے ہیں جو اپنے مطلب میں واضح ہوتے ہیں۔

ایسے نشانات عموماً ہر ٹروپ کے علحدہ ہوتے ہیں۔ لیکن چند ایسے نشانات ہیں جو سب میں رائج ہیں۔ نشانات ہمیشہ سیدھے ہاتھ پر ۵ فیٹ کی بلندی تک لگائے جاتے ہیں۔

خفیہ نشانات

راستہ صاف ہے۔ تیر کی سمت چلو۔

اِس سمت نہ چلو۔

میں گھر چلا گیا ہوں۔

تیر کی سمت پانی پینے کے قابل ملے گا۔

تیر کی سمت سے دریا پار کرنا چاہیے۔

پانی پینے کے قابل ہے۔
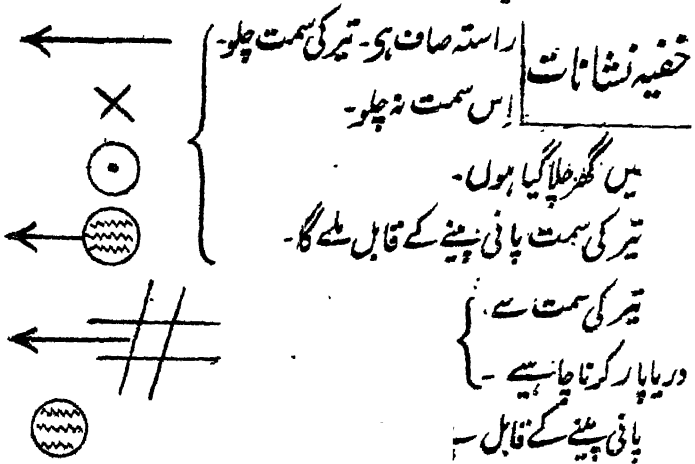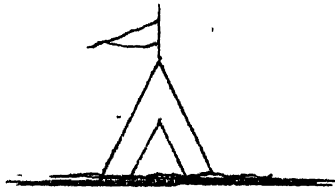
ہم نے پڑاؤ چار میل کے
فاصلہ پر جھنڈے کی سمت
کیا ہے۔

رات کے وقت پتھر یا ڈھیلوں سے نشانات بنائے جاتے ہیں تاکہ چاندنی
میں وہ آسانی سے معلوم کیئے جاسکیں۔

اگر نشان بنانے کے لیئے کوئلہ۔ چاک وغیرہ موجود نہ ہو تو بطریق ذیل
نشانات بنائے جاتے ہیں:

چھوٹے ڈھیلے کی
سمت چلو۔

اس راستہ پر مت چلو خطرہ ہے۔

(تین پتھر اوپر نیچے رکھتے ہیں) میں گھر چلا گیا ہوں۔

اگر کلہاڑی موجود ہو تو درخت پر بھی رہنمائی
کے لیئے نشان بنائے جاسکتے ہیں۔

درخت کا تنہ

(درخت کے تنہ پر مستطیل نشان) راستہ
صاف ہے۔

بائیں طرف دو اسکاؤٹ گئے
بقایا چار اسکاؤٹ دائیں طرف گئے ہیں۔

چھوٹے مربع کی سمت چلو۔
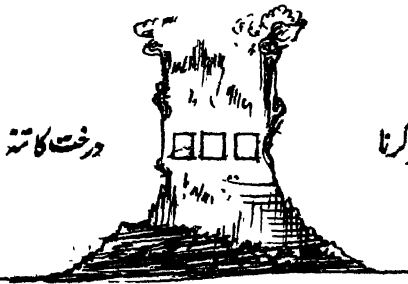
یہ راستہ پُر از خطر ہے پرہیز کرنا چاہیئے۔

جس جگہ گھاس کے سوا کچھ نہ ہو تو نشان اس طریقہ سے بنائے جاتے ہیں۔
(گھاس کی ایک گرہ) راستہ صاف ہے۔

گھاس کے سرے کے رخ کی طرف چلو۔

راستہ صاف نہیں پُر از خطر ہے۔
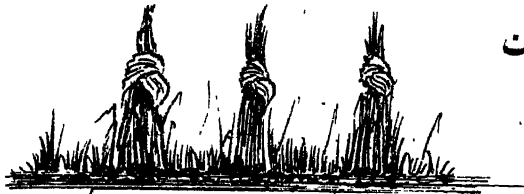
جہانتک ممکن ہو سکے اپنے ساتھیوں کو لکھ کر اطلاع دینی چاہیئے لیکن اس طریقے سے کہ دوسرے اُس سے فائدہ نہ اُٹھا سکیں ورنہ تمھارا مطلب فوت ہو جائے گا

اسکاؤٹس جب کوئی اطلاع اپنے ساتھیوں کو بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ اس قسم کا ←—— نشان بناتے ہیں جس کے معنی یہ لیئے جاتے ہیں کہ خط تیر کی سمت ۱۰ قدم کے فاصلہ پر گڑا ہوا ہے۔ ہر شخص اس راز سے واقف نہیں ہو سکتا۔ علاوہ بریں خط لکھنے میں بھی ایسا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو دوسرا شخص اس سے کچھ مطلب نہ نکال سکے۔ ذیل میں وہ مستعمل طریقے دیئے جاتے ہیں:

10	——→

طریقہ طلسم

Key Note System

کوئی پنج حرفی لفظ جو روزانہ تبدیل کیا جاتا ہے بطور طلسم

Key Note مقرر کرلو مثلاً Horse Scout
اور ایک مربع بناؤ اور اس کو 25 برابر حصّوں میں تقسیم کرو پہلے پانچ خانوں میں طلسم (Key Note) کے حروف اور دیگر خانوں میں حروف تہجی کے دیگر حروف رکھو۔ مربع کے ضلعوں پر نمبر ڈالو۔ ہر ایک حرف دو نمبر سے ظاہر کیا جا سکے گا۔ مثلاً Scout (اسکاؤٹ) طلسم Key Note مقرر کیا اور ذیل کی شکل کے مواقف دیگر حروف تہجی رکھیئے:

	1	2	3	4	5
1	S	C	O	U	T
2	A	B	D	E	F
3	G	H	I J	K	L
4	M	N	P	Q	R
5	V	W	X	Y	Z

اب اگر ہم کو Enemy ahead (دشمن آگے ہے) لکھنا ہے تو وہ ذیل کے نمبروں سے ظاہر کیا جا سکے گا:

42, 24, 42, 14, 45, - 12, 23, 42, 12, 32

جس کو یہ طلسم (Key Note) معلوم ہوگا وہی صرف اِن نمبروں سے مطلب نکال سکتا ہے۔

طریق دوم

Cypher system

دو متوازی خطوط پر دو دیگر متوازی خطوط عمودی کاٹتے ہوئے کھینچو حروف تہجی کو بطریق ذیل ترتیب وار لکھو۔ اب جو حرف لکھنا ہو اس کی پوزیشن صرف نقطہ سے دکھاؤ

A | K   N | O

C   B | L   M | P   Q

D   E | R   S | V   W

G   F | T   U | X   Y

H   I | Z

J | | V

مثلاً Enemy ahead اس طریقہ پر لکھا جاوے گا

اُردو میں بھی یہ طریقہ استعمال ہو سکتا ہے انگریزی حروف کے بجائے اُردو حروف رکھے جا سکتے ہیں۔

کوئی پانچ حرفی طلسم مقرر کرلیا۔ مثلاً بنارس اور بعد کو دیگر حروف تہجی لکھدیئے وہ حروف جن کی آواز یکساں ہوتی ہے حذف کردیئے گئے ہیں مثلاً ت اور ط۔ س اور ص وغیرہ۔

۵	۴	۳	۲	۱	
س	ر	ا	ن	ب	۱
چ	ج	ث	پ	ت	۲
ش	ر	د	خ	ح	۳
ک	ق	ف	ع	ء	۴
ی	و	م	ل	گ	۵

اگر ہم کو یہ لکھنا ہو کہ دشمن آگے گرا، تو ذیل کے ہندسے اس اطلاع کو ظاہر کریں گے۔

۳۲ - ۵،۲ - ۳،۵ - ۲،۱ + ۱،۲ ۲،۱ - ۱،۱ - ۵،۱ - ۵،۵ + ۱،۵ - ۵،۵ - ۳،۱۳ +

جھنڈی سے خبر رسانی

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے اگر تمہاری ایک جماعت دوسری جماعت کو جو کسی قدر فاصلہ پر مقیم ہو اطلاع دینی چاہے اور وہ دوسری جماعت نگاہوں سے اوجھل ہو۔ تو اس وقت وہ اطلاع جھنڈیوں سے اگر رات کا وقت ہو تو ایک خاص قسم کے لیمپ سے کیا کرتے ہیں۔

جھنڈی سے کام کرنے کے دو طریقے رائج ہیں (۱) سیمافور (۲) مورس

طریقۂ سیمافور

طریقۂ سیمافور میں دو جھنڈیاں درکار ہوتی ہیں۔ سیمافور کی جھنڈیاں ۱۸ انچ مربع کپڑہ کی ہوتی ہیں جس کا آدھا حصّہ سیاہ اور آدھا سفید ہوتا ہے

جھنڈی کی ڈنڈی ۴۲ انچ کی ہوتی ہے۔
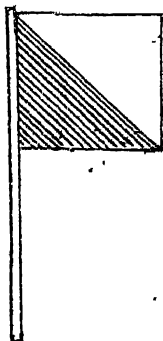
یہ طریقہ مورس سے آسان ہے کیونکہ اس طریقہ میں ہر ایک حرف کے لیئے جداگانہ حرکت اور جگہ مقرر ہے اس وجہ سے اس کے پڑھنے میں زیادہ دقت نہیں ہوتی۔

اگر ذیل کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو سیمافور نہایت آسان ہے۔ اور اس کے پڑھنے میں کبھی دقت واقع نہیں ہوتی۔

(۱) خبر رساں کو دوسرے آدمی کے بالکل متوازی کھڑا ہونا چاہیئے۔ حروف بناتے وقت بایاں پیر داہنے پیر سے ۶ یا ۱۰ انچ کے فاصلہ پر ہونا چاہیئے۔

(۲) جھنڈیاں اور ہاتھ حروف بناتے وقت ایک سیدھ میں ہونے چاہئیں ایسا کرنے کی ایک عمدہ ترکیب یہ ہے کہ ڈنڈی کے سرے کو آستین کے اندر کرلیا جاوے۔

(۳) یہ نہایت ضروری ہے کہ حروف بناتے وقت اپنے ہاتھوں کو پیچھے کی جانب نہیں کرنا چاہیئے ورنہ حروف صاف نہیں پڑھے جائیں گے۔

(۴) حروف بناتے وقت بازوؤں کو ٹھیک مقررہ مقام پر لیجانا چاہیئے۔ خبر رساں کی ذراسی غلطی سے سب کام خراب ہو جاتا ہے اور ساری محنت اکارت جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ اشارہ کرنا اس تیزی سے کہیں زیادہ مؤثر ہے جو بار بار دہرانا پڑے۔

(۵) حروف A, B, C کو ہمیشہ داہنے ہاتھ سے اور E, F, G کو بائیں ہاتھ سے بنانا چاہیئے۔ ان حروف کو بنانے کے لیئے ہاتھوں کو جسم کے سامنے سے دوسری طرف نہیں لانا چاہیئے۔ یعنی A, B, C کو بائیں ہاتھ سے اور E, F, G, کو دائیں ہاتھ سے نہیں بنانا چاہیئے۔

(۶) دونوں جھنڈیاں ایک رنگ کی ہونی چاہئیں۔ اور خبر رساں کو یہ دیکھ لینا لازم ہے کہ اس کے پیچھے کی دیوار یا زمین یا جنگل کا رنگ اس کی جھنڈی کے رنگ کے مطابق نہ ہو۔ کیونکہ اگر رنگ ایک دوسرے کے مطابق ہوگا تو جھنڈی دکھائی نہ دے گی۔

(۷) ایسے حروف مثلاً O, W, بناتے وقت جب جھنڈیاں ایک دوسرے کے قریب رکھی جائیں تو خبر رساں کو لازم ہے کہ جھنڈیوں کو ایک دوسری سے علیحدہ رکھے اور ایک کو دوسری سے نہ ملنے دے۔

(۸) ایسے حروف بنانے میں جن میں دونوں جھنڈیاں ایک ہی طرف رہتی ہوں مثلاً W, X, O خبر رساں کو کمر کے بل گھومنا پڑتا ہے تو جھنڈی کے ساتھ اپنے چہرہ اور آنکھوں کو نہ گھمانا چاہیئے۔

(۹) جہاں پر ڈبل حروف آجاویں۔ وہاں پر جھنڈیوں کو پوری طرح سامنے لاکر حروف بنانے چاہئیں۔

(۱۰) ہمیشہ پڑھنے والی کی استعداد رفتار سے زیادہ نہ بھیجنا چاہیئے ورنہ وہ تیزی بیکار ثابت ہوگی۔

(۱۱) ان حروف کے بناتے وقت جب صرف ایک ہاتھ کی ضرورت پڑتی ہے یا "طیاری" کی حالت میں جھنڈیاں بالکل سامنے رہنی چاہئیں۔

سیمافور سیکھنے کا سہل طریقہ

سب سے پہلے وہ زاویہ سیکھنے چاہئیں جہاں پر حروف بنانے کے لئے جھنڈیاں لیجانا پڑتی ہیں۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ حروف کو دائروں میں یاد کرنا چاہیئے۔ حروف بنانے کے لئے ہر ایک زاویہ ۴۵ درجہ کا بنانا چاہیئے

(۱) پہلا دائرہ A, G O تک۔ اس دائرہ کے حروف ایک ہاتھ سے بنائے جاتے ہیں۔ A, B, C داہنے ہاتھ سے D دونوں ہاتھ سے بنایا جاسکتا ہے E, F, G بائیں ہاتھ سے
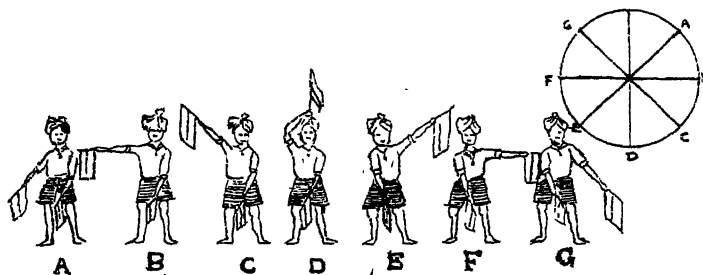
(۲) دوسرا دائرہ H، سے N تک علاوہ حرف J، کے

اس دائرہ میں داہنا ہاتھ اس مقام پر جو A، کے لیئے مقرر ہے رہتا ہے ۔ اور ہر ایک حرف کے لیئے بایاں ہاتھ گھمایا جاتا ہے۔
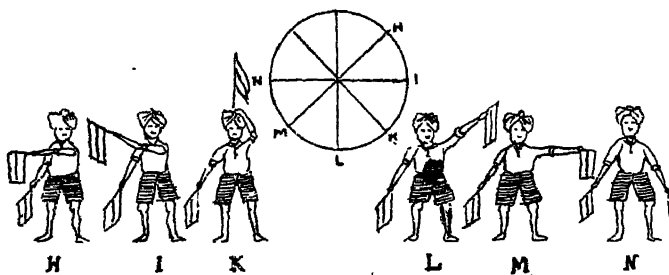
(۳) تیسرا دائرہ O سے S، تک

سیدھا ہاتھ اس مقام پر جو صرف B، کے لیئے مقرر ہے اور بایاں تو دیگر مقامات پر لیجانا چاہیئے۔
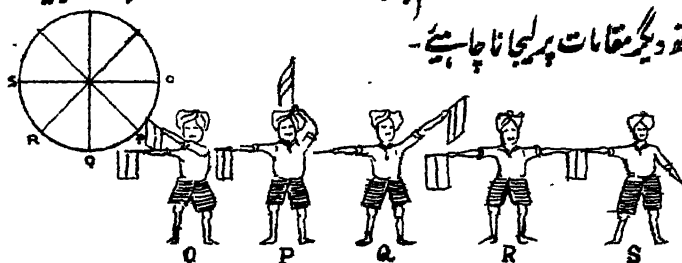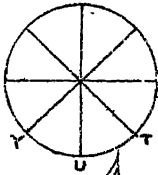
(۴) چوتھا دائرہ
سیدھا ہاتھ C کے مقام پر اور بایاں ہاتھ دیگر مقامات پر

(۵) پانچواں دائرہ - اعداد شمار - J اور Y
سیدھا ہاتھ D کے مقام پر اور بایاں دیگر مقامات پر
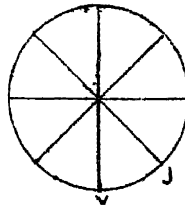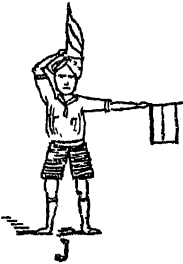
(۶) دائرہ ششم - بایاں ہاتھ حرف E پر اور سیدھے ہاتھ سے X - W -
بنائے جاتے ہیں۔

(۷) دائرہ ہفتم .Z
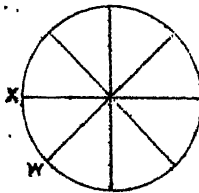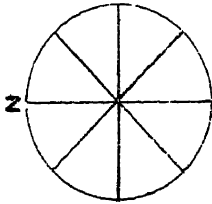
جب حروف کے بنانے کی کافی مہارت پیدا ہو جائے تو ایسے حروف سیکھنے کی مشق کرنی چاہیئے جو ایک دوسرے کے برعکس ہوں۔

مثلاً .H برعکس ہے .P کا - Z برعکس ہے .J کا

اور O " " W کا۔

یہ متواتر بتایا جا چکا ہے کہ صحیح خبررسانی سیکھنا پڑھنے سے زیادہ ضروری ہے - کیونکہ صحیح پڑھنا تھوڑی سی مشق سے آسکتا ہے لیکن اگر بھیجنے کا برا طریقہ یاد ہو گیا تو اس کی تلافی ناممکن - خبررسانی میں سستی سے زاویے نہ بنانے چاہئیں بلکہ نہایت مستعدی سے جھنڈی کو ٹھیک موقعہ پر لیجانا چاہیئے۔
پڑھنے کی مشق کرنے کے لیے ایک عمدہ خبررساں نہایت ضروری ہے۔ شیشہ کے سامنے بھیجنا سیکھنا نہیں چاہیئے کیونکہ اس میں حروف اُلٹے دکھائی دیتے ہیں۔

خبر رسانی بذریعہ سیما فور

سگنلر یا خبر رساں کو Receiver یا پڑھنے والے کے بالکل متوازی کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور حرف A. پر جھنڈیاں لیکر سیدھے ہاتھ کی جھنڈی کو ہلا کر پڑھنے والے کو متوجہ کرنا چاہیئے۔ متوجہ ہونے پر (رسیور) A حرف پر جھنڈی لیجائے گا۔ لفظوں یا مجموعۂ حروف کے بھیجنے میں ہر لفظ کے آخر پر ہاتھوں کو "طیاری" کی پوزیشن پر لیجانا چاہیئے۔ ہر حرف کے ختم ہونے پر ہاتھوں کو "طیاری" کی پوزیشن پر نہ لانا چاہیئے۔ بلکہ تا اختتام لفظ ہاتھوں کو نہ گرانا چاہیئے۔

اگر کسی لفظ کے حروف بنانے میں اگر ایک ہاتھ کو ایک جگہ قایم رکھنا پڑتا ہو تو اُس ہاتھ کو قایم رکھ کر دوسرے ہاتھ کو تیزی سے دیگر مقاموں پر لیجانا چاہیئے۔

مثلاً ہم کو جھنڈیوں سے Milkman کہنا ہے۔ اس لفظ کے بنانے میں سیدھا ہاتھ ہمیشہ A, حرف کی جگہ پر قایم رہے گا اور بائیں بازو کو دیگر مقام پر لیجا کر حروف بنائے جائیں گے۔

خبر رساں وستاں کی مدد کے لئے دوسرے لڑکوں کی ضرورت	خبر رساں کو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوگی جو باقاعدہ اُس کو "خبر

یا (Message) کے حروف پڑھ کر بتاتا رہے۔ اسی طریقہ سے
پڑھنے والے کو ایک لکھنے والے کی ضرورت لاحق ہے جہاں تک ممکن ہو سکے
پڑھنے والے کو اشارہ پڑھنا چاہیئے اور عقلی گدّے نہ لگانے چاہئیں۔ کیونکہ
غلطی کا اکثر یہی باعث ہوتا ہے

پڑھنے والے کو ہر ایک حرف زور سے پکارنا چاہیئے اور جب لکھنے
والا "طیاری" کی پوزیشن پر آجاوے تو پڑھنے والے کو د گروپ
(Group) کہنا چاہیئے جس سے لکھنے والا فوراً یہ سمجھ جاوے گا کہ لفظ
پورا ہو گیا۔
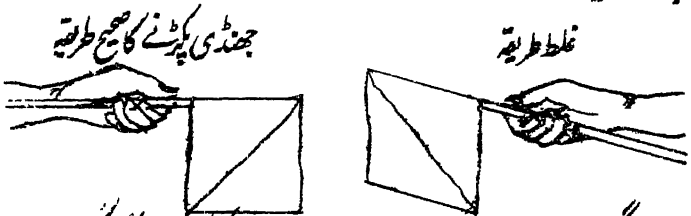
انگریزی حروف میں بہت سے ایسے حروف ہیں جنکی آواز بالکل یکساں ہے اور
ایک دوسرے میں کچھ زیادہ فرق نہیں معلوم ہوتا مثلاً N اور M, اور B, اور
G جب انسان بولتا ہے تو بہت کم امتیاز ہوتا ہے اور اکثر ایک کے بجائے دوسرا
لکھ لیا جاتا ہے اور اطلاع غلط پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ اس لیے ایسے حروف کے
دیگر نام تجویز کر لیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے اور لکھنے میں کچھ زیادہ دقّت نہ معلوم ہو
خبر رساں اور پڑھنے والے کو ہمیشہ ان مفروضہ ناموں سے ان حروف کو

پکارنا چاہیئے۔

A کو	Ack	(اک)	E کو	Eddy	(ایڈی)
B کو	Beer	(بیر)	I کو	Ink	(انک)
O کو	Oork	(کارک)	J کو	Jug	(جگ)
D کو	Don	(ڈان)	Q کو	Quad	(کواڈ)
M کو	Emma	(ایما)	S کو	Esses	(ایسیس)
P کو	Pip	(پپ)	T کو	Too	(ٹاک)
V کو	Vic	(وک)			

ہراک لفظ کے بعد خبررساں کو "طیاری" کی حالت پر آجانا چاہیئے۔ اگر پڑھنے والا صحیح طور پر سمجھے تو وہ اشارہ A کا کرے گا۔ اگر سمجھ میں نہ آوے تو کوئی اشارہ نہ کرے گا اور بھیجنے والے کو مکرر دوہرانا پڑے گا۔ اطلاع کے اختتام پر خبررساں V E پر جھنڈیاں لیجاوے گا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ میری اطلاع ختم ہوئی۔

اگر اطلاع ٹھیک پڑھ لی گئی ہے تو پڑھنے والا R.D. کا اشارہ کریگا یعنی کہ اطلاع ٹھیک موصول ہوئی۔ اس پر خبررساں G.B. کا اشارہ کرے گا یعنی سلام۔ بغیر اس سلام کے خبررساں دستاں کو اپنی جگہ سے علحدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہندسوں کے لیئے اعداد شمار کا اشارہ کرنا چاہیئے۔ اس کے

بعد A, سے K تک کے اشارے گنتی ظاہر کریں گے۔

خبر رسانی کا دوسرا طریقہ مورس

طریقہ مورس بہت کارآمد ہے کیونکہ یہ قاعدہ بیلوتار برقی۔ لیمپ۔ سیٹی۔ جھنڈی وغیرہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں حروف چھوٹے اور بڑے وقفہ کے ملانے سے بنائے جاتے ہیں۔ بڑا وقفہ تین چھوٹے وقفوں کے برابر ہوتا ہے۔ ہر ایک حرف کے بعد بڑے وقفہ کی برابر مہلت دینی چاہیئے۔ اور لفظ کے بعد دو بڑے وقفوں کے برابر۔

جھنڈی کی ساخت

مورس کے اشارات ایک جھنڈی سے کیئے جاتے ہیں جو عموماً دو رنگ اور دو سائز کی ہوتی ہیں جھنڈی کا چھوٹا سائز اسکاوٹس کے لیئے بہت کافی ہے۔ جھنڈی کا سائز ۲ فیٹ مربع اور اس کی ڈنڈی کی لمبائی ۳ فیٹ ہوتی ہے۔
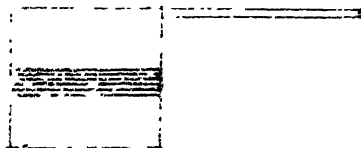
اس ڈنڈی کے دستہ کی موٹائی پون انچ اور نوک کی موٹائی ½ انچ ہوتی ہے۔
جھنڈی کا رنگ سفید ہوتا ہے جس کے بیچ میں ۳ انچ چوڑی نیلی پٹی لگی ہوئی
ہے۔ جھنڈی کو جیسا کہ شکل نمبر ۱ میں دکھایا گیا ہے پکڑا جاتا ہے۔ بایاں
ہاتھ ٹھوڑی کے متوازی تقریباً ۹ انچ کے فاصلہ پر رہتا ہے۔ کہنیاں جسم سے
مس نہ کرنی چاہئیں۔ اشارہ کرنے سے قبل جھنڈی بائیں کندھے پر "تیاری"
کی حالت میں رکھنا چاہیئے۔ مختصر وقفہ کے لیئے جھنڈی کو تیزی کے ساتھ
بائیں کندھے سے سیدھے کندھے کی جانب ۶۰ درجہ کا زاویہ بناتی ہوئی لاکر
واپس پہلی حالت پر لیجانا چاہیئے۔ بڑے وقفہ کے لیئے جھنڈی سے بجائے
۶۰ درجہ کے ۱۲۰ درجہ کا زاویہ بنایا جاتا ہے

جھنڈی کو اس طریقہ سے گھمانا چاہیئے کہ اس کی نوک انگریزی کا "آٹھ" کا
ہندسہ بنائے (∞) ورنہ جھنڈی ڈنڈی کو لپٹ جائے گی اور
پڑھنے والا دقت میں پڑ جائے گا۔ ہمیشہ لفظوں کے اشاروں کو لگاتار بغیر رکے

ہوئے بتانا چاہیئے ورنہ غلطی کا ہمیشہ ڈر رہے گا۔

مورس کے یاد کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔

E	E	·	T	T	—
I	I	· ·	M	M	— —
S	S	· · ·	O	O	— — —
H	H	· · · ·		9	— — — — ·
	5	· · · · ·		0	— — — — —
مقابل					
A	A	· —	N	N	— ·
U	U	· · —	D	D	— · ·
V	V	· · · —	B	B	— · · ·
	4	· · · · —		6	— · · · ·
W	W	· — —	K	K	— · —
J	J	· — — —	C c	C	— · — ·
R	R	· — ·	Y	Y	— · — —
P	P	· — — ·	X	X	— · · —
G	G	— — ·			
Z	Z	— — · ·			

ہندسوں کے لیے مفروضہ نشانات

1 ● — — — —	6 — ● ● ● ●
2 ● ● — — —	7 — — ● ● ●
3 ● ● ● — —	8 — — — ● ●
4 ● ● ● ● —	9 — — — — ●
5 ● ● ● ● ●	0 — — — — —

یاد کرنے کے لیئے آسان طریقہ یہ ہے کہ اول E . I . S . H اور T . M . O . یاد کر لینے چاہیئں اور انھیں حروف کی مدد سے اطلاع بھیجنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً IT, IS, THE HIS SHOES, HOT, SET وغیرہ وغیرہ۔

جب ان حروف پر کافی عبور ہو جائے تو وہ حروف مثلاً A اور N اور یاد کرنے چاہیئں اور ان کو پہلے حروف میں ملا کر نئے لفظ بنانے چاہیئں۔ اس طریقہ سے تمام حروف یاد ہو جائیں گے۔

شب کو خبر رسانی کا طریقہ رات کے وقت اشارہ کرنے کے لیئے بہت سی قسم کے لیمپ ایجاد ہو گئے ہیں لیکن اسکاوٹ کے لیئے معمولی بائیسکل لیمپ اور لکڑی کا ڈبہ معمولی خبر رسانی کے لیئے کافی ہے۔ ذیل کی شکل سے اس معمولی آلہ کی ساخت معلوم ہو سکتی ہے:
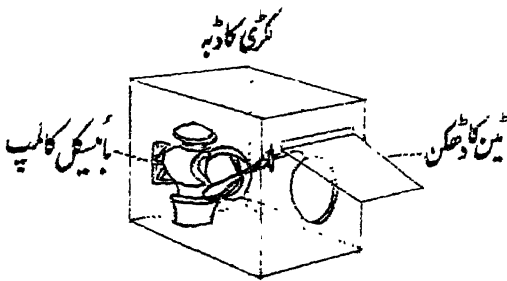
طریقہ خبر رسانی

مورس میں متوجہ کرنے کے لیئے
V E ...___ . کا اشارہ کیا جاتا ہے اگر دوسرا آدمی اطلاع موصول کرنے کے لیئے طیار ہو گا تو وہ فوراً اشارہ K ___ . ___ کرے گا اگر وہ طیار نہ ہو گا تو وہ دوسرا اشارہ ---.--- Q. کرے گا جس کے معنی یہ ہونگے کہ تھوڑی دیر کے لیئے اطلاع نہ بھیجو۔ ہر لفظ کے صحیح پڑھنے پر اطلاع پڑھنے والا اشارہ — T کا کرے گا اطلاع ختم ہونے پر اطلاع بھیجنے والا .— ... V. E کا اشارہ کرے گا جس کے معنی یہ ہوئے کہ اطلاع ختم ہوئی اس کا جواب پڑھنے والا حروف ---.--. R.D سے دے گا یعنی وصول ہو گئی۔

خاص خاص نشانات حسب ذیل دیئے جاتے ہیں

اشارہ		جواب	مطلب
R.U	—— . . . , . — — .	ٹروپ نمبر	تُم کون ہو۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آیا خبر پڑھنے والا دوست ہے یا دشمن
S. Q	— — — —, . . .	عام جواب حرف T	اطلاع جلدی جلدی بھیجو
S.S	. . . , . . .	T	اطلاع آہستہ آہستہ بھیجو
M. Q	— . — — —, — —	″	تھوڑی دیر کے لیئے اطلاع بھیجنی موقوف کرو
G.	. — —	″	اگر M.Q بھیجنے والا اطلاع پڑھنے کے لیئے طیار ہو تو وہ G کا اشارہ کریگا جسکا مطلب یہ ہوگا کہ اب میں اطلاع پڑھنے کے لیئے طیار ہوں۔
I.M.I	. . , — — , . .	″	اطلاع کو دوبارہ دہراؤ
V.E	. , — . . .	R.D.	اطلاع ختم
R. D.	. . . — , . — .	G. B	اطلاع وصول ہوئی
G.B	. . . . — , — — —	G. B	سلام

اُردو کی بیرقی و برق

اُردو بیرقی میں بھی مثل سیمافور کے دو جھنڈیاں استعمال ہوتی ہیں۔ زاویہ بھی وہی رکھے گئے ہیں۔ اس طریقہ کو بھی دائروں میں یاد کرنا چاہیئے۔
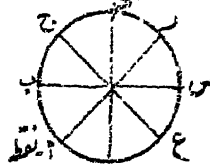
پہلا دائرہ۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ر۔ س۔ ع۔

ا۔ ب۔ ج۔ د۔ داہنے ہاتھ سے اور ر۔ س۔ ع۔ بائیں ہاتھ سے بنانے چاہئیں۔

(۱)
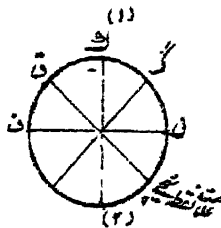
دوسرا دائرہ۔

ف۔ ق۔ ک۔ گ۔ ل۔ علامت نقطہ نیچے

(۲)

اس دائرہ کے حروف بنانے کے لیے دایاں ہاتھ مقام ا پر رہے گا اور بائیں ہاتھ سے جھنڈی بتایا مقامات پر جائے گی۔

تیسرا دائرہ۔ م۔ ن۔ و۔ علامت نقطہ درمیان میں۔ ی

چوتھا دائرہ۔ علامت نقطہ اوپر۔ علامت ہندسہ
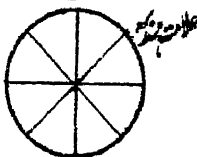
طریقۂ استعمال طیاری کے بعد خبر بھیجنے والا حرف ن کا اشارہ کرے گا۔ اگر اطلاع پڑھنے والا طیار ہو گا تو وہ حرف ا کا اشارہ کرے گا اور اگر طیار نہ ہو گا تو حرف ب کا اشارہ کرے گا۔ جس کے یہ معنی ہوں گے کہ تھوڑی دیر کے بعد اطلاع بھیجنا بند کرو طیاری پر اطلاع بھیجنے والا۔ آہستہ آہستہ اشارہ کرے گا اور لفظ کے اختتام پر جھنڈیاں طیاری کی حالت پر آجائیں گی۔ اگر لفظ پڑھنے والے کی سمجھ میں آجائیگا تو وہ حرف ا کا اشارہ کرے گا۔ اور اگر وہ لفظ سمجھ میں نہیں آئے گا تو کچھ اشارہ نہیں کرے گا اور بھیجنے والے کو وہ لفظ دہرانا پڑے گا۔ اطلاع کے ختم ہونے پر بھیجنے والا ح م کا اشارہ کرے گا۔ جس کا جواب س یعنی سلام سے دیا جائے گا۔

اردو برقی

اس طریقہ میں مثل مورس کے ایک جھنڈی استعمال ہوتی ہے۔ اور چھوٹے اور بڑے وقفہ کے لیے جس کو ہم وقفہ اور ثانیہ کہ کر پکاریں گے مثل مورس کے تدادیہ بنانے ہوں گے۔ جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے۔

ب —	ا ۔
ن — —	ك ۔ ۔

س ---　　　　م ...

ی ----　　　　ل ....

مقابل

ع .-　　　　و -.

ر .--　　　　ح --..

ت ...-　　　　د ----...

ق .-.　　　　گ --.

علامت نقطہ اوپر —.—　　　　علامت نقطہ درمیان —..—

علامت نقطہ نیچے —...—

اس طریقہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وقفہ سے ثانیہ میں تین گنا وقت لگنا چاہیئے اور باقی مثل سابق طریقہ استعمال ہوگا۔

اسکاوٹ کی سیٹی کے اشارے

اشارہ	مطلب
ایک بڑا وقفہ —	طیار ہو جاؤ۔ خاموش۔ دوسرے اشارہ کا انتظار کرو۔
تین بڑے وقفے — — —	پھیل جاؤ۔ آگے بڑھو۔ اِدھر اُدھر ہو جاؤ باہر چلے جاؤ۔

اشارہ	مطلب
متوازی چھوٹے وقفے	جمع ہو جاؤ۔ نزدیک ہو جاؤ
چھوٹی و بڑی آواز ـــ . ـــ .	خطرہ۔ غور سے دیکھو۔ اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔
تین چھوٹے وقفے اور ایک بڑا وقفہ ـــ . . .	پٹرول لیڈر (میر قراول) یہاں آؤ۔

ہاتھ کے اشارے

اشارہ	مطلب
(۱) ہاتھ کو بار بار چہرے کے آگے دائیں بائیں گھمانا۔	کچھ نہیں۔ پرواہ نہ کرو۔ مثل سابق ہو جاؤ۔
(۲) پورا بازو اونچا کر کے ہاتھ کو آہستہ آہستہ ادھر اُدھر پھرانا	پھیل جاؤ۔ دور چلے جاؤ۔ منتشر ہو جاؤ۔
(۳) ہاتھ بند کر کے جلدی جلدی نیچے اوپر کرنا	دوڑو
(۴) ہاتھ کو سیدھا سر کے اوپر کھڑا کرنا	ٹھہرو۔

ڈنڈے کے اشارے

اشارہ	مطلب
(۱) ڈنڈے کو دونوں ہاتھ میں پکڑ کر سر کے اوپر لیجانا	چند دشمن نظر آتے ہیں
(۲) اگر اوپر کی حالت میں ڈنڈا اوپر نیچے کیا جائے	فاصلے پر دشمن نظر آتے ہیں
(۳) اگر ڈنڈے کو جلدی جلدی اوپر نیچے کیا جائے	قریب دشمن ہیں
(۴) ڈنڈا سیدھا سر پر کھڑا کرنا	دشمن نظر نہیں آتے۔

دھوئیں سے اشارے

دھوئیں سے اشارہ کرنے کے لیے معمولی طریقہ سے آگ جلانی چاہیئے! جلتی ہوئی آگ پر سبز پتی یا گھاس دھوئیں کے لیئے ڈالنی چاہیئے۔ جب دھواں خوب نکلنے لگے تو اُس پر گیلا کمبل یا کوئی چادر ڈالنی چاہیئے۔ اور حسب ضرورت دھوئیں کے غبارے نکالنے چاہئیں۔

چھوٹے غبارے کے لیئے کمبل صرف اتنی دیر تک ہٹانا چاہیئے کہ جتنی دیر میں ایک دو کہا جا سکے۔ بڑے غبارے کے لیئے کمبل ۲ سکنڈ تک د

رکھا جائے۔

اشارہ	مطلب
(۱) آہستہ آہستہ تین بڑے غبارے۔	چلتے جاؤ۔ جو کام تم کر رہے ہو اس کو جاری رکھو۔
(۲) چھوٹے چھوٹے غبارے	اکٹھے ہو جاؤ۔ یہاں آ جاؤ
(۳) دھوئیں کا کچھ دیر تک نکلنا!	ٹھہر جاؤ۔
(۴) چھوٹے اور بڑے غباروں کا یکے بعد دیگرے نکلنا۔	خطرہ۔

یونین جیک

اس کی ساخت اور لہرانے کا طریقہ

جھنڈے کی اہمیت دنیا کی تمام قومیں اپنے اپنے جھنڈوں کو خاص عزت و احترام کا مستحق سمجھتی ہیں اور وہ ان کو صرف قومی امتیاز کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قومی عروج و زوال کا ترجمان سمجھتی ہیں۔ زندہ اور بہادر قومیں ہر طریقہ سے ہمہ وقت اس امر کی کوشاں رہتی ہیں کہ ان کا جھنڈا کسی نوع ذلیل اور سرنگوں نہ ہونے پائے اور نہ صرف وہ خود اس کا احترام کریں بلکہ دیگر معاصر اقوام بھی اُس کو وقعت اور عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ میدانِ جنگ میں ہر سپاہی اپنے قومی جھنڈے کو جان سے زیادہ عزیز سمجھ کر اس کی حفاظت و سلامتی اور اس پر جاں نثاری کے لیئے ہر دم طیار رہتا ہے۔ اور بوقت امن ہر شخص اُس کو دیکھ کر محبت اور ادب سے سلام کرتا ہے۔ اور اس کی عظمت کو تسلیم کرتا ہے جھنڈے کی اس عزت و احترام کا سبب حقیقی اور اس کی اہمیت کا راز یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان ذہنی تاثرات کی وجہ سے جو بنی نوع انسان کے ہر گروہ کے قلوب میں صدہا سال کے متواتر تجربات کی بنا پر قایم ہو چکے ہیں۔ جھنڈا لکڑی اور کپڑے کا مجموعہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کو

قومی ایثار - شجاعت - خودداری - قومی غیرت - سرفروشی اور آزادی کا زندہ نشان تصور کیا جاتا ہے - تاریخ میں ایسے صدہا واقعات موجود ہیں جس میں صرف جھنڈے کے گر جانے یا چھن جانے سے ذلّت و شکست ہوئی - غیرت مند اور خوددار قومیں اپنے جھنڈے کو اپنی ہستی کا موجب سمجھتی ہیں - نظام اسکاؤٹ میں بھی جس کا مقصد علاوہ تکمیل قوائے اخلاقی و جسمانی ابتدا سے - خود اعتمادی خودداری - حب الوطنی - خدمت خلق کے عالی جذبات پیدا کرنا ہے - جھنڈے کو خاص اہمیت دی جاتی ہے - بدقسمتی سے ابھی تک ہندوستانی اسکاؤٹس کے لیئے کوئی خاص نشان کا جھنڈا تجویز نہیں ہوا ہے اس لیئے اس کی عدم موجودگی میں ہمارے لیئے یونین جیک ہی جو لوائے سلطنتِ متحدہ برطانیہ ہے اور ملکی امن کا حامی ہے بہترین نشان ہو سکتا ہی -

یونین جیک | یونین جیک سلطنتِ برطانیہ کا قومی لوا ر ہے اور یہ تین سلطنتوں یعنی اسکاٹ لینڈ، انگلینڈ اور آئرلینڈ کا مجموعی نشان ہی -
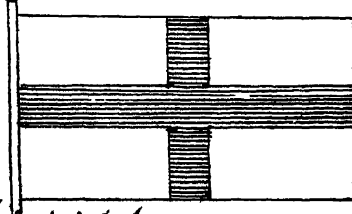
نشان انگلینڈ

انگلینڈ کے نشان کی زمین سفید ہی - سفید زمین پر ایک سرخ صلیب سینٹ جارج بہ شکل علامت جمع (+) بنی ہوتی ہی -
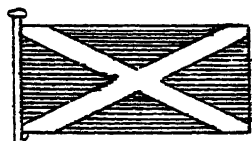
نشان اسکاٹ لینڈ

۲- اسکاٹ لینڈ کا قومی نشان نیلی زمین پر سفید سینٹ انڈریوس کی صلیب بہ شکل علامت ضرب (×) ہے۔

۱۶۰۶ء میں اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ جیمس ششم نے جس کے قبضہ میں انگلینڈ بھی آگیا تھا اوّل مرتبہ ان دونوں نشانوں کو یکجا ملا دیا۔ اُس نے اسکاٹ لینڈ کے نشان کی نیلی زمین پر انگلینڈ کی سُرخ صلیب جس کے دائیں بائیں سفید دھاری (جو انگلینڈ کے جھنڈے کی زمین ظاہر کرتی ہے) ایزاد کر دی۔ اور اس کا نام پہلا یونین جیک رکھّا۔
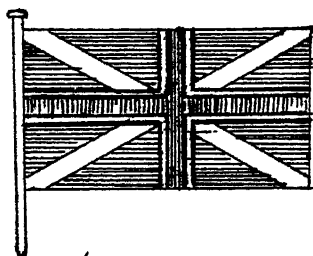
پہلا یونین جیک۔

آیرلینڈ کے نشان کی زمین سفید ہے اور اس کے اوپر سینٹ پٹرک کی سُرخ صلیب بہ شکل علامت ضرب (×) ہوتی ہے۔
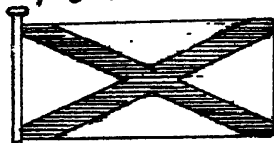
سنہ۱۸۰۱ء میں آئرلینڈ کا نشان بھی انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے مجموعہ نشان میں شامل ہوگیا۔ اسکاٹ لینڈ کے نشان کی سفید صلیب نے زمین کا کام دیا اور اس پر لال حاشیہ آئرلینڈ کی سُرخ صلیب کا لگا دیا۔ اور اس طریقہ پر یونین جیک مکمل ہوگیا۔
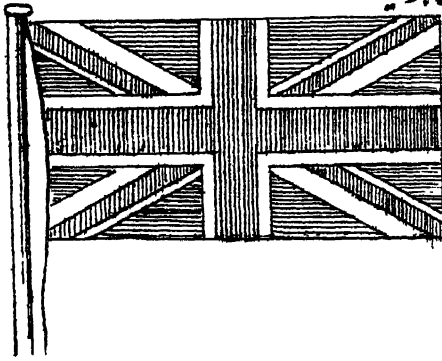
مکمل یونین جیک

اسکاوٹس کو یونین جیک کے لہرانے کا صحیح طریقہ معلوم ہونا چاہیئے۔ اگر یونین جیک کو اُلٹا لہرا دیا جائے تو اس کے معنی خطرہ یا ناامیدی کے لئے جاتے ہیں۔ خطرہ ظاہر کرنے کے لیے اور مدد کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ جھنڈے کو غور سے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ سُرخ صلیب بہ شکل علامت (×) پر اِدھر اُدھر سفید دھاریاں ہیں۔ ایک طرف کسی قدر چوڑی دھاریاں ہیں۔ اُڑاتے وقت چوڑی دھاری ہمیشہ اوپر ڈنڈے کے قریب ہونی چاہیئے اور یہ لہرانے کا صحیح طریقہ ہے۔

پیش روی

Pioneering

پیش رویا Pioneers وہ لوگ کہلاتے ہیں جو جنگلوں میں یا کسی دوسری جگہ اپنے ساتھیوں کے لئے راستہ بناتے اور صاف کرتے ہیں راستہ بنانے کے لیۓ اُن کو اکثر دریاؤں کو پاٹنا۔ زمین کو صاف کرنا اور اپنے ساتھیوں کے قیام کے لیۓ جھونپڑے وغیرہ بنانے پڑتے ہیں۔ اس کام کے لیۓ ان کو درخت کاٹنے اور گرہ لگانی پڑتی ہیں۔
غرض گرہ لگانا۔ کلہاڑی چلانا۔ پل اور جھونپڑے باندھنا پیش رو کے لیۓ نہایت ضروری کام ہیں۔

بندشیں باندھنا اور ان کا صحیح استعمال

اسکاؤٹ کے سب سے پہلے سیکھنے کی چیز گرہ کا لگانا ہے۔ گرہ یا گانٹھ کا لگانا بظاہر بہت ہی آسان معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے لگانے کے صحیح اور غلط دونوں طریقے ہیں۔ اسکاؤٹس کو صحیح طریقہ جاننا چاہیئے کیونکہ بسا اوقات ہزاروں جانیں ایک گرہ کے کھل جانے یا پھسل جانے سے ضائع ہو جاتی ہیں۔
اسکاؤٹ کو اکثر اپنے پیٹرول کے لیۓ جھونپڑے۔ دریا کے لیۓ پل اور ...

بجھانے کے لیئے رسّی کی سیڑھی بنانی پڑتی ہے۔ اگر اس کو گرہ لگانی نہیں آتی تو اس کا جھونپڑا ایک جھونکے میں سپردِ زمین ہو جائے۔ پُل ٹوٹ جائے سیڑھی زمین پر گر پڑے اور ممکن ہے کہ نذرانہ میں کوئی عضو بھی دینا پڑے۔ غرض ذرا سی غلطی سے بہت کچھ نقصان ہو سکتا ہے اس لیئے اسکاؤٹس کو اس ہنر کے سیکھنے میں بہت محنت کرنی چاہیئے اور ہمیشہ گرہ باموقعہ لگانی چاہیئے۔ اسکاؤٹ عہد لینے سے قبل ہر ایک اسکاؤٹ کو کم از کم چھ گرہ کا جاننا ضروری ہے۔

اچھی بندشیں وہ ہیں جن میں ذیل کی تین باتیں پائی جاویں:

(۱) جلد سے جلد لگ جاوے۔ (۲) نہایت مضبوط اور بوجھ پڑنے سے پھسل نہ جاوے۔ (۳) جلدی سے کھل سکے۔

دو برابر موٹائی کی رسّیاں اگر جوڑنی ہوں تو ریف ناٹ Reef knot استعمال کی جاتی ہے۔ یہ نہایت کارآمد مضبوط اور آسان گرہ ہے۔ اس کی خاص صفت یہ ہے کہ دیکھنے میں نہایت صاف چپٹی معلوم ہوتی ہے بوجھ پڑنے سے کھل نہیں سکتی۔ جہاز کے بادبان وغیرہ باندھنے میں اور فوری طبی امداد یعنی First Aid کے تمام کاموں میں Reef knot ہی استعمال ہوتی ہے۔

باندھنے کا طریقہ | پہلے رسّی کا ایک پھندا الف و ب لو دوسری رسّی کے سرے س کو پھندے میں سے نکال کر

چاروں طرف پھندے کے گھما کر دوبارہ پھندے میں سے نکالو۔
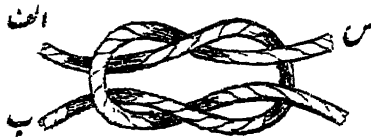
لیکن رسّیاں ہمیشہ یکساں موٹائی کی نہیں ہوتیں۔ ایسی حالت میں جب رسّیاں مختلف قطر کی ہوں تو Sheet Bend استعمال کرتے ہیں۔ یہ بندش Reef knot سے بہت کچھ مشابہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ سرے س کو دوبارہ پھندے میں لیجانے کے بجائے اسی رسّی کو جس کا سرا س ہے نیچے دبادو۔
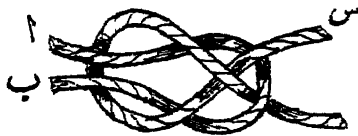
اگر زیادہ مضبوطی درکار ہو تو س سرے کو ایک دفعہ گھمانے کے بجائے دو دفعہ گھما کر پہلے کی طرح سرے س کو نیچے دبادو۔ اس کو Double Sheet Bend کہتے ہیں
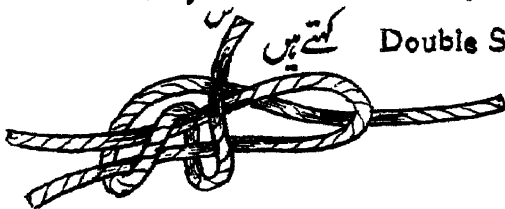
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو رسّیوں کو بہت جلد جوڑنے کی ضرورت پڑتی ہے
اس وقت Fisherman's knot استعمال کی جاتی ہے کیونکہ
یہ بہت تھوڑے وقفہ میں لگائی جا سکتی ہے اور جلد کھل بھی سکتی ہے۔

باندھنے کا طریقہ رسیوں کے دونوں سروں کو ایک دوسرے پر چڑھا کر رکھو۔ ایک رسّی کے سرے سے دوسری رسّی پر معمولی گول گرہ لگاؤ اور دونوں رسّیوں کو کھینچو۔ کھولنا مقصود ہو تو دونوں سروں کو پکڑ کر کھینچو۔
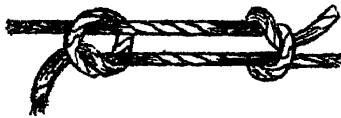
جب درخت سے کوئی رسّی باندھنی ہوتی ہے تو اُس وقت knot
استعمال نہیں ہوتیں۔ بلکہ Hitch استعمال ہوتی ہیں۔
ان میں سب سے زیادہ مستعمل Clove Hitch ہے کیونکہ یہ درخت کے
تنہ یا کسی لٹھے پر نہایت آسانی سے لگ جاتی ہے۔

بنانے کا طریقہ رسّی کا ایک لپیٹ درخت کے تنہ کے چاروں طرف ڈالو اور سرے س کو دوبارہ
درخت کے گرد لیجا کر لپیٹ کے نیچے دبا دو۔
س
یہ تنہ پر سے پھسل نہیں سکتی۔ بھاری لٹھوں
کو اوپر اٹھانے کے لیئے Timber Hitch
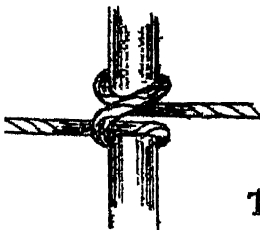
استعمال ہوتی ہے۔ اس Hitch کا یہ خاصّہ ہے کہ بوجھ پڑنے سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

بنانے کا طریقہ	رسّی کے سرے پر ایک گول گرہ لگا دو اور ایک فرد ڈی پھندا بناؤ دوسرے سرے کو پھندے میں سی نکال لو۔
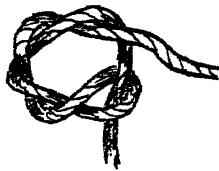
بسا اوقات رسّی ضرورت سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اس کو کاٹے بغیر چھوٹی کرنے کے لیئے Sheep shank استعمال ہوتی ہی

بنانے کا طریقہ	حسب ضرورت رسّی کو تہرا کر لو اور دونوں سروں پر معمولی گول گرہ لگاؤ۔
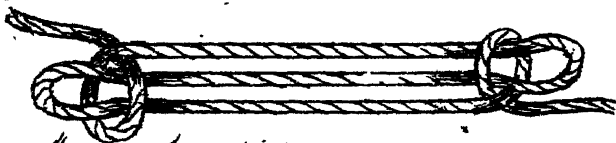
اکثر بے ہوش آدمی کو خطرے سے نکالنے کے لیئے اس کے سینہ اور گلے میں رسّی کا پھندا ڈال کر کھینچا جاتا ہے۔ اگر ایسا پھندا بنایا جائے جو کھینچنے پر پھسل جائے تو غریب آدمی کا دم گھٹ جائے اور قبل از وقت کام تمام ہو جائے۔ ایسے کام کے لیئے Bowline کا پھندا استعمال ہوتا ہے یہ پھندا

اپنی جگہ سے کبھی نہیں پھسلتا۔

بنانے کا طریقہ رسّی کا ایک پھندا بنا کر بائیں ہاتھ پر رکھو دسرا الف اوپر کی جانب رہے، دوسرے سرے ب کو پھندے میں سے نکال کر سرے الف کے نیچے لیجا کر پھندے میں ڈالو اس سرے ب اور رسّی کو اور دوسرے سرے الف کو پکڑ کر کھینچو۔
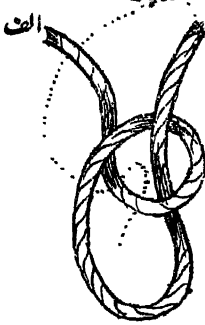
شکل بولائن

آتش زدہ مکانات سے آدمیوں کو بچانے کے لئے **Chair knot** استعمال ہوتی ہے۔ اِس بندش میں دو پھندے ہوتے ہیں۔ ایک پھندا دوسرے سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ ایک پھندے میں دھڑ دوسرے میں پیر ڈالے جاتے ہیں اور آدمی ایسی آسانی سے اُتارا جا سکتا ہے جس طرح کرسی پر۔ اِسی وجہ سے اس کا نام **Chair knot** پڑا

بنانے کا طریقہ حسب ضرورت رسّی کے دو پھندے لیکر معمولی گرہ دو مضبوطی کے لئے گول گرہ کے

دونوں طرف ایک ایک گرہ اور لگا دو
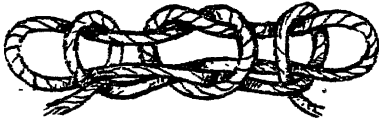
چیرناٹ

دو لکڑیوں کو آپس میں باندھنے کو Lashings کہتے ہیں۔

اگر لکڑیوں کو زاویۂ قائمہ بناتے ہوئے باندھنا ہوتا ہے تو اُس وقت Square Lashing یا گرہ چورس استعمال ہوتی ہے۔ اگر لکڑیوں کی بندش کی ایسی صورت ہو کہ اُس کے علیحدہ ہونے کا احتمال ہو تو Diagonal Lashing استعمال کی جاتی ہے۔

Square Lashing باندھنے کے لئے لکڑیوں کو ایک دوسرے پر زاویہ قائمہ بناتے ہوئے رکھو نیچے کی لکڑی پر جس کو انگریزی میں Spar کہتے ہیں ایک Clove Hitch کلو ہچ لگا دو۔
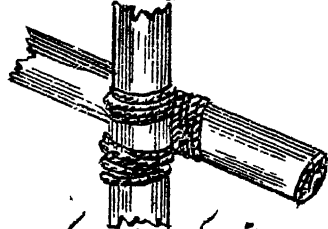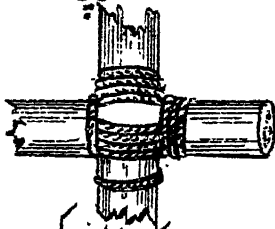
اور رسّی کے سرے کو Transom یا اوپر کی لکڑی کے اوپر سے گزار کر نیچے والی لکڑی کے نیچے لیجا کر دوبارہ Transom کے اوپر

Spar کے نیچے لیجاؤ۔ اسی طریقہ سے تم اس مقام پر آجاؤ گے جہاں سے تمنے گرہ لگانی شروع کی تھی چار پانچ چکر رسّی کے ایسے ہی لگاؤ۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ رسّی کے چکر ایک دوسرے پر نہ چڑھ جائیں اس کے بعد اس بندش کو مضبوط کرنے کے لیئے دو چار لپیٹ اس بندش کے چاروں طرف گھما کر رسّی کے سرے کو کسی دوسری لکڑی کے باہر کی طرف باندھ دو۔

Diagonal Lashing باندھنے کے لئے لکڑیوں کے کراس پر ایک ترچھی پھندا یا Timber Hitch لگاؤ اور پھر رسّی کے چند لپیٹ اوّل ایک طرف اس کے بعد چند لپیٹ دوسری طرف لگا کر باندھ دو۔
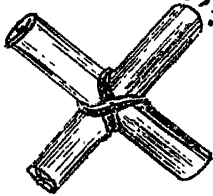
سخت گرہ کے کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے گرہ کو پیٹ کر چپٹا کر لو اور پھر چند منٹ تک صابون کے پانی میں بھگو کر رکھو۔ گرہ آسانی سے کھل جائے گی۔

کلہاڑی چلانا کلہاڑیاں مختلف شکل کی ہوتی ہیں۔ اسکاؤٹس کے لیئے بہترین تھانے کی شکل کی ہوتی ہے جس کا وزن زیادہ سے زیادہ ۳ ½ پونڈ ہو دستہ مضبوط۔ گانٹھوں سے پاک لکڑی کا ہونا چاہیئے۔ دھار ٹھیک کرنے کے لیئے کرنڈ کا پتھر استعمال کرنا چاہیئے۔ کلہاڑی ایک خطرناک ہتھیار ہے اس کو نہایت

احتیاط سے دیکھ بھال کر چلانا چاہیئے - یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لڑکے جب اُن کو
کلہاڑی دی جاتی ہے تو وہ درختوں کے تنوں پہ آزمانے کے بڑے شوقین
ہوتے ہیں - یہ نہایت بُرا ہے اس حرکت سے پرہیز لازم ہے -

کلہاڑی چلانے کے لیئے بائیں ہاتھ سے دستہ اور ڈھیلے سیدھے ہاتھ سے
پھل پکڑ کر لکڑی کی طرف پھینکو - سیدھا ہاتھ پھسل کر بائیں ہاتھ کے پاس آجاتا چاہیئے
صرف کلہاڑی اُٹھانے کے واسطے کچھ طاقت درکار ہے - کاٹنے کے لیئے کلہاڑی
کا وزن ہی کافی ہے -

کلہاڑی کے متعلق ہدایات

کلہاڑی کو ہمیشہ اس کے میان میں رکھنا چاہیئے
کاٹتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ قریب کوئی آدمی
تو نہیں ہے - کلہاڑی سے چھوٹی چھوٹی شاخیں کاٹنے سے قبل تراش دینی چاہیئں تاکہ
کلہاڑی اُچٹ کر پیر کو زخمی نہ کر دے -

کاٹتے وقت درخت کے نیچے نہ کھڑا ہونا چاہیئے - غرضکہ اپنی حفاظت مقدم ہے -

درخت کا گرانا

درخت گرانے کے لیئے زمین سے ۲ انچ اونچا کاٹنا شروع کیا جائے
سب سے اوّل درخت کا جھکاؤ
معلوم کیا جائے - جھکاؤ کی طرف سے کاٹنا چاہیئے -
پھر دوسری طرف اسی طریقہ سے کسی قدر اونچائی
پر کاٹنا چاہیئے - جب درخت کمزور ہو جائے اور ہلنے لگے تو

رسّی باندھ کر جھکاؤ کی طرف سے گرا دینا چاہیئے۔

جھونپڑے بنانا جنگل میں قیام کرنے کے لیئے اگر خیمے ساتھ نہ ہوں تو قدرتی اور خورد و چیزوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اور گھاس پھونس پتوں سے مختلف قسموں کے جھونپڑے بنائے جا سکتے ہیں جن کا انحصار زیادہ تر۔ سامان موسم۔ گنجائش وقت اور ضرورت پر ہوتا ہے۔ اگر چند دھوپ کے گھنٹوں میں آرام کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے ایک لمبی سی مضبوط شاخ کاٹو اور اس کو کسی دو شاخہ درخت پر رکھ کر باندھ دو اور اس کو چھوٹی چھوٹی شاخوں یا لمبی گھاس سے چھاپ دو۔ مختصر سا آرام دہ جھونپڑا بن جائے گا۔

اگر گنجائش زیادہ درکار ہو اور موسم زیادہ خراب نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ دو دو شاخہ لکڑیاں تقریباً ۵ فیٹ لمبی کاٹو اور ان کو ۱۰ فیٹ کے فاصلہ پر ایک دوسرے کے مقابل گاڑ دو۔ ایک لمبی لکڑی یا اسکاؤٹ کے دو ڈنڈے باندھ کر

دوشاخہ لکڑیوں پر رکھدو۔ اس لکڑی کے دونوں طرف لمبی لمبی شاخیں بڑی بڑی رکھدو اور چوڑے پتے یا لمبی گھاس سے چھاپ کر اوپر کمبل ڈالدو۔ نہایت آرام دہ اور کشادہ جھونپڑا طیار ہوجائے گا۔
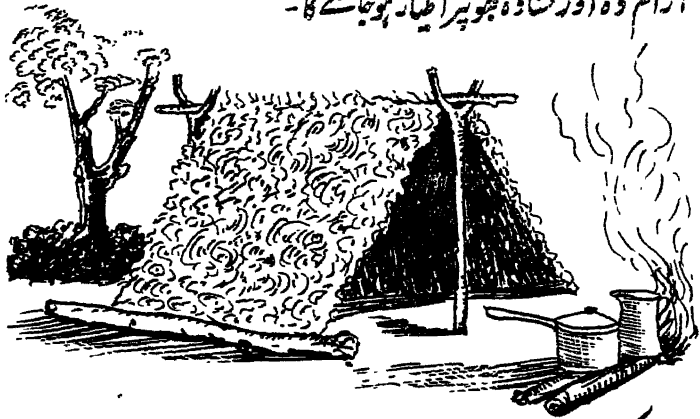
کھیت کے رکھوالے اور دیہات کے لوگ اپنی رہایش کے لیے گنبد نما درختوں کی شاخوں پتوں اور لمبی گھاس سے نہایت خوبصورت اور مکلف جھونپڑے بناتے ہیں۔ زمین پر ایک دائرہ میں لمبی لمبی پتلی لکڑیاں گاڑتے ہیں اور اُن تمام لکڑیوں کے سروں کو اکٹھا کرکے باندھ دیتے ہیں
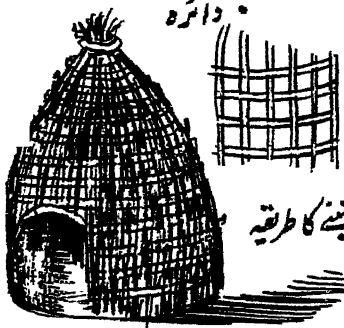
اور لمبی گھاس سے اُس کو بُنتے ہیں اور مٹی سے لیپ کر مضبوط کر دیتے ہیں۔

اگر وقت ہو اور بانس و پولے مل سکتے ہوں اور چھپر کچھ عرصہ کے لیئے درکار ہوں تو حسب ذیل طریقہ استعمال کرنا چاہیئے۔ چھپر جس قدر لمبا چوڑا بنانا ہو اتنا بڑا بانس کا ایک ڈھانچ بناؤ۔ اور اس پر ہلکا ہلکا پولہ یا گھاس بچھا دو۔ اس کو استر کہتے ہیں۔ اس کے بعد نیچے کی طرف سے ایک قطار میں پولے بچھاتے چلے جاؤ اور اُس پر ایک بانس کی کھینچ رکھ کر پتلی رسّی سے بند لگا دو۔ اسی طریقہ سے پھر پولہ بچھاؤ اور بانس کی کھینچ رکھ کر۔
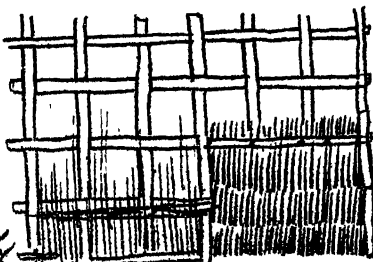
اُس کا ڈھانچہ

پہلی بانس کی کھینچ

بند لگاؤ۔ اور پورا چھپر طیار کر لو

دریا پار کرنے کے لیئے پل اور ڈونگہ

بانس کے ڈھانچہ کے نیچے اُلٹے گھڑے باندھ کر چھوٹے چھوٹے دریا نہایت آسانی سے پار کیئے جاسکتے ہیں۔ ٹار پالین یا کسی موٹے کپڑے میں گھاس بھر کر اس کو پانی پر تیرایا جاسکتا ہے۔

گھڑوں کا ڈونگا
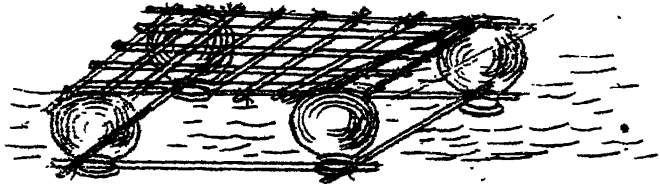
پل اگرچہ جلدی کارروائی ڈونگے سے ہوسکتی ہے لیکن زیادہ آدمیوں اور سامان کے لیئے پل ہی بنانا پڑتا ہے۔

اسکاؤٹس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کوئی بہت بڑا بڑے بڑے پل طیار کرسکیں گے۔ کیونکہ ان کے لیئے وقت۔ بہت زیادہ سامان اور علم کی ضرورت ہے۔ لیکن معمولی برساتی نالوں یا چھوٹی چھوٹی ندیوں پر گزرگاہ بنادینا کچھ زیادہ مشکل نہیں اس کے لیئے نہ بہت زیادہ خرچ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ وقت کی۔ مگر مسافروں کو بہت زیادہ آرام ہوجاتا ہے اور ان کے دل میں اسکاؤٹنگ کی خوبیوں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی خدمات کا مستقل ثبوت ہمیشہ موجود رہے گا۔

پُل مختلف قسموں کے بنائے جاتے ہیں جن کا زیادہ تر مدار وزن جو اُن پر سے اُتارا جائے گا، سامان جو دستیاب ہو سکے گا، دریا کی گہرائی اور چوڑائی پر ہے۔ جبکہ گہرائی زیادہ نہ ہو تو سب سے آسان طریقہ قینچی Trestle سے پُل بنانے کا ہے۔ زیادہ گہرائی کے لیئے۔ دوہری قینچی استعمال کرنی چاہیئے۔
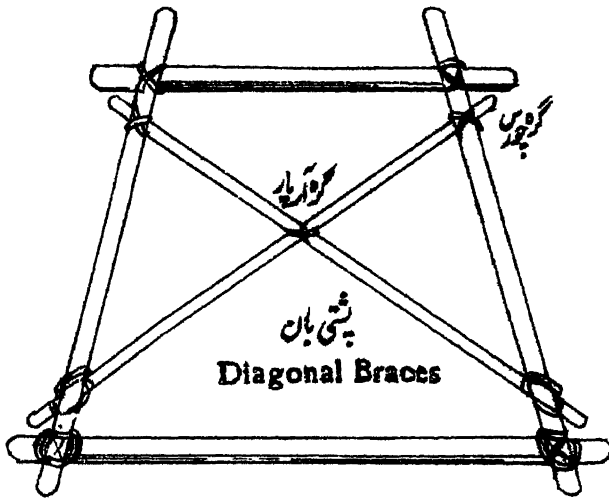
قینچی	Trestle بنانا	زمین پر دو برابر بلّیاں رکھو اور اُن پر جہاں اوپر اور نیچے کے ڈنڈے باندھے جائیں گے

نشان لگا دو۔ اوپر اور نیچے کے ڈنڈوں میں چھ میں ایک کا فرق رہے گا یعنی اگر اوپر کا ڈنڈا چھ فیٹ کا ہے تو نیچے کا ڈنڈا سات فیٹ کا ہو گا۔

مضبوطی کے لیئے دو آر پار پشتیبان باندھے جاتے ہیں صرف پشتیبان میں آر پار گرہ لگائی جاتی ہے باقی سب جگہ گرہ چورس کا استعمال ہوتا ہے۔

تصویر سے معلوم ہوگا کہ پشتیبان کے تین سرے اوپر رہیں گے صرف ایک سرا الف نیچے رہے گا۔ پل بنانے کے لیے حسب ضرورت قینچیاں استعمال ہوتی ہیں۔ جبکہ چوڑائی زیادہ نہ ہو تو صرف دو قینچیوں کے اوپر کے سروں کو پھانس دیا جاتا ہے اور چلنے کے لیئے بانس اور تختوں سے راستہ بنایا جاتا ہے۔
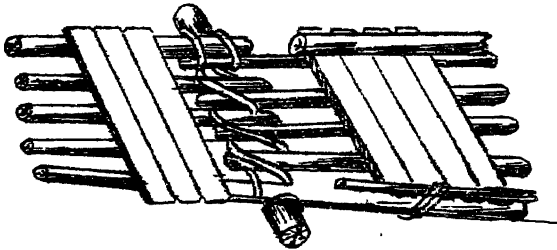
راستہ
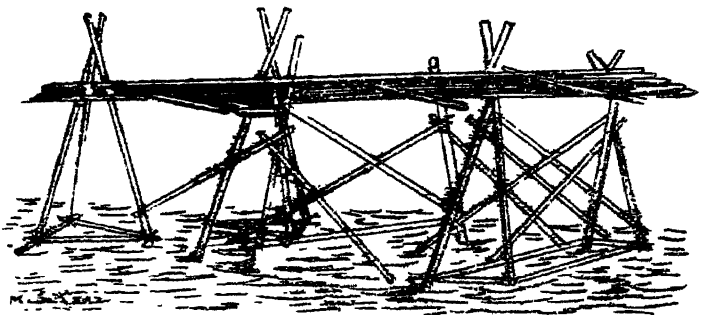
مختلف قسم کی قینچیوں سے پل

مختلف قسم کے پُلوں کی تصاویر جو ان قینچیوں سے بنائے جاسکتے ہیں
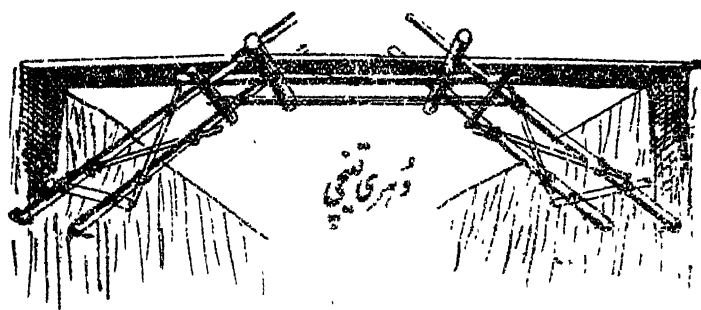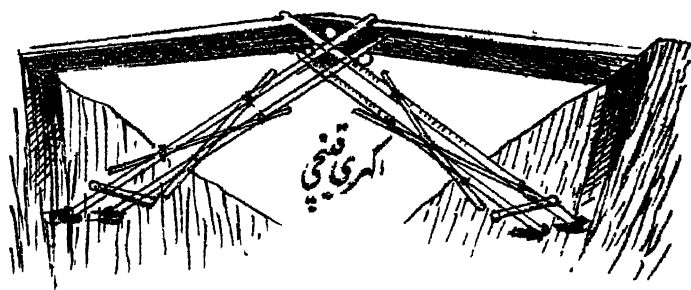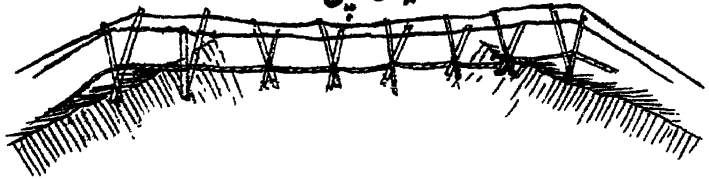
رسیوں کا پُل
ریت میں قینچی مضبوط کرنے کا آسان طریقہ
ریت
ڈوری کی گرہ
سستہ جھولا پُل
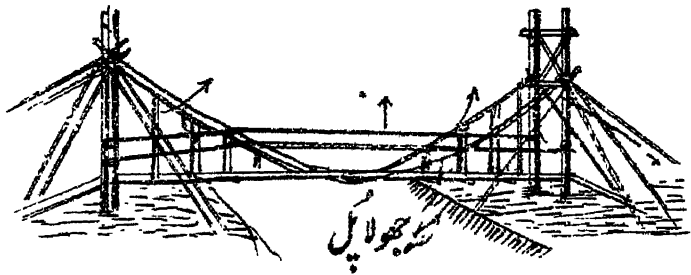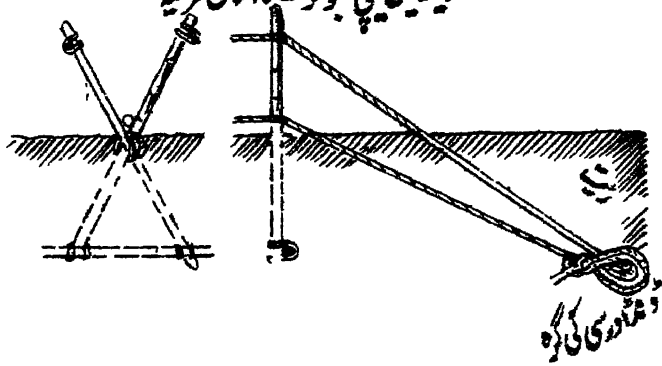
فوری طبّی امداد

First Aid

دوست وہ ہے جو دوست کی تکلیف میں کام آئے اور رنج وراحت میں
ہاتھ بٹائے۔ وہ شخص دوست جیسے معزز لقب کا اہل نہیں ہو سکتا جو دوستی کا
ادّعا صرف لفظوں سے کرے۔ اسکاؤٹنگ کا ایک قانون ہے کہ اسکاؤٹ
ہر بنی نوع کا دوست ہوتا ہے۔ آج ایک شخص زینے پر سے گر جاتا ہی یا موٹر
اُس پر سے گزر جاتی ہے۔ اسکاؤٹ سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اگر وہ اس وقت
اُس کی مدد نہیں کر سکتا تو وہ اپنے قانون کی پابندی نہیں کرتا اور وہ اس قابل
نہیں کہ اسکاؤٹ برادری میں رہے۔ اس لیئے تمام کاموں سے پہلے فوری
طبّی امداد کو سیکھنا چاہیئے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اسکاؤٹ کا کام یہ نہیں کہ وہ
بذاتِ خود ڈاکٹر بنجاوے بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ ڈاکٹر کی امداد سے قبل وہ
مریض کو ایسی حالت میں رکھ سکے کہ اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور مرض زیادہ
ترقی نہ کر جائے۔ اکثر لڑکے مریض کے خون بہتا ہوا دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں اور
بعضے تو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ یہ نہایت کمزوری کی علامت ہے جو اسکاؤٹ
کے کبھی شایاں نہیں۔ وہ مریض کی کیا خاک مدد کر سکتا ہے جو مریض کو دیکھ کر خود
مریض [illegible] ہو جائے۔ حواس کا قائم رکھنا بذاتِ خود ایک صفت ہی مرض کا علاج

کرنے سے قبل مریض سے یا اگر وہ اس قابل نہ ہو تو آس پاس کے کھڑے ہونے والوں سے کل حالات مفصّل معلوم کرنے چاہئیں۔ زہر خورانی اور سیلانِ خون کے تمام وقوعات میں ڈاکٹر کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ اپنی تدبیر کے علاوہ ڈاکٹر کا بلانا ہر حالت میں ضروری ہے۔ ڈاکٹر کے آنے سے قبل ان چیزوں کو جن کی اُس کو ضرورت ہوگی فراہم کر لینا چاہیئے تاکہ اُس کو دقّت محسوس نہ ہو۔ مثلاً چوٹ کے لیئے۔ گدّیاں۔ گرم و ٹھنڈا پانی وغیرہ۔

مریض کے تنگ کپڑوں کو ڈھیلا کر دینا چاہیئے۔ اگر مریض کا چہرہ زرد معلوم ہو تو ٹانگیں سر سے کسی قدر اونچی اور اگر چہرہ تمتمایا ہوا ہو تو ٹانگیں نیچی اور سر اونچا کر دینا چاہیئے۔ قے آنے کی حالت میں مریض کو ایک کروٹ لٹانا چاہیئے۔

بے ہوشی کی حالت میں مریض کے مُنہ میں کسی چیز کا دینا ظلم ہے کیونکہ وہ چیز بجائے پیٹ میں جانے کے مریض کی ہوا کی نالی میں چلی جائے گی جس سے اُس کا دم گھٹ جائے گا۔ اگر چوٹ ایسی جگہ لگی ہو جو کپڑے کے اندر ہو تو کپڑے کو اُتارنے کے بجائے کاٹ دینا چاہیئے۔ کپڑا اُتارنا ہو تو پہلے اچھے عضو سے اور بعد میں اُس حصّہ پر سے جہاں چوٹ لگی ہو اُتارنا چاہیئے۔ پیر کی چوٹ کے لیئے جُوتے کی پچھلی سیون کاٹ دینی چاہیئے۔

اگر معاملہ سنگین ہو اور سمجھ میں نہ آئے تو مریض کو اُسی حالت میں رہنے دیا جائے۔ ممکن ہی کہ غلط تدبیر کرنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ظہور پذیر ہو۔

غرض یہ کہ فوری طبّی امداد کے عامل کے تین فرائض ہیں

۱- مرض اور تکلیف کو ڈاکٹر کے آنے سے قبل روکنے کی تدبیر کرنا۔

۲- ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اُن چیزوں کا فراہم کرنا جن کی اُس کو ضرورت ہو گی۔

۳- اگر ممکن ہو سکے تو تخفیفِ مرض کی کوشش کرنا۔

فوری طبّی امداد کے طریقوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لیۓ جسم کے حصّوں اور اُن کی ساخت کے متعلق کچھ معلومات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

جسم کی ساخت ہمارا بدن، کھال، خون، گوشت اور ہڈی کا مجموعہ ہے سب سے اوپر کھال ہے۔ کھال کے نیچے گوشت اور ہڈیاں ہیں۔ ہڈیوں کے صندوق میں مختلف اعضائے رئیسہ ہیں۔ ہڈیاں اور گوشت آپس میں رگ و ریشہ اور پٹھوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ کل انسانی ڈھانچہ میں ۲۱۱ ہڈیاں ہیں۔ جس میں ۲۲ ہڈیاں سر میں، ۶۹ دھڑ میں، ۶۰ دونوں ہاتھوں میں اور ۶۰ دونوں پیروں میں ہوتی ہیں۔

ہڈیاں مختلف وضع اور شکل کی ہوتی ہیں ان کا کام جسم کو شکل دینا اور اعضائے رئیسہ کی حفاظت کرنا ہے

قدرتی طور پر جسم کے تین حصّے ہیں۔ سر، دھڑ اور بازو۔

۱- سر کو ہم دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ کھوپری اور چہرہ۔ کھوپری

میں ۸ ہڈیاں اور چہرہ میں ۱۴ ہوتی ہیں۔ کھوپری کی ہڈیاں بیضاوی ہوتی ہیں آپس میں اس طرح جُڑی ہوتی ہیں کہ ٹٹولنے سے ایک معلوم ہوتی ہیں۔ ان ہڈیوں کے درمیان جسم کا بادشاہ یعنی دماغ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سر پر ذرا سی چوٹ آجانے سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ آدمی کا دماغ حیوانات میں سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کی تہ بھورے رنگ کی ہوتی ہے جس میں بیشمار خانے ہوتے ہیں۔ عام طور پر ہم دماغ کو چار حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) بڑا دماغ (۲) چھوٹا دماغ۔ (۳) حرام مغز۔ (۴) پل۔
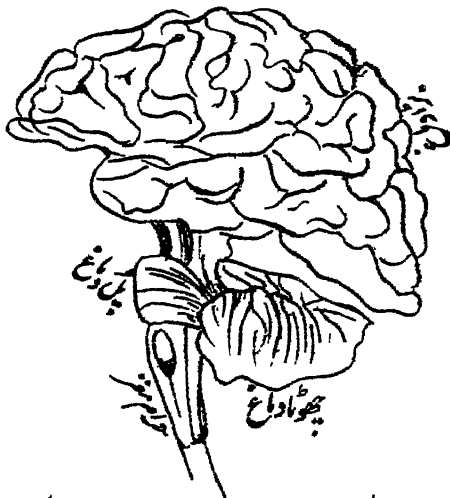
بھووں سے شروع ہو کر پیچھے کی گُدّی تک کے حصہ کو بڑا دماغ کہتے ہیں۔ اس کے دو حصّے ہوتے ہیں ایک داہنی طرف دوسرا بائیں طرف۔ دونوں حصے بیچ میں جُڑے

ہوتے ہیں۔ بڑے دماغ میں ہی سوچنے سمجھنے اور یاد کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ اسکی بدولت ہم آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں اور کان سے سُن سکتے ہیں۔ غرض تمام عضلات گوشت و اعصاب اس کے حکم کے تابع ہیں۔

چھوٹا دماغ جو کانوں کے درمیان ہوتا ہے مثل بڑے دماغ کے دو حصّوں میں منقسم ہے اس کے ذریعہ سے ہم بول و چال چل پھر سکتے ہیں۔

دماغ کا وہ حصّہ جو کھوپری کے پیندے سے لیکر ریڑھ کی ہڈیوں میں چلا جاتا ہے حرام مغز کہلاتا ہے۔ تمام اعصاب کا یہ مخزن ہے۔

اعصاب کی دو قسمیں ہیں۔ اعصاب حس۔ اور اعصاب حرکت۔

اعصاب حس دماغ کو باہری چیزوں کا احساس کراتے ہیں اور اعصاب حرکت دماغ کے حکم کو عضلات گوشت تک پہنچاتے ہیں۔ ان اعصاب کا جال ہمارے تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ چوتھا حصّہ جس کو پُل دماغ کہتے ہیں پل کی شکل کا ہوتا ہے اور چھوٹے دماغ کے دونوں حصّوں کو آپس میں ملاتا ہے۔

۲۔ دھڑ دو حصّوں میں منقسم ہے۔ (۱) سینہ۔ (۲) پیٹ۔ سینہ اور پیٹ کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے جس کو Diaphragm کہتے ہیں۔ دھڑ کے اعضائے رئیسہ پسلیوں کے صندوق میں جو تعداد میں ۲۴ ہوتی ہیں بند ہیں۔

اعضائے رئیسہ دماغ، دل اور پھیپھڑے ہیں۔

دل سینہ کا سب سے کارآمد عضو ہے۔ یہ تمام جسم کو خون پہنچاتا ہے۔ اس کی شکل اُلٹے آم کی سی ہوتی ہے یہ دونوں پھیپھڑوں کے درمیان بائیں جانب واقع ہے۔ دل ایک قسم کے عضلاتِ گوشت سے بنا ہوتا ہے جو برابر سکڑتے اور پھیلتے رہتے ہیں جس کو ہم دل کی دھڑکن کہتے ہیں۔ دل کے چار خانے ہوتے ہیں جن میں دو داہنی طرف اور دو بائیں طرف واقع ہیں۔ بائیں طرف ہمیشہ صاف خون رہتا ہے جو وہاں سے نکل کر تمام جسم میں دورہ لگاتا رہتا ہے۔ اور داہنی طرف میلا ہو کر واپس آتا ہے۔ اور صفائی کے لئے پھیپھڑوں میں جاتا ہے۔ اس دورانِ خون کا مفصل ذکر ہم علیٰحدہ باب میں کریں گے۔
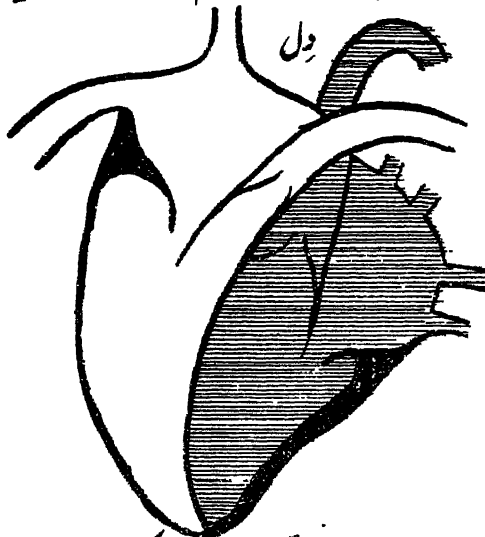
پھیپھڑے۔ یہ تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ دل کے داہنے حصّہ میں جو میلا

خون جمع ہوتا رہتا ہے وہ دو بڑی نالیوں سے دونوں پھیپھڑوں میں جاتا ہے۔ یہاں ہوا سے اس خون کی صفائی ہوتی ہے۔
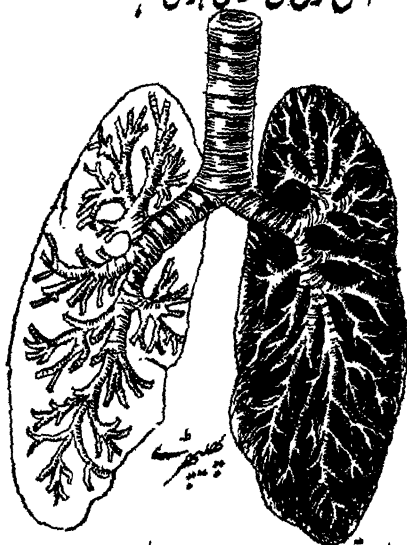
معدہ۔ یہ ایک قسم کا تھیلا ہے جس میں خوراک جمع ہوتی ہے۔ یہ تھیلا بہت سے عضلات سے بنا ہوتا ہے۔ جب غذا معدہ میں داخل ہوتی ہے تو یہ عضلات پھیلنا اور سکڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طریقے سے غذا اچھی طرح حل ہو جاتی ہے اور معدہ کی اندرونی دیواروں کی چھوٹی چھوٹی گلٹیوں سے بھی خوب مل جاتی ہے۔ معدہ کا کام مُنہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ دانت چبانے پر لعاب دہن سے خوراک خوب تر ہو جاتی ہے۔ یہ تر شدہ خوراک معدہ میں داخل ہوتی ہے اور زرد رنگ کی لیئی کی طرح بن جاتی ہے۔ جو چیز کہ معدہ میں ہضم

ہنیں ہوتی وہ معدہ کے ایک دروازہ سے ایک نالی میں جو تقریباً ۵ایا۱۲انچ کی ہوتی ہے جاتی ہے۔ یہاں پریت کی تھیلی میں سے کچھ رس اس جمع شدہ خوراک میں اور ملجاتا ہے اور ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہاں سے غذا آنتوں میں جاتی ہے۔ آنتوں کی لمبائی ہمارے جسم سے پانچ گنی زائد ہوتی ہے آنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں بڑی اور چھوٹی۔ بڑی آنت کا محیط چھوٹی سے دوگنا ہوتا ہی۔ لیکن چھوٹی آنت لمبائی میں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ آنتوں میں بھی رس ہوتا ہی جو کہ پکی ہوئی خوراک کو مائع بناویتا ہے۔ خوراک اب بالکل رقیق حالت میں ہوجاتی ہے۔ اس کا وہ حصّہ جو پرورش کے لئے ضروری ہے چھوٹی چھوٹی رگوں سے خون میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور فضلہ بڑی آنت میں داخل ہوکر باہر نکل جاتا ہے۔
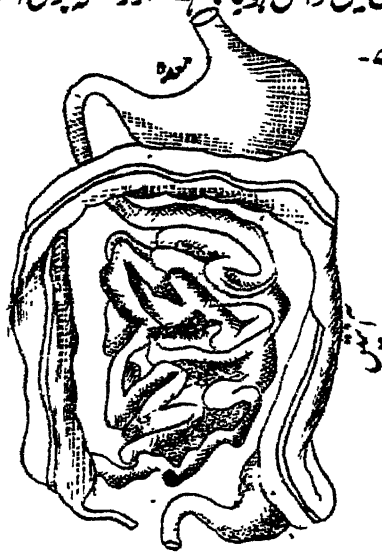
جگر- یہ پیٹ میں داہنی طرف ہے۔ غذا کا وہ حصّہ جو چھوٹی نسوں کے ذریعہ خون میں ملتا ہے وہ ایک بڑی نالی میں ہو کر جگر میں پہنچتا ہے۔ جگر اس میں سے پت اور چربی کا حصّہ علیحدہ کرتا ہے۔

گردہ- ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف بارھویں پسلی کے پاس ہوتے ہیں۔ یہ تقریباً ۴ انچ لمبے اور ۲ انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ خون میں جو کھاری و کھٹّا حصّہ ہوتا ہے گردے اُسے چھان کر الگ کر دیتے ہیں۔ جو مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے اور پیشاب کہلاتا ہے۔
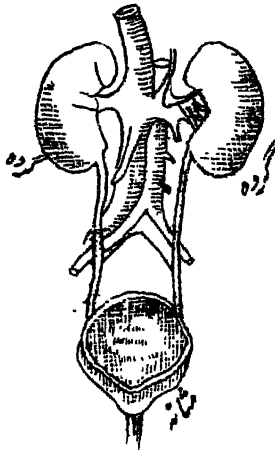
ہڈیوں کا ٹوٹنا، اُکھڑنا اور موچ آنا

ہڈیاں سخت ہوتی ہیں، مگر صدمہ یا زیادہ زور پڑنے سے جلد ٹوٹ جاتی ہیں۔ ہڈی ٹوٹنے کو انگریزی میں Fracture کہتے ہیں۔

فریکچر کی عام طور پر دو قسمیں ہیں - اوّل Simple سمپل - دوم Compound کمپونڈ - جب ہڈی ٹوٹ جاوے مگر جلد زخمی نہ ہو تو اسکو Simple Fracture سمپل فریکچر کہتے ہیں - جب ہڈی بھی ٹوٹ جاوے اور جلد بھی زخمی ہو جاوے تو اُسے Compound Fracture کمپونڈ فریکچر کہتے ہیں -

فریکچر کی ان دو قسموں کے علاوہ چار قسمیں اور ہوتی ہیں ان کی بابت آیندہ بتلایا جائے گا -

فریکچر کے اسباب فریکچر کے تین اسباب ہو سکتے ہیں - اوّل ضرب بلاواسطہ یعنی جس جگہ پر ضرب لگے وہ ہڈی ٹوٹ جاوے جیسے لاٹھی لگنے یا پہیہ گزر جانے پر واقعہ ہوتا ہے - دوم ضرب بالواسطہ - ضرب کہیں پر لگے اور اُس کے صدمہ سے کسی اور جگہ کی ہڈی ٹوٹ جاوے - جیسے ہاتھوں کے بل گرنے سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے - سوم عضلات کے اچانک شدید فعل سے - جیسے کودتے وقت چپنی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے -

فریکچر کے نشانات و علامات ۱ - درد - مریض کو اُس جگہ پر جہاں ہڈی ٹوٹی ہو درد محسوس ہوتا ہے -

۲ - عضو کا بیکار ہو جانا - عضو اپنا کام نہیں کر سکتا -

۳ - عضو کا ٹیڑھا اور بدشکل ہو جانا -

۴ - ورم - پٹھوں کے سُکڑنے سے ورم آجاتا ہے۔

۵ - غیر معمولی حرکت کا ہونا - اور اگر ٹوٹے ہوئے حصّوں کو ہلا کر دیکھا جائے تو ایک خفیف سی گھڑگھڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے - (بلا ضرورت ٹوٹے ہوئے عضو کو ہلانا نہ چاہیئے ۔تکلیف زیادہ ہوجانے کا خطرہ ہے) -

فریکچر کے علاج میں صرف کھپچیاں اور پٹیاں استعمال ہوتی ہیں - ان کی علتِ غائی یہ ہے کہ ٹوٹا ہوا عضو اپنی جگہ پر قائم رہے اور اُس میں کوئی حرکت نہ ہو سکے۔

Scout کے ڈنڈے، کسی لکڑی کے ٹکڑے، چھتری کی ڈنڈی یا لپٹے ہوئے اخبار وغیرہ سے کھپچیوں کا کام لیا جاسکتا ہے۔

علاج کے عام قاعدے فریکچر کی کسی صورت میں مریض کو جب تک کہ ٹوٹے ہوئے عضو پر کھپچیں اور پٹیاں نہ لگا دی جاویں جائے وقوعہ سے ہٹانا نہیں چاہیئے۔ صرف کمپونڈ فریکچر کی حالت میں کپڑے اتارنے چاہئیں ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ کپڑا اُتارنے کی بجائے جہاں تک ممکن ہوسکے کپڑے کو کاٹ ڈالنا چاہیئے - اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پہلے اچھے عضو پر سے کپڑا اُتارنا چاہیئے اور بعد میں مضروب حصّہ پر سے ۔ مگر کاٹ دینا انسب ہے۔

Compound کمپونڈ حالت میں سب سے اوّل زخم کا دھیان رکھنا چاہیئے - جب خون بند ہو جاوے اور زخم پر پٹی وغیرہ باندھ دی جاوے

تب دوسرا عمل پٹی کھینچی وغیرہ کا کرنا چاہیئے۔ مریض کو صدمہ کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لیئے گرم پانی رکھنا چاہیئے۔

فوری طبّی امداد First Aid کے کاموں میں مثلّث نما پٹی استعمال ہوتی ہے۔ اسکاوٹس کے گلے کا رومال اسی غرض سے مثلّث نما رکھا جاتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رنگین رومال زخم پر کبھی نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ رنگ کا زہر زخم میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہ تکونیہ پٹی تین طریقہ پر استعمال ہوتی ہے۔ اوّل کھلی پٹی۔ دوم چوڑی پٹی۔ سوم تپلی تنگ پٹی۔
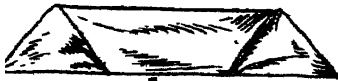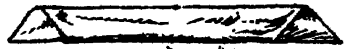
پوری وسعت میں پھیلی ہوئی کھلی پٹی کہلاتی ہے۔ چوڑی پٹی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پٹی کو پھیلا کر نوک کو اس کے نیچے کے کنارے کے وسط میں لا دیں اور اس کو دُہری کر لیں۔ ایک دفعہ اور موڑنے سے تنگ پٹی بن جاوے گی۔

پٹیوں کے سرے پر ہمیشہ ریف ناٹ دیجاتی ہے۔

خاص خاص ہڈیوں کے فریکچر اور ان کا علاج

(۱) کھوپڑی کا فریکچر — کھوپری کی ضرب میں عموماً مریض بے ہوش ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ تالو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ناک، کان یا منہ سے اگر خون جاری ہو تو سمجھ لیا جائے کہ اس کی کھوپڑی پھٹ گئی ہے۔

علاج۔ ڈاکٹر کے آنے تک مریض کو بالکل چپ چاپ لٹائے رکھو۔ صدمے کے اثر کو زائل کرنے کے لیئے مریض کو گرم رکھو۔ تالو پر برف رکھو۔ برف نہ ملے تو ٹھنڈے پانی کی گدی رکھو۔

(۲) جبڑے کا فریکچر — **علامات۔** دانتوں کی بے ربطگی۔ مسوڑوں سے سیلانِ خون۔

علاج۔ ہتھیلی مریض کی ٹھوڑی پر رکھ کر نیچے کے جبڑے کو اوپر کے جبڑے کے ساتھ دباؤ۔ ایک تنگ پٹی کے وسطی حصہ کو ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر دونوں سرے لیجاؤ اور کان کے نیچے دونوں سروں کو ایک دوسرے پر گزار کر لمبے سرے کو دوبارہ ٹھوڑی پر سے گزار کر دوسرے سرے کے ساتھ باندھ دو۔

(۳) ہنسلی کی ہڈی کا فریکچر

یہ ہڈی معمولی صدمہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ گھوڑے یا سائیکل پر سے ہاتھوں کے بل گرنے سے اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ فٹ بال اور ہاکی میں تو آئے دن یہ حادثہ پیش آتا ہے۔

علامات۔ ہڈی کے ٹوٹتے ہی بازو بیکار ہو جاتا ہے۔ اس طرف کا کاندھا جھک جاتا ہے۔ اور مریض دوسرے ہاتھ سے کہنی کو سہارے رہتا ہے۔

علاج۔ بغل میں ایک گدی دے کر کندھے کو اصلی حالت پر لانا چاہیے ایک درمیانی پٹی کا وسطی حصہ کہنی پر رکھو اور ایک سرے کو کہنی کے نیچے گزار کر دوسرے سرے کے اوپر سے لیجا کر دوبارہ نیچے لیجاؤ اور سینہ کے دوسری جانب مضبوطی سے باندھ دو۔

بازو کی ہڈی کا فریکچر

بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ سکتی ہے۔
(۱) کندھے کے نزدیک (۲) درمیان میں (۳) کہنی کے نزدیک۔

کندھے کے نزدیک سے فریکچر کے لیئے ایک چوڑی پٹی لو اور اسکے درمیانی حصہ کو مضروب بازو کے اوپر والے حصہ پر رکھو اور اس کے سروں کو تندرست جانب کی بغل میں کراس کرکے دوسرے کندھے پر باندھ دو۔

بازو کو آرام دینے کی غرض سے چھوٹی گل پٹی لگاؤ۔

گل پٹی مثلث نما رومال سے دو قسم کی بنائی جاتی ہے۔

(۱) تنگ گل پٹی (۲) پوری گل پٹی

پوری گل پٹی کے لیئے کھلی ہوئی پٹی کا ایک سرا تندرست جانب کے کندھے پر رکھو۔ (نوک پٹی کی مضروب شدہ کہنی کے نیچے ہو)۔ بازو کو سینہ پر موڑ دو اور پٹی کے نیچے کے سرے کو مضروب شدہ جانب کے کندھے پر لیجاؤ اور دوسرے سرے سے گرہ دو۔ نوک کو کہنی پر موڑ کر پن لگا دو۔

تنگ گل پٹی کے لیئے۔ چوڑی پٹی لو اور بازو کو وسط میں لیکر گردن کے نیچے دونوں سروں کو گرہ دو۔ بازو کے درمیانی حصہ ٹوٹ جانے پر کلائی کو خم دیکے بازو سے زاویۂ قائمہ بناؤ۔

چار کھپنچ (اسپلنٹس) لیکر ایک بازو کے اندر کی جانب دوسری بازو کے باہر۔ بقیہ دو بازو کے اوپر اور نیچے رکھو۔ (اگر چار نہ ہوں تو دو سے بھی کام چل سکتا ہے)۔ اور دو تنگ پٹیوں سے Splints کس دو اور ہاتھ کو آرام دینے کے لیے چھوٹی گل پٹی لگا دو۔

کھپنچوں کے نیچے روئی یا کپڑے کی ایک تہ لگا دو تا کہ وہ چبھیں نہیں۔
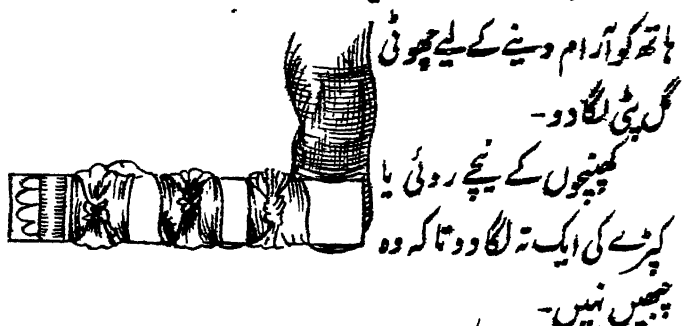
بازو کا فریکچر کہنی کے نزدیک سے کہنی کے نزدیک جب ہڈی ٹوٹتی ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے اسکے فریکچر کے لیئے اگر حادثہ نزدیک ہوا ہو تو فوراً ڈاکٹر کو بلاؤ۔ اور اس کے آنے تک

بازو کو تکیہ پر رکھ دو اور ٹھنڈے پانی کے ٹکڑے دو یا برف رکھ دو۔

اگر ڈاکٹر کا آنا کچھ دیر طلب ہو تو دو کھپنچی لو اور اُن کو بہ شکل حرف L، یا زاویہ قائمہ جوڑ دو اور بازو کو اُس کھپنچی پر رکھ کر پٹیوں سے باندھ دو۔ اور عضو کو آرام دینے کی غرض سے بڑی گل پٹی کو باندھو۔ جب مریض گھر پہنچے تو اسپلنٹ ہٹا دو اور برف یا ٹھنڈے پانی سے مضروب حصّہ پر ٹکور دو۔

اگلے بازو کی ہڈیوں کا ذیکچہ

اگلے بازو میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں ایک باہر کی طرف دوسری اندر کی طرف۔ باہر والی ہڈی انگوٹھے کی جانب کہنی سے کلائی تک ہوتی ہے اور اندر والی کہنی کے اندر کی طرف کلائی تک جاتی ہے ان دونوں ہڈیوں کے درمیان کچھ فاصلہ رہتا ہے۔ باہر والی ہڈی اندر والی ہڈی کے گرد گھوم سکتی ہے۔ ہتھیلی چیت یا پٹ ہونے کی حالت میں یہ ہڈیاں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں مگر انگوٹھے کو اوپر کی جانب رکھنے میں علیحدہ رہتی ہیں۔ اس لیئے علاج کرتے وقت اس بات کا خیال ضروری ہے۔
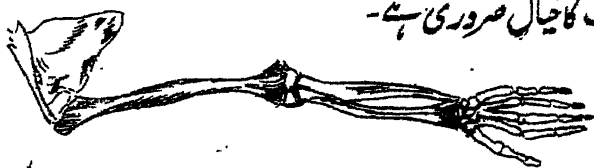
علاج۔ دونوں ہڈیوں یا ایک ہڈی کے ٹوٹنے کی حالت میں کہنی کو خم دے کر زاویہ قائمہ بناؤ۔ ہاتھ کو ایسا رکھو کہ ہتھیلی سینہ کی جانب اور انگوٹھا اوپر

کی طرف ہے۔ دو اسپلنٹس جو بازو سے قدرے چوڑی ہوں اوپر نیچے لگا دو۔
ایک اسپلنٹ نیچے کہنی سے انگلیوں کے سرے تک دوسری اوپر کی جانب
کہنی کے باہر سے ہاتھ کی پُشت تک لمبی ہونی چاہیئے۔
اسپلنٹس کو تین تنگ پٹیوں سے باندھو۔ ایک پٹی کہنی کے قریب دوسری
ہاتھ کی انگلیوں پر تیسری جائے فریکچر پر۔
بازو کو آرام دینے کے لیئے ایک
بڑی گل پٹی لگاؤ۔

جانگ (ران) کی ہڈی کا فریکچر

یہ لمبی اور گول ہڈی نلی کے مانند ہوتی ہے۔ اس کے اوپر کا سرا مثل بیلن کے
کولھے کے گڑھے میں گھومتا ہے۔ یہ ہڈی جسم کی تمام ہڈیوں سے بڑی ہوتی ہے
یہ ہڈی اپنی گردن کے قریب یا اپنی لمبائی کے کسی حصہ میں ٹوٹ سکتی ہے۔

ران کی ہڈی

علاماتِ فریکچر۔ ایڑی زمین سے نہیں اُٹھ سکتی۔ پاؤں عموماً بیرونی جانب کو مُڑ جاتا ہے۔

علاج۔ مضروب پیر کو آہستہ کھینچکر تندرست پیر کی سیدھ میں لے آؤ۔ جب پیر اصلی صورت پر آجاوے تو کسی دوسرے آدمی سے اُسی حالت میں مضبوطی سے جب تک کہ اسپلنٹس نہ لگ جاویں پکڑنے کے لیئے کہو۔ اگر کوئی دوسرا مدد کے لیئے نہ ہو تو دونوں پیروں کو گھٹنے کے قریب باندھ دو۔ ایک لاٹھی یا لکڑی کا ٹکڑا مضروب عضو کے بیرونی جانب لگاؤ۔ (لاٹھی بغل سے ایڑی تک لانبی ہونی چاہیئے)۔

دوسری اسپلنٹ جو رانوں کی جائے ملاپ سے ٹخنے تک پہنچ سکے ران کی اندر کی طرف لگاؤ۔ اور دونوں اسپلنٹس کو بذریعہ دو چوڑی پٹی اور پانچ پتلی پٹیوں کے بطریق ذیل قایم کر دو۔ پہلی چوڑی پٹی بغل کے نیچے اور سینہ کے اردگرد۔ دوسری چوڑی پٹی پیڑو کے اِردگرد۔ تیسری اور چوتھی پتلی پٹیاں

جائے فریکچر کے اوپر اور نیچے - صرف ایک ران کے چاروں طرف - پانچویں پٹی دونوں گھٹنوں کے چاروں طرف چھٹی پنڈلی پر - ساتویں سے دونوں پیر مضبوطی سے باندھ دو -

نوٹ - عورت کا علاج کرتے وقت ران اور ٹانگ کی پٹیاں ہر دو پاؤں کے گرد کپڑوں کے اوپر لپیٹ دینی چاہئیں تاکہ بے پردگی نہ ہو -

چپنی ہڈی کا فریکچر

یہ ہڈی ران اور پنڈلی کی ہڈی کے جوڑ پر مثلث نما ہوتی ہے - یہ اکثر فٹ بال کھیلتے وقت ٹوٹ جایا کرتی ہے

علاج - مریض کو گاؤ تکیہ کے سہارے بٹھا دو تاکہ ران کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاویں - ایڑی کو تندرست جانب کے پاؤں کے اوپر یا کسی دیگر اونچی چیز پر رکھو - سہارے کے لیئے ٹانگ کو کسی تختے پر رکھو - ایک پٹی کا درمیانی حصہ گھٹنے کے اوپر رکھو اور دونوں سروں کو نیچے لیجا کر گھٹنے کے اوپر باندھ دو - دوسری

پٹی اُس کے مخالف گھٹنے کے نیچے حصّہ پر رکھو اور دونوں پیروں کو نیچے لیجاکر گھٹنے کے اوپر کے حصّہ پر باندھ دو۔ اسپلنٹ قائم کرنے کے لیئے ایک پٹی ران پر اور دوسری پاؤں پر باندھ دو۔ گھٹنے پر برف یا ٹھنڈا پانی رکھو۔

پنڈلی کی ہڈیوں کا فریکچر

مثل اگلے بازو کی ہڈیوں کے پنڈلی میں بھی دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔

شکستہ پنڈلی کو اصلی صورت پر لاکر دونوں طرف اسپلنٹس لگاؤ۔ اور اسپلنٹس کو پانچ پٹیوں سے قائم کرو۔ ایک پٹی جائے فریکچر کے اوپر دوسری جائے فریکچر کے نیچے۔ ایک دونوں گھٹنوں کے چاروں طرف ایک دونوں پیروں پر اور ایک گھٹنوں سے کسی قدر اوپر۔

پنڈلی اور پیر کی ہڈیاں

پاؤں کا فریکچر

علاج - بوٹ اگر پہنے ہو تو پچھلی سلائی کاٹ دو۔ لکڑی کا ٹکڑا روئی سے منڈھا ہوا پیر کے نیچے رکھو۔ اور پٹی بہ شکل حرف ایس (S) باندھ دو۔

پسلیوں کا فریکچر

پسلیاں۔ سینہ کے ہر دو جانب بارہ ہوتی ہیں۔ اوپر کی سات پسلیاں سامنے کی جانب براہِ راست سینہ کی ہڈی سے ملحق ہیں اور پیچھے ریڑھ کی ہڈی سے۔ اس کے بعد تین جوڑ سینہ کی خنجر نما ہڈی کے ملنے سے پیشتر آپس میں مل جاتے ہیں باقی دو جوڑ پسلیوں کے سینہ کی ہڈی کے ساتھ نہیں ملتے۔

پسلیوں کا فریکچر صرف بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طرح سے وقوع میں آتا ہے۔ ضرب کی صورت میں پسلیاں ٹوٹ کر دیگر اندرونی اعضاء کو بھی تکلیف پہنچاتی ہیں۔ عموماً پانچویں سے آٹھویں پسلی تک کا فریکچر ہوا کرتا ہے۔

علامات۔ کھانسنے یا سانس لینے میں سخت درد ہوتا ہے۔ جائے درد پر ہاتھ رکھنے سے گڑ گڑاہٹ بھی معلوم ہوتی ہے۔

علاج- درد کی جگہ سے ذرا اوپر پٹّی کا وسطی حصّہ رکھو اور دونوں سروں کو سینہ کے دوسری طرف باندھ دو- دوسری پٹی اِسی طریقہ پر چوٹ کے نیچے باندھو-

مضروب جانب کے ہاتھ کو گل پٹی میں ڈال دو- اگر ضرب بلا واسطہ سے پسلی کے ٹوٹے ہوئے سرے اندر گھس گئے ہوں تو پٹی نہ باندھیں مضروب کو دوسری کروٹ سے لٹا دیں-

اگر پسلی کے ٹوٹنے سے کوئی اندرونی شکایت پیدا ہو گئی ہو تو (۱) کپڑوں کو ڈھیلا کر دو- (۲) مریض کو پیٹھ کے بل زخمی جانب لٹا دو- (۳) برف چوسنے کو دو اور جائے درد پر بھی رکھو- مریض کو کوئی مُنَشّی چیز مت دو-

جوڑوں کا اُتر جانا موچ وغیرہ

Dislocation

بدن میں جوڑ دو قسم کے ہوتے ہیں-

(۱) Ball and Socket

یا قفلی دار اس قسم کے جوڑ ایک ہڈی کے جوف میں دوسری ہڈی کا گول سر سہولیت سے گھوم سکتا ہے۔ جیسے کولھے اور کندھے کے جوڑ (۲) Hinged یا قبضہ دار جیسے کہنی اور گھٹنے کے جوڑ۔ جب کسی صدمہ سے کسی جوڑ کے پٹھے جائیں اور ہڈیاں اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اس کو جوڑ کا اُتر جانا کہتے ہیں۔

Ball and Socket کے جوڑ اکثر اُتر جاتے ہیں۔

جوڑ کے اُتر جانے کے **علامات**۔ جوڑ کی شکل میں فرق آجاتا ہے اور سوجھ جاتا ہے۔ حرکت جوڑ کی موقوف ہو جاتی ہے۔ عضو کی لمبائی میں کچھ فرق آجاتا ہے اور جوڑ پر سخت درد ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر حادثہ گھر سے باہر واقع ہوا ہو تو عضو کو ایسی حالت میں رکھ
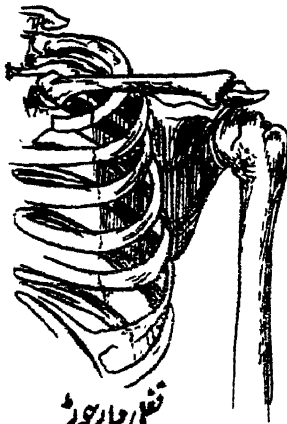
قفلی دار جوڑ

قبضہ دار جوڑ

جس میں مریض کو آرام ملے۔ ڈاکٹر کو بُلا بھیجو۔ مریض کے کپڑے اُتار دو۔
عضو کو تکیہ پر رکھ کر برف رکھو۔ اگر برف سے کچھ فائدہ نہ ہو تو عضو کو سینکو۔

موچ
Sprain

جب صرف پٹھے پھٹ جاویں اور جوڑ علیحدہ نہ ہوں تو اس کو موچ یا Sprain کہتے ہیں۔

علامات۔ درد۔ سوجن یا بدرنگی۔ حرکت کا موقوف ہو جانا۔

علاج۔ عضو کو آرام کی حالت میں رکھو۔ برف یا ٹھنڈے پانی کی گدی رکھو اگر اس سے آرام نہ ہو تو عضو کو سینکو۔ پیر کی موچ کے لیئے جوتہ کے فیتے کاٹ دو۔ اور پچھلی سیون اُدھیڑ دو۔ اگر ایسا کرنے میں تکلیف ہو تو جوتہ سمیت پانی میں رکھ دو۔

دل اور دورانِ خون

دل ایک مخروطی شکل کا بند جھلی میں لپٹا ہوا لحم ہے جس کے ذریعہ سے خون کا دورہ ہوتا ہے۔ اس کے دائیں بائیں دونوں جانب دو دو خانے ہوتے ہیں اوپر کے دو خانوں کو داہنا اور بایاں آریکل Aurical یا اُذن اور نیچے کے دو خانوں کو وینٹریکل Ventrical یا بطن کہتے ہیں۔

آریکل سے وینٹریکل جانے کے لیئے ڈھکن دار سوراخ ہوتے ہیں۔

دورانِ خون

بائیں وینٹریکل کے خانہ سے خون ایک بڑی نالی یا شریان کے ذریعہ پمپ کیا جاتا ہے۔ یہ شریانیں آگے چل کر
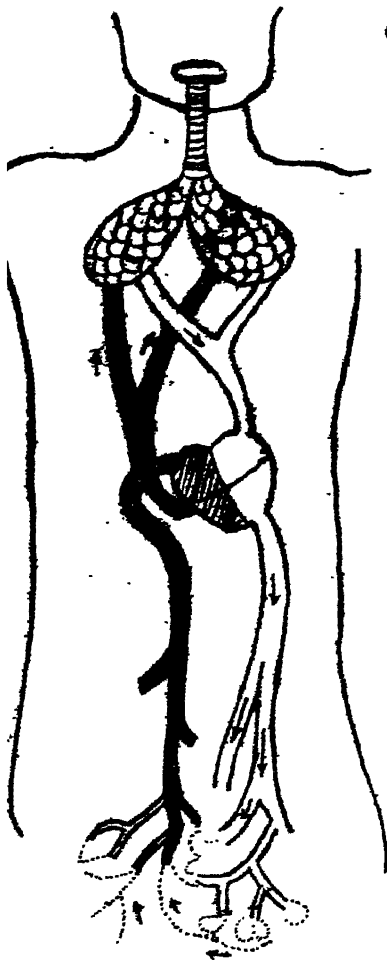
بہت سے حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں
خون ان شریانوں میں ہوتا
ہوا بال جیسی باریک عروق یا
Capallaries میں
چلا جاتا ہے اور وہاں سے وریدوں
یا veins میں ہوتا
ہوا دل کے داہنے آریکل میں
داخل ہوتا ہے اور بذریعہ ڈھکن
دار سوراخ کے دائیں وینٹرکل
میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے
صفا ہونے کے لیئے پھیپھڑوں میں
جاتا ہے اور مصفیٰ خون پھیپھڑوں
سے بائیں آریکل میں آتا ہے اور
بائیں آریکل سے بائیں وینٹرکل میں
اس طریقے سے خون کا پورا دورہ
ہوتا ہے۔ ذیل کی شکل سے دوران
خون کی حقیقت سمجھ میں آجائے گی۔

(شکل سمجھانے کی غرض سے تصویر کسی قدر معمول کے خلاف بنائی گئی ہے۔)
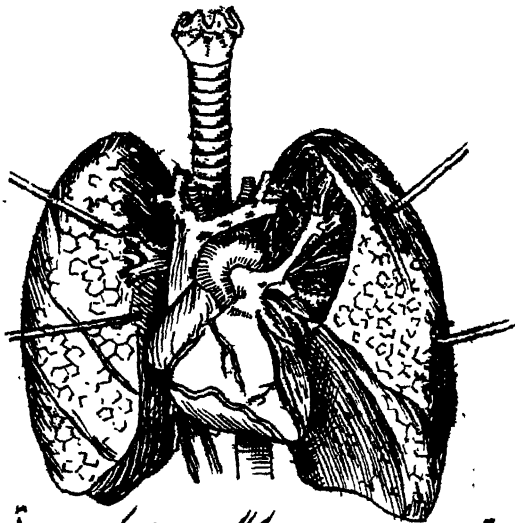
شریانیں لچکدار نالیاں ہوتی ہیں جب خون ان میں ہو کر گزرتا ہے تو یہ کسی قدر پھیلتی ہیں اور یہ حرکتِ نبض کہلاتی ہے بڑی شریانوں سے خون چھوٹی شریانوں میں بہتا ہے اور وہاں سے بہت ہی باریک عروق میں ہو کر گزرتا ہے ۔ اِن عروق کو Capallaries کہتے ہیں ۔ Capallaries سے خون جس میں آکسیجن Oxygen نہیں ہوتی وریدوں میں چلا جاتا ہے ۔ جن کو veins کہتے ہیں ۔

شریانیں اور عروق اچھے خون کی نالیاں ہیں اور ورید خراب خون کی ۔ صفائی کے لئے پھیپھڑوں میں لیجانے والی ہیں ۔

شریانوں کا راستہ سب سے بڑی شریان قلب کے بائیں وینٹریکل سے شروع

ہوتی ہے اور خم کھا کر پیچھے ریڑھ کے ساتھ جاتی ہے اس کی شاخیں تمام جسم کو خون پہونچاتی ہیں۔ بڑی شریان مثل ایک نہر کے ہے۔ جس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ملک کو سیراب کرتی ہیں۔ ان شاخوں کے مختلف نام ہیں۔ جن کا جاننا ضروری نہیں۔

سیلانِ خون انسان کی زندگی کا دارومدار دورانِ خون پر جس طرح لیمپ کی پیندی میں اگر سوراخ کر دیا جائے تو تیل بہہ جائے پر لیمپ گل ہو جاوے گا۔ اسی طرح انسان کے جسم کا خون اگر کسی طرح بہہ جائے تو اس کی زندگی کا ٹمٹماتا ہوا چراغ ہمیشہ کے لیئے گل ہو جائے گا۔ غرض دورانِ خون ہی زندگی کا نام ہے۔ اس لیئے اِسکاؤٹ کا یہ فرض اولین ہے کہ اگر اس کے مریض کے کہیں خون نکلتا معلوم ہو تو اُس کے روکنے کی تدابیر کرے اور خون کے رُک جانے پر دوسرے عمل کا رُخ کرے۔

سیلانِ خون کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) سیلانِ خون شریانی (۲) وریدی (۳) باریک عروق سے۔

شریانی خون چمکیلے سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شریان زخمی ہو جائے تو خون مثل فوارے کے دل کی حرکات کے مطابق نکلتا ہے۔

وریدی خون گہرے ارغوانی یا جامن کے رنگ کا ہوتا ہے اور زخم سے لگاتار دھار باندھ کر نکلتا ہے۔

باریک عروق کا خون بھی سُرخ چمکیلے رنگ کا ہوتا ہے لیکن مثل پسینہ کے
آہستہ آہستہ بہتا ہے۔

اِن سب میں شریانی خون کا نکلنا نہایت خطرناک ہے کیونکہ ذراسی غفلت
سے مریض کا سارا خون نکل جاتا ہے اور وہ راہیِ مُلکِ بقا ہو جاتا ہے۔

خون کے بند کرنے کے تین طریقے عام ہیں ۔

(۱)۔ وضع قیام ۔ مریض کو لٹانا یا بٹھانا ۔ جس حصہ سے خون نکلتا ہو اُسے
اونچا کرنا چاہیئے کیونکہ خون اوپر مشکل سے چڑھ سکتا ہے۔

(۲) ٹھنڈک پہنچانا ۔ پانی یا برف زخم پر رکھنے سے مجروح عروق کے سرے
سکڑ جاتے ہیں اور خون کا بہاؤ رک جاتا ہے۔

(۳)۔ دباؤ ۔ مجروح عروق یا شریان کو دبانے سے بھی سیلانِ خون بند ہو جاتا
ہے۔ دباؤ ڈالنے کے چار طریقے ہیں:

(ا) اُنگلی یا انگوٹھے سے ۔ (ب) گدّی اور پٹی سے ۔ (ج) جوڑوں کو زور
سے موڑنے سے۔ (س) یا دیگر آلات کی مدد سے مثلاً Tourniquet

سیلانِ خون کی تمام صورتوں میں انگوٹھا اور اُنگلی سے دباؤ ڈالنا سب سے
افضل ہے۔ کٹے ہوئے حصہ پر اُنگلی یا انگوٹھے سے دباؤ ڈالو تو خون بند ہو جاویگا۔
اگر زخم کے اوپر ہی دباؤ ڈالنا ناممکن ہو تو جس نالی سے خون بہ رہا ہو اُس کو کسی
ایسے مقام پر جہاں وہ ہڈی پر ہو انگوٹھے سے دبانا چاہیئے۔ سیلانِ خونِ شریانی

میں زخم سے اوپر دل کی جانب دباؤ ڈالنا چاہیئے۔ اور ورید کے کٹ جانے پر زخم کے نیچے دبانا چاہیئے۔ اگر خون اس طریقہ پر بند نہ ہو سکے اور ہاتھ کا دباؤ کافی نہ ہو تو Tourniquet استعمال کرنا چاہیئے۔

ٹورنی کیٹ کا استعمال

ایک پتھر یا لکڑی کے سخت ٹکڑے کو ایک کپڑے میں لپیٹو اور اُس کو کٹی ہوئی شریان کے اوپر اور ورید کے نیچے رکھو اور اوپر ایک رومال ڈھیلا باندھ دو۔ اس رومال کے بیچ میں ایک لکڑی یا پنسل لگا کر اُس کو کئی بار اینٹھو اس طرح سے لکڑی کا ٹکڑا نہایت زور سے شریان کو داب لے گا اور خون بند ہو جائے گا۔

بہت سے آدمیوں کے پیروں میں بل کھاتی ہوئی گانٹھ دار رگیں ہوتی ہیں
اُن کو انگریزی میں Varicose veins ویری کوس کہتے
ہیں اگر ان سے خون جاری ہو جائے تو زخم کے اوپر اور نیچے دونوں جانب پاؤ
ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ خون کے بند ہونے پر زخم کو دبورک لنٹ
Boric Lint یا کوئی اور دافع جراثیم سلوشن سے دھونا چاہیے
اور زخم پر لنٹ بھگو کر اور نچوڑ کر رکھنا چاہیئے اور اس پر ایک جھنا کپڑا اور
Cotton Wool کا ٹکڑا رکھ کر پٹی باندھ دینا چاہیئے۔ تا کہ لنٹ خشک ہو کر
زخم سے ترچمٹ جاوے۔ جب پٹی اُتارنی منظور ہو تو جلدی نہیں کرنی چاہیے مبادا
ایسا کرنے سے خون پھر جاری ہو جاوے۔ بلکہ لنٹ کو نیم گرم پانی سے تر کر کے
اُتارنا چاہیئے۔

اندرونی جریانِ خون صدمہ سے جسم کے اندر خون پھیپھڑوں یا معدہ سے جاری
ہو جاتا ہے اگر پھیپھڑوں سے خون جاری ہو جاوے
تو خون سُرخ رنگ کا جھاگ دار ہوتا ہے۔ اور اگر معدہ سے جاری ہو جاوے تو
خون کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اور اس میں کھانے کا جزو بھی شامل ہوتا ہے۔
جب کسی صدمہ سے خون اندر جاری ہو جاتا ہے تو مریض پر غشی طاری ہوتی ہے
اور سر چکرانے لگتا ہے۔ سانس دقت سے آتا ہے۔ نبض کمزور اور ہونٹوں کا رنگ
پھورا خاکستری ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا پسینا آتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ مریض

جماہیاں اور سسکیاں لیتا ہے ایسی صورت میں ڈاکٹر کو فوراً بلاؤ۔ ڈاکٹر کے آنے تک مریض کو ایک کروٹ لٹائے رکھو۔ اگر مریض کپڑے تنگ پہنے ہوئے ہو تو اُن کو ڈھیلا کر دو زیادہ ہوا آنے دو۔ پیروں کو گرم رکھو۔ برف چوسنے کو دو۔ مریض کو قے لانے والی دوا نہ دو۔

نکسیر کا جاری ہونا مریض کو کھلی ہوا میں رکھو۔ اس کے سر کو ذرا پیچھے کی جانب جھکا دو۔ ہاتھوں کو سر کے اوپر کی طرف اُٹھا کر اپنے کسی ساتھی کو دیدو سینہ اور گردن کے کسے ہوئے کپڑوں کو ڈھیلا کر دو۔ برف کا ٹکڑا یا ٹھنڈے پانی سے تر کپڑا ناک پر اور گردن کے پیچھے رکھو۔ سر پر پانی ڈالو۔ مریض سے منہ سے سانس لینے کو کہو۔ پیروں کو گرم پانی میں رکھو اوپر کے ہونٹ اور مسوڑوں میں لپٹا ہوا کا غدو بانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے اگر ان تمام پر بھی خون بند نہ ہو تو نتھنوں میں روئی لگا کر اسی حالت میں جب تک خون بند نہ ہو جاوے رکھو۔

زخم جب کسی صدمہ سے جسم کی جلد پھٹ جاوے اُس کو زخم کہتے ہیں۔ زخم کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) انسائزڈ	Incised	(۲) لسیریٹڈ	Lacerated
(۳) کن ٹیوزڈ	Contused	(۴) گن شاٹ	Gun shot
(۵) پنکچرڈ	Punctured		

کسی قسم کے زخم میں اگر کیڑے داخل ہو جاویں تو وہ Poisoned
پائزنڈ زخم کہلاتا ہے۔

زخموں کا عام علاج | زخم کو غلیظ ہاتھوں سے نہ چھونا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو زخمی حصہ کو بذریعہ اسپلنٹ وغیرہ کے آرام سے رکھنا چاہیئے
اگر صدمہ یا غشی کا ظاہرا اثر معلوم ہو تو اُس کو دور کرنا چاہیئے۔

Incised وہ زخم ہے جو کسی دھاردار آلہ سے لگا یا گیا ہو۔

علاج۔ جریانِ خون بند کرکے کوئی کاغذ کا صاف ٹکڑا لگا دو۔ جب جلد پھٹ جاوے اور اُس کے نیچے کا حصہ مشین یا کسی اور وجہ سے چیتھڑے چیتھڑے ہو جائے تو اُس کو I acerated زخم کہتے ہیں۔

علاج۔ صدمہ کے اثر کو دور کرو۔ زخم پر صاف کپڑا لپیٹ دو۔ جریانِ خون کو بند کر دو

لاٹھی وغیرہ کی چوٹ کے زخم کو Contused کہتے ہیں۔

علاج۔ وہی جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے

جب کسی نوکدار آلہ مثلاً پن۔ سوئی۔ سنگین۔ تیر وغیرہ سے زخم پیدا ہو اور اُس صدمہ سے کسی حصہ کی کھال اُڑ جاوے تو اُس کو Punctured زخم کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی حالت میں اگر گہرا نہ ہو تو خون کم جاری ہوتا ہے۔ مگر صدمہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

علاج - خون بند کر کے زخم پر صاف پٹی باندھ دو۔

Gun shot بندوق کے چھرہ لگے ہوئے زخم کو اگر صاف نہ رکھا جائے تو مواد پیدا ہو جاتا ہے اور زخم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ اگر زخم میں سوزش ہو تو اُس کو بورک لنٹ Bor ic Lint گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر سینکو۔

Poisoned حالت میں زخم کو کاربولک لوشن، کاربولک ایسڈ ایک حصہ پانی ۴۰ حصہ سے دھونا چاہیئے۔

نیش دار اور دیوانہ جانوروں کا کاٹنا اور ڈنک مارنا

شہد کی مکھیوں، بھڑوں وغیرہ کے ڈنک سے اکثر شدید علامات ظہور میں آتی ہیں اور اکثر اموات بھی واقع ہو جایا کرتی ہیں مریض پر غشی یا صدمہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی قے ہوتی ہے اور بدن سوج جاتا ہے اکثر ہذیان ہو جاتا ہے۔

شہد کی مکھیوں کے ڈنک جلد پر رہ جاتے ہیں اس کو چابی سے دبا کر نکال دینا چاہیئے اور زخم کو کمزور امونیا Ammonia سلوشن سے دھونا چاہیئے۔ مریض کو آرام کرنے کی تلقین کرنا چاہیئے۔ اور صدمہ کے اثر کم دور کرنے کے لیئے مقوی غذا دینی چاہیئے۔

مار گزیدہ کا علاج ہندوستان میں اکثر اموات سانپ کے کاٹنے سے

...تی ہیں۔ اس کے کاٹنے کا خاطر خواہ علاج ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ ولایت
...ر دیگر ممالک میں اس کی کوشش ہو رہی ہے۔ بہترین علاج کاٹ دینا اور
...اغ دینا ہے۔ سب سے پیشتر زخم سے کچھ اوپر دل کی جانب بند باندھ دینا چاہیئے
کہ زہر جسم میں سرایت نہ کر جاوے۔ دل کی تقویت کے لیئے تقویات دینے
ہیئں۔ زخمی حصہ کو گرم پانی میں رکھنا چاہیئے تاکہ خون برابر نکلتا رہے۔ کاٹی
...ی جگہ پر شگاف دیکر پرمنگنیٹ پوٹاس مل دینا چاہیئے۔ اگر مریض بیہوش
...ہو جاوے تو محرکات دینے چاہیئں۔

...یوانہ کتے کا کاٹنا | جو کتا کاٹ کھائے اُس کو کسی حالت میں مارنا نہ چاہیئے بلکہ ایک مہینہ تک اس کو رکھنا چاہیئے اگر کتا بغیر کسی ظاہری
...سبب کے مرجاوے تو اُس کو دیوانہ سمجھنا چاہیئے۔

زخم کے اِرد گرد بند باندھ دو۔ زخم کو گرم پانی میں رکھو۔ اگر کتا دیوانہ ہو
...قریب کے شفاخانہ سگ گزیدگان مثلاً کسولی بھیجدو۔

گورنمنٹ کسولی تک پہنچنے اور خوراک اور رہایش کا انتظام کرتی ہے۔
...ریب کے ہسپتال یا مجسٹریٹ سے اس قسم کی درخواست کرنا چاہیئے۔

...لنا، جھلسنا، گھلنا وغیرہ | انسان آگ سے، گرم دھاتوں سے یا کھولتے ہوئے پانی، تیل یا چاشنی سے جل سکتا ہے۔

جلے ہوئے حصہ کو فوراً ہوا سے بچانے کے لیئے صاف کاغذ۔ روئی یا اُون

یا آٹے سے ڈھک دینا چاہیئے جب تک جلے ہوئے زخم کے لئے مرہم یا کوئی تیل وغیرہ تیار ہو تب تک اس میں ہوا نہ لگنی چاہیئے۔ ڈاکٹر کی آمد سے قبل صدمہ کو رفع کرنے کے لیئے مریض کو گرم رکھنا چاہیئے گرم دودھ یا شوربہ دینا چاہیئے اگر آبلے پڑ گئے ہوں تو انھیں چھیڑنا نہیں چاہیے۔ بلکہ چھوٹا سا کپڑے کا ایک ٹکڑا زیتون کے تیل میں تر کرکے زخم کے اوپر رکھ دو۔

نصف چونے کا پانی اور نصف السی کا تیل ملا کر زخموں پر لگانا اچھا ہے۔ اگر جلی ہوئی جگہ پر کپڑا چمٹ جاوے تو اُس کے چھڑانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اُس جگہ کے چاروں طرف کپڑا کاٹ دینا چاہیئے اسی طریقہ سے اگر پیر جل جائے تو جوتہ اُتارنا نہیں چاہیئے بلکہ بند کھول کر اُس کے نیچے کے ٹانکے توڑ دینے چاہئیں۔ آگ کے لیئے تازہ ہوا کی از حد ضرورت ہے۔ بلا ہوا کے آگ نہیں جل سکتی اگر پوشاک میں کسی شخص کے آگ لگ رہی ہو تو اوّل کام یہ ہے کہ اُس شخص کو زمین پر اوندھے مُنہ لٹادو تاکہ شعلے اوپر کی جانب رہیں اور دوسرے اُس پر کوئی کمبل یا دری وغیرہ ڈال کر چاروں طرف سے ہوا بند کردو اس طریقہ پر آگ فوراً گل ہو جائے گی۔ مگر مُنہ کُھلا رہے تاکہ دم نہ گھٹ جائے۔

کچل جانا کچلنے میں جلد کے چھوٹے چھوٹے عروق پھٹ جاتے ہیں۔ عضو حصہ پہلے تو چوٹ کے لگنے سے سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور کچھ دیر بعد ارغوانی رنگ کا۔ اور بعد میں سیاہ اور پھر رفتہ رفتہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے

کھجلنے کے لیئے اچھی دوا لیڈ لوشن اور Tinc. Arnica ہے
ٹھنڈے پانی کی گدی بھی اچھی چیز ہے۔ انگلستان میں کچا گوشت کچل جانے اور
نیل پڑ جانے کے لیئے اکسیر مانا گیا ہے۔

صدمہ کا اثر غشی وغیرہ یہ حالت جسم کی عام کمزوری کے باعث مجمع میں غیر معمولی گرمی کی وجہ سے یا کوئی غیر مانوس حادثہ دیکھنے سے یا فوری صدمات کے باعث ہو جاتی ہے۔

علامات۔ مریض کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں
چیس دار پسینہ آنے لگتا ہے۔ نبض کمزور اور سانس جلد جلد آنے لگتا ہی۔

علاج۔ مریض کو چت لٹا دو اور اُس کے پیر، سر سے کسی قدر اونچے
کر دو۔ جس سے خون کا دوران سر کی جانب ہو جاوے۔ پینے کو گرم چیزیں دو۔

کان میں کسی چیز کا پڑ جانا اگر کان میں کوئی کیڑا گھس جاوے تو زیتون کا تیل ڈالنا چاہیئے۔ کیڑا آسانی سے باہر نکل آئے گا۔ اگر کوئی نوکدار چیز مثلاً پن یا سوئی وغیرہ اندر داخل ہو جائے تو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔
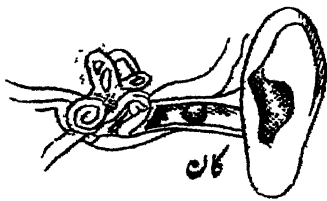
آنکھ میں کسی چیز کا داخل ہونا ریت یا جانور اگر آنکھ میں پڑ جائے تو آنکھ
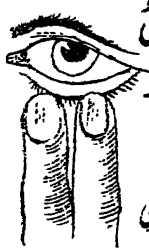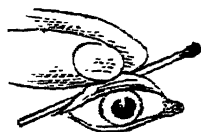
لوٹ کر رومال کی نوک تر کرکے نکالنا

چاہیئے۔ آنکھ لوٹنے کے لیئے دیا سلائی
یا کوئی پتلی چیز استعمال کرنی چاہیئے۔
اگر کوئی لوہے وغیرہ کا ریزہ
آنکھ میں گھس جائے تو صرف رینڈی
کا تیل آنکھ میں ڈالدو۔ اور ڈاکٹر کو دکھاؤ۔

زہر کا علاج

زہر کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل وہ زہر جس کے استعمال سے مُنہ میں چھالے یا داغ نہیں پڑتے اور جس کے لیئے قے لانیوالی چیزوں کا استعمال ضروری ہے۔ اس قسم میں مندرجہ ذیل زہر شامل ہیں:

۱- وہ زہر جو مُنہ، گلے اور پیٹ میں جلن پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً۔ سنکھیا۔ فاسفورس وغیرہ۔

۲- وہ جو سانس میں رکاوٹ۔ ناتوانی اور غشی طاری کرتے ہیں۔ مثلاً پرسک ایسڈ۔ کچلہ وغیرہ۔

۳- زہریلا گوشت۔ مچھلی وغیرہ۔

۴- زہر جو ضعف اور ناتوانی پیدا کرتا ہے۔

۵- وہ زہر جو غنودگی پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً۔ افیون۔ شربت خشخاش وغیرہ۔
اس قسم کے زہر کی یہ خاص صفت ہوتی ہے کہ پُتلیاں سُکڑ جاتی ہیں اور

سانس رُک رُک کر زور سے نکلنے لگتا ہے۔

دوسری قسم زہر کی وہ ہے جس کے استعمال سے مُنہ میں داغ پڑ جاتے ہیں۔ اس میں بھی دو قسمیں شامل ہیں۔ تیزاب اور کھار۔

تیزاب میں۔ گندھک۔ نمک۔ شورہ کا تیزاب بازار میں عام طور پر مل جاتا ہے اور کھار میں۔ سوڈا کاسٹک۔ امونیا وغیرہ۔ ایسے زہر کے لیئے ایسی چیزیں نہ دی جائیں جو قے لانے والی ہوں بلکہ ایسی چیزیں استعمال کرانی چاہئیں جو اُن کی مصلح ہوں۔ مثلاً تیزاب کے لیئے کھار۔ امونیا حل شدہ چونہ کا پانی اور کھار کے لیئے ہلکا تیزاب۔ سرکہ۔ لیمو دینا چاہیئے۔

زہر کا عام علاج

۱۔ ہر حالت میں ڈاکٹر کو بلاؤ۔ اگر زہر کا کچھ پتہ چل جائے تو اُس کو وہ بھی لکھ بھیجو۔

۲۔ اوّل قسم کے زہروں میں قے کراؤ۔ اور رینڈی کے پتوں کا عرق پلاؤ۔

قے کرانے کے لیئے۔

(الف) اُنگلی

(ب) گرم پانی میں نمک ڈال کر پلانا۔

۳۔ اگر مریض بے ہوش نہ ہو تو اُس کو دودھ پلانا کچے انڈے دودھ میں ملا کر دینا۔

فاسفورس کے کیس میں جو کا پانی دینا بہت مفید ہے۔

۴- زہر کی اُس قسم میں جس میں مُنہ میں چھالے یا داغ پڑ جاتے ہیں ہمیشہ اُس چیز کا مصلح دو۔ تیل ہر حالت میں مفید پڑتا ہے
۵- اگر گلا سوج گیا ہو اور سانس کے رُکجانے کا اندیشہ ہو تو گلے سے گلو بند لپیٹو۔
۶- سانس رُکجانے پر مصنوعی تنفس جاری کرو۔

کچھ عام زہروں کا علاج

کاربولک تیزاب ہونٹ اور مُنہ میں سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ سانس میں تیزاب کی بو آتی ہے۔

علاج- ایک آدھ سیر دودھ میں ایک اونس اپسم سالٹ ملا کر پلانا چاہیئے۔

پرسک تیزاب زہر کے کھاتے ہی۔ بے ہوشی۔ چکر۔ سانس کا زور سے چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ سانس میں کڑوے بادام کی سی بو آتی ہے۔

علاج- مریض کو کھلی ہوا میں لٹا دو۔ سر پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔

زہرآلودہ گوشت اکثر مچھلی وغیرہ کا گوشت زہریلا ہو جاتا ہے۔ جس کے اثر سے سر میں درد و نقاہت ہو جاتی ہے۔ نبض تیز چلنے لگتی ہے۔

علاج۔ قے کرا کر رینڈی کا تیل پلا دو۔

بے ہوش اور زخمیوں کو بچانے کے طریقے

اکثر دھوئیں یا گیس کے اثر سے انسان کا دم گھٹ جاتا ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتا ہی۔ اُس کو باہر نکالنے کے دو طریقے مروّج ہیں:

پہلا طریقہ۔ Fireman's Lift آگ بجھانے والوں کی لادی۔

یہ طریقہ بے ہوش آدمی کو باہر نکالنے کا اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ہوا کم ہو گیا ہو یا گیس بند کر دی گئی ہو۔

بے ہوش آدمی کو پٹ اوندھے مُنہ لٹا دو۔ اس کے سر کے قریب دو زانو ہو کر بغلوں میں ہاتھ دو اور مریض کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے زانو پر لو۔ ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ اور مریض کی کلائی پکڑ کر جھک جاؤ اور اس کو کاندھے پر اچھی طرح سے لاد لو۔ خالی ہاتھ کو مریض کی ٹانگوں میں سے لیجا کر اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

Fireman's Lift

دوسرا طریقہ اگر دھواں زیادہ ہو تو بے ہوش آدمی کو گھڑے ہو کر باہر لانا ممکن ہوتا ہے اس کے لیئے Fireman's Lift یا گھسیٹنے کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ گھسیٹنے والے کو چاہیئے کہ رسّی یا صافہ سے دونوں سروں پر بولائن Bowline کے دو پھندے لگا دو۔ ایک پھندا مریض کی کمر کے نیچے بغلوں میں سے گزرتا ہوا سر کے نیچے ہونا چاہیئے۔ سر کو سہارا دینے کے لیئے کچھ چیز پھندے پر رکھدینی چاہیئے۔ رسّی کے دوسرے پھندے کو گھسیٹنے والا مریض کی طرف پیٹھ کرکے اپنے گلے میں لپیٹ لے اور ہاتھوں اور پاؤں کے بل آہستہ آہستہ چلنا شروع کرے۔

بیہوش آدمی کا گھسیٹنا

زخمیوں کولیجانے کے طریقے زخمیوں کو لیجانے کے بھی دو طریقے رائج ہیں۔ اوّل ہاتھوں سے بیٹھک بناکر دوم اسٹریچر پر جو وقت ضرورت صافہ یا رسّی سے کوٹوں یا قمیصوں سے بنایا جا سکتا ہے۔

دو دستہ بیٹھک تصویر کے مطابق اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنے ساتھی کے الٹے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ خالی ہاتھ ایک دوسرے کی کمر کے گرد ہونے چاہیئں

تاکہ مریض سہارا لے سکے۔

سہ دستہ بیٹھک دو اسکاؤٹس آمنے سامنے کھڑے ہوں۔ بائیں طرف کے اسکاؤٹ کو چاہیئے کہ خود اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی بائیں کلائی کو پکڑے۔ داہنا ساتھی اپنے سیدھے ہاتھ سے دوسرے کی سیدھی کلائی کو مضبوط پکڑے گا۔ اب بائیں طرف کے اسکاؤٹ کو چاہیئے کہ وہ اپنے خالی ہاتھ سے دوسرے کی سیدھی کلائی اپنی گرفت میں لے۔ اور سیدھی طرف کا اسکاؤٹ اپنے خالی بائیں ہاتھ کو اپنے ساتھی کے کندھے پر رکھے گا۔

چہار دستہ بیٹھک دو اسکاؤٹس آمنے سامنے کھڑے ہوں ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنی اُلٹی کلائی پکڑے اور بائیں ہاتھوں سے ایک دوسرے کی سیدھی کلائی کی گرفت کریں۔

دو دستہ بیٹھک

سہ دستہ بیٹھک
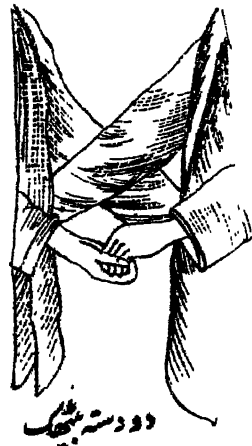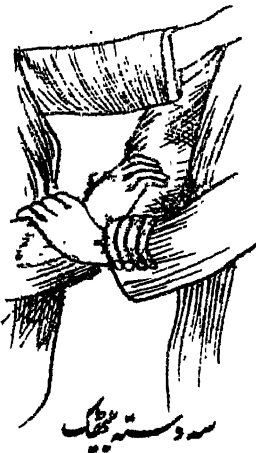
اسٹریچر یا زخمیوں کے لیجانے کی ڈولی

اگر مریض کی حالت ذرا بھی مخدوش ہو اور ہڈی کے ٹوٹنے کا خدشہ ہو تو فوراً اسٹریچر استعمال کیا جائے۔ اسٹریچر اسکاؤٹس اپنے ڈنڈوں اور کوٹوں سے بہت جلد بنا سکتے ہیں۔

دو کوٹوں کی آستین اندر کی طرف کرکے ڈنڈے ان کے درمیان سے گزار دو اور بٹن لگا دو۔
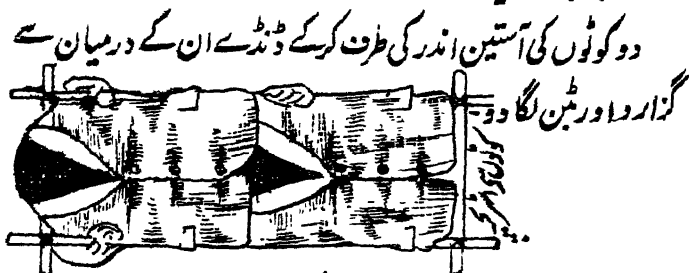
مریض کو اسٹریچر پر لٹانے اور لیجانے کے طریقے

اگر مریض کو اُٹھانے والے صرف دو آدمی موجود ہوں تو مریض کے برابر اسٹریچر رکھ دو۔ مریض کے اُٹھانے میں اس بات کا خیال ہونا چاہیئے کہ اس کے کس حصہ میں زیادہ چوٹ آئی ہے۔

اگر زیریں حصہ کے کسی عضو میں زیادہ چوٹ آئی ہو تو دونوں اُٹھانے والے

زخمی پہلو پر ہو جائیں۔ ایک گھٹنے کے قریب سے مریض کے نیچے کے حصہ کو سنبھالے اور دوسرا کمر کے قریب سے بدن کو اُٹھائے اور آہستہ سے اسٹریچر پر لٹا دے۔

اگر اُٹھانے والے تین آدمی ہوں تو پہلا اگلا آدمی مریض کو کمر کے قریب اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان لے اور جھک جائے مریض کے سیدھے شانہ کو

اپنے بائیں ہاتھ سے اور کمر کو سیدھے ہاتھ سے مضبوط پکڑے۔ دوسرا پیچھے کا آدمی بجنسہ پہلے آدمی کی طرح کھڑا ہو۔ بائیں ہاتھ سے ران اور سیدھے ہاتھ سے دونوں ٹانگیں مضبوطی سے پکڑے۔ اس طریقہ سے جب مریض اوپر اُٹھالیا جائے تو تیسرے آدمی کو چاہیئے کہ وہ جلدی سے اسٹریچر مریض کے نیچے رکھ دے۔ تیسرے شخص کے حکم پر اول اور دوم اسٹریچر کے دونوں سروں کو اُٹھائیں اور چلنے کے حکم پر روانہ ہو جائیں۔ حکم دینے والا، اسٹریچر کے درمیانی حصہ کو پکڑ کر چلے گا۔

	۳		۱
۴			۲

اگر اُٹھانے والے چار آدمی ہوں تو ۱ و ۲ سر کی طرف ۳ ایک درمیان میں اور چوتھا ۴ پیچھے ہو جائے گا۔
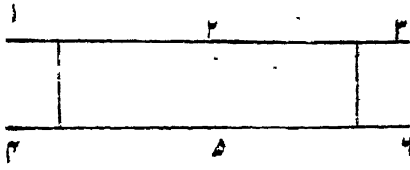
اگر اُٹھانے والے چھ آدمی ہوں تو تین آدمی اسٹریچر کے ایک طرف اور تین آدمی دوسری طرف ہونے چاہئیں۔

۱ ۲ ۳

۴ ۵ ۶

فوری طبی امداد کے لیے ضروری ادویات و اوزار

Boracic Lint بورکیک لنٹ۔

Cotton Wool روئی۔

Triangular Bandage سہ گوشہ پٹیاں

Roller Bandage ایک انچ، دو انچ، تین انچ کی معمولی پٹی

Carron Oil (السی کا تیل اور چونے کے پانی کا مرکب) یہ جلے ہوئے حصہ پر لگایا جاتا ہے۔

Ammonia نوشادر۔ مکھی یا بھڑ کے کاٹے ہوئے پر لگایا جاتا ہے۔

Court Plaster زخموں پر لگانے کا سیاہ لیسدار ریشم۔

Smelling Salt سونگھنے والا نمک

Splints کھپچیاں۔ Scissors قینچی

Tweezers نک چونٹی۔ کانٹے وغیرہ نکالنے کے لیے۔

Safety pins سیفٹی پنز۔

حوادثِ روزانہ اور جان کا بچاؤ

تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ لاپرواہی اور بد احتیاطی ہلاکت کی طرف لیجاتی ہے اور برخلاف اس کے حفاظت اور اعتدال ہزاروں مصائب سے محفوظ رکھتا ہے۔ قادرِ مطلق نے دماغ۔ آنکھیں۔ ہاتھ اور پاؤں اور دیگر اعضاء انسان کو اس لیئے دیئے ہیں کہ وہ اپنے لئے اور نیز دوسروں کے لیئے ان سے کام لے۔ اور جان کو بچانے اور محفوظ رکھنے میں کوشاں رہے۔ اور اس پر بھی کوئی اگر جلایا حادثہ پیش آئے تو مردانہ وار مقابلہ کرے۔ آئے دن ہم ایسے حادثات سنتے رہتے ہیں کہ جس میں بہت سی بیش قیمت جانیں محض عدم واقفیت اور لاپرواہی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اور جو نہایت آسانی کے ساتھ ضائع ہونے سے بچائی جا سکتیں۔ اگر تماشائیوں میں سے کچھ بھی خلوص اور ایثار سے کام لیتے اور فوری طبّی امداد کے موٹے موٹے اصولوں سے واقف ہوتے۔ ممکن ہے کہ ایسے مواقع پر بعض لوگ دل سے متمنّی بھی ہوں کہ امداد کی جائے مگر وہ مدد کے طریقوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے۔ مکان جل رہا ہے۔ بدقسمت مکین کھڑکیوں میں سے حسرت بھری نگاہوں سے ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں جو ان کے چاروں طرف کھڑے ہیں اور مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن عدم واقفیت کی وجہ سے نقشِ حیرت ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔

ندّی یا دریا کے کنارہ کوئی بچّہ یا بڑا پانی میں گر پڑتا ہے۔ وہ غوطہ کھاتا ہے۔ کنارہ پر کے تماشائی یہ دیکھ کر بیکل اور پریشان ہوتے ہیں مگر اُس کو نکالنے کے طریقے سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے پانی میں گھسنے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ اور اگر بالفرض محال قلبی محبت یا وقتی جوش سے مجبور ہوکر باوجود فنِ تیراکی سے ناآشنا ہونے کے بچانے کے لیئے کوئی شخص پانی میں کود پڑتا ہے۔ ضرور بہادری کا کام کرتا ہے لیکن حماقت کا بھی۔ کیونکہ مقدم اپنی حفاظت ہی۔

اس کے چند اصول ہر ایک طلبعہ Scout کے ذہن نشیں ہونے چاہیئں۔

(۱) آگ سے محفوظ رہنے کے لیئے جلی ہوئی دیا سلائیوں کو پھینکنے سے قبل اچھی طرح سے گل کر دینا چاہیئے۔ گیس۔ مٹی کا تیل اور پیٹرول کے قریب آگ نہ لیجانی چاہیئے۔ کیونکہ ہوا میں پیٹرول کے ابخرات بارود کا کام کرتے ہیں۔ گھاس پھونس سے آگ دور رکھنی چاہیئے۔ اگر کھلے میدان میں آگ جلانی منظور ہو تو چاروں طرف کی خشک گھاس کو اُکھاڑ دینا چاہیئے اور واپسی سے قبل اس آگ کو بخوبی گل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر تم نے احتیاط سے کام نہ لیا اور ذرا سی لاپرواہی برتی تو اسکاوٹ اور معمولی لڑکے میں کیا فرق رہا

(۲) تم کو اگر تیرنا نہیں آتا ہے (اگرچہ اسکاؤٹ کے لیئے یہ امر باعثِ شرم ہے) تو زیادہ گہرائی میں نہ جانا چاہیئے

کھانا کھانے اور تکان کے بعد پانی میں تیرنے کے لیئے نہیں جانا چاہیئے۔
ایسے پانی سے گریز کرنا چاہیئے جہاں بھنور پڑتا ہو یا جس میں بہت زیادہ
کوڑا کرکٹ جمع ہو
(۳) بجلی کے تار کو چھونے سے پرہیز کرنا چاہیئے بارش اور بجلی سے بچنے
کے لیئے درخت کی آڑ نہیں لینی چاہیئے۔
(۴) درخت پر بغیر اس کا خیال کیئے ہوئے کہ اس کی شاخیں تمھارے
بوجھ کی متحمل ہونگی یا نہیں نہ چڑھنا چاہیئے۔
(۵) دیہات میں بغیر لکڑی اور لاٹھی کے نہیں جانا چاہیئے۔ جھاڑیوں میں
پہلے لکڑی ڈالے بغیر ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ جھاڑیوں میں اکثر زہریلے
جانور ہوتے ہیں
(۶) چلتی گاڑی میں سے کودنا حماقت کی دلیل ہے۔ موٹر پر سائیکل کو تیزی
سے نہیں چلانا چاہیئے۔
ان حادثات کا ذکر کیا جاتا ہے جو آئے دن ہر ایک کو پیش آتے ہیں
جب کوئی حادثہ پیش آئے تو اسکاوٹ کو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اُس کے
انسداد کی فوراً ترکیب کرنی چاہیئے اگر موقعۂ واردات پر تم تنہا ہو تو دوسرے
کی مدد حاصل کرنے کے لیئے دوڑنا فضول ہے۔ بلکہ جو تم خود کر سکتے ہو فوراً
کرو۔ ہر حالت میں حتی الامکان ڈاکٹر کو بلا لینا ضروری ہے۔ یا مریض کو

اسپتال پہنچانا چاہیئے۔

آتشزدگی اکثر مکان میں آگ لگ جانے پر مکین خوف زدہ ہو کر باہر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طریقہ سے بہت سے لوگ سراسیمگی میں ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں یا آگ کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اسکاؤٹ کا فرض ہے کہ فوراً اوّل مکینوں کو آگاہ کرے دوم فوری آگ بجھانے والے ملازمین کی چوکی میں اطلاع پہنچوائے۔ سوم ہمسایوں کو جگائے اور فوراً اُن سے سیڑھیاں اور موٹی چادریں اور رسیاں منگائے۔ اور اندر سے لوگوں کو نکالنے کا سامان کرے۔ جب تک آگ بجھانے والے جو میونسپلٹی کی طرف سے ملازم ہیں نہ آئیں اُس وقت تک گھڑوں اور مشکوں سے جو کچھ ہو سکے کرتا اور کراتا رہے۔ اور جب وہ آجائیں تو اپنی توجہ دیگر امور کی طرف مبذول کرے۔ مثلاً بھیڑ کو آگے بڑھنے سے روکے علاوہ اس کے پیغام رسانی۔ مال و اسباب کی حفاظت اور دیگر اسی قسم کے کام جن میں اعتماد اور ہمدردی کی ضرورت ہو اپنے ذمہ لے۔ پانی میں نوشادر ملا کر اگر آگ پر چھڑکا جائے تو آگ جلد بجھ جاتی ہے۔ اگر مٹی کے تیل یا پیٹرول میں آگ لگی ہو تو بجائے پانی کے مٹی چھڑکنی چاہیئے۔

اگر دروازے آگ سے بچے ہوں تو مکین آسانی سے باہر آ سکتے ہیں لیکن اگر دروازے دھوئیں اور آگ سے گھرے ہوں [illegible]

سی آدمی یا اسباب کو نکالنے کے لیئے اندر جانا پڑے تو اس کو چاہیئے کہ
یلا رومال ناک اور منہ پر رکھ لے اور جھک کر چلے یا بہت نیچے ہو کر ہاتھو
ٹانگوں کے بل چلے تاکہ دھواں آنکھوں اور ناک میں داخل نہ ہو - اگر
شعلے تیز ہوں اور اندر جانا ضروری ہو تو کمبل کو اچھی طرح سے بھگو کر اوڑھ
یا جائے - صرف دیکھنے کے لیئے دو سوراخ کر لیئے جائیں -

اگر کسی شخص کے کپڑوں میں آگ لگی ہو تو اس کو فوراً زمین پر گرا دینا چاہیئے
تاکہ شعلے اوپر کو رہیں اور جسم کو زیادہ جلانے نہ پائیں - اور پھر اس پر کمبل یا
کوئی موٹا کپڑا ڈھک دینا چاہیئے اور اس طریقہ سے ہوا بند ہو کر آگ خود
بخود بجھ جائے گی -

جب بے ہوش آدمی اندر ملیں جو بسا اوقات خوف سے چارپائیوں اور
سہرلیوں کے نیچے چھپ جاتے ہیں تو اُن کو فوراً کمر پر لاد کر باہر لانا چاہیئے
Fireman's Lift یا بے ہوش آدمی کے دونوں شانوں میں
ایک بولائن Bowline کا پھندا ڈالکر دوسرا پھندا اپنی گردن
میں ڈالے اور ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسیٹنا شروع کرے -

اگر وہ آدمی جن کو بچانا تمھیں منظور ہے اوپر کی منزل پر ہوں۔ تو اگر وہ ہوش میں ہوں تو سیڑھی جو تم نے اپنے رومال سے یا رسّی، صافہ اور پٹیوں سے بنائی ہو اُس کے ذریعہ سے اُتر سکتے ہیں اور اگر بے ہوش ہوں تو Chair knot جھولا گانٹھ کے ذریعہ سے نیچے اُتارنا چاہیئے۔
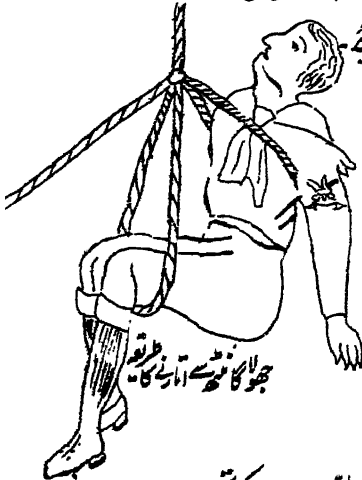
زخموں کے علاج کے متعلق ہم فوری طبّی امداد کے تحت میں سب کچھ لکھ آئے ہیں۔

ڈوبتے کو بچانا

اسکاؤٹ کے لیئے تیراکی سیکھنا ازبس ضروری ہے کیونکہ فرسٹ کلاس اسکاؤٹ بغیر اس فن کو جانے ہوئے نہیں ہو سکتا۔ ڈوبنے کے حادثات اکثر ہوتے رہتے ہیں اور ہر اسکاؤٹ کا فرض ہے کہ وہ ڈوبتے کو بچائے۔ ڈوبتے کو بچانے کے لیئے کسی خاص مہارت کی ضرورت نہیں بلکہ کوئی بھی جو پانی میں ہاتھ پاؤں مارنا جانتا ہو یہ کام کر سکتا ہے۔ علاوہ بریں

۔شخص جو بالکل بھی تیرنا نہ جانتا ہو دوسرے طریقوں سے جان بچا سکتا ہے مثلاً۔
بسّی یا لکڑی پھینک کر یا کسی اور طریقہ سے - یہ غلط ہے کہ ڈوبنے سے پہلے
نسان تین مرتبہ پانی کی سطح پر آتا ہے۔ اگر فوراً مدد نہ کی جائے تو اکثر فوراً
ی ڈوب جاتا ہے۔ اس امر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ ڈوبنے والا بچانے
الے کو نہ پکڑنے پائے اور اپنے ساتھ بچانے والے کو بھی نہ لے ڈوبے۔

ڈوبتے کو بچانے کے لیئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچانے والا ہمیشہ پیچھے رہے
ور ڈوبتے کو گردن کے پیچھے سے یا کہنیوں سے اُٹھائے رکھے۔ یا اپنے بازو
س کی بغلوں میں سے گزار کر اس کے سینہ پر لیجائے اور اس کو خاموش
ور بے حرکت رہنے کی تنبیہ کرے۔ اگر بچانے والا ڈوبنے والے کی گرفت
یں آجائے تو چھڑانے کی فوراً ترکیب کرنی چاہیئے۔ ناک پکڑ کر غوطہ دینے سے
ی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے لیکن اس کے لیئے مشق اور حواس قایم رکھنے کی
رورت ہے۔ جو شخص تیراک ہو اور ڈوبنے لگے تو گھبرا نہ جائے۔ سر کو
پیچھے کی جانب ڈال کر منہ کو اوپر کی طرف رکھے۔ لمبے لمبے سانس لے مگر باہر
ی جانب سانس بہت کم لے۔ بازو پانی کے اندر رہیں۔ مدد کے لیئے
بہت زور سے نہ چلائے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پھیپھڑوں کی ہوا جلد خارج
وجائے گی۔ اور ہوا کی کمی سے ڈوبنے والا جلد تہ نشیں ہو جائے گا

دیکھو تصویریں صفحہ ۱۵۵ پر

ڈوبتے کو بچانے کی مختلف ترکیبیں

لیریٹ اندازی

لیریٹ اندازی بھی ایک ہنر ہے جو ہر اسکاؤٹ کو سیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے اَنْ پَیرا بھی ڈوبتے کو آسانی سے بچا سکتا ہے۔ لیریٹ ۱۲ گز لمبی اور $\frac{1}{4}$ ۱ انچ موٹی رسّی کا ہوتا ہے۔ رسّی کے ایک سرے پر گرہ اور دوسرے سرے پر ایک پیتل کے بیضاوی چھلّے میں پھندا ہوتا ہے چھلّے میں سے رسّی کا سرا نکال کر ایک بڑا حلقہ بنا لیا جاتا ہے۔ اُس کو پھینکنے کے لیے رسّی کے سرے کو مضبوطی سے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا جاتا ہے اور اس پر بقایا رسّی کے لپیٹ ڈال دیئے جاتے ہیں۔ رسّی کے بڑے حلقہ کو سیدھے ہاتھ میں لیکر سر پر گھمایا جاتا ہے اور جس کی گرفت منظور ہو اُس پر پھینکا جاتا ہے۔ (سر پر گھمانے کا طریقہ

شکل مچھلی کے جال جیسا ہے۔

پیرشٹ اندازی

منوعی طریقۂ تنفس

پانی میں غوطے کھانے سے سانس عموماً بند ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو باہر نکال کر اس کا سانس بحال
نے کا طریقہ شیفر صاحب نے ایجاد کیا ہے جو بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔
مریض کو پانی سے نکالتے ہی کپڑے وغیرہ اُتارنے میں وقت ضائع
تے ہوئے فوراً شیفر صاحب کا طریقۂ تنفس جاری کر دینا چاہیئے۔ اس طریقہ کے لیئے
ین کو بازو پھیلا کر سر کے بل پٹ زمین پر لٹا دو۔ اور چہرہ ایک طرف

کر دو تاکہ منہ اور ناک نہ ڈھنپنے پائے۔ پھر مثل شکل الف کے دو زانو ہو جاؤ اور مریض کی کمر پر ہتھیلیاں رکھ کر اپنا پورا وزن ڈالو۔ اس طریقہ سے پیٹ دب جائے گا اور سانس خارج ہو جائے گا۔ اس کے بعد بغیر ہاتھ کو اٹھائے ہوئے سیدھے ہو جاؤ اس طرح کرنے سے ہوا اندر داخل ہو گی۔ یہ حرکت بارہ سے پندرہ فی منٹ ہونی چاہیئے۔ اس عمل کو جب تک کہ قدرتی طور پر سانس شروع نہ ہو جائے یا یہ یقین نہ ہو جائے کہ مریض مر گیا ہے جاری رکھو۔ سانس بحال ہونے پر مریض کو پہلو کے بل لٹاؤ۔ گرم کرنے کے لیئے کمبل ڈھک دو۔ فلالین کے ٹکڑوں سے مالش کرو۔ گرم دودھ یا چائے پینے کو دو۔

طریقہ تنفس
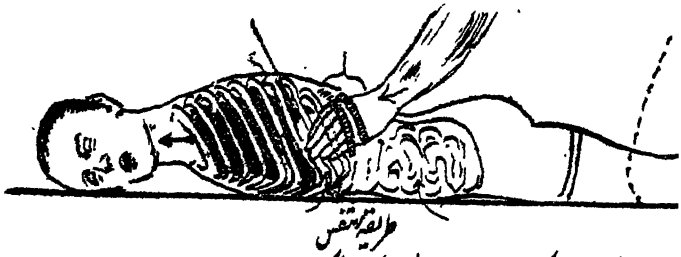
بجلی کی رَو گزر جانے پر صدمہ

بجلی کی رَو گزر جانے پر سخت صدمہ ہوتا ہے اور انسان بے ہوش ہو جاتا ہے اور بسا اوقات قلب کی حرکت بند ہو جانے سے انسان مر بھی جاتا ہے۔ ایسے شخص کو جس میں سے بجلی کی رَو گزر رہی ہو چھونا نہایت خطرناک ہے۔ لیکن بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو غیر ناقل ہیں یعنی اس میں سے بجلی کی رو نہیں گزر سکتی۔ مثلاً شیشہ۔ خشک

ڑی۔ ربڑ۔ ریشم وغیرہ۔ ان چیزوں سے اگر مریض کو گرم تار سے علیحدہ کیا
ئے تو بجلی کے صدمے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی مریض بجلی کے تار سے
بھ جائے تو سب سے پہلے بجلی کی رو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر یہ
ن نہ ہوسکے تو کسی لکڑی یا شیشہ کی چیز پر کھڑے ہو کر خشک بانس سے مریض
و علیحدہ کرو اگر ربر کے دستانے مل سکیں تو نہایت مناسب ہیں۔

منہ زور گھوڑے کا روکنا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھوڑے زین سواری میں ہوں یا گاڑی میں چلتے ہوں۔ بے تحاشا بھاگ چھوٹتے
ں۔ اس حادثہ سے صرف سوار یا کوچوان ہی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ وہ
ثر راہ گیروں کی بھی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ ایسے مُنہ زور گھوڑے کے
وکنے کے لیئے آگے دوڑ کر بازو پھیلا دینا سخت حماقت ہے۔ بلکہ اُس کے
اتھ ساتھ دوڑنا اور اُس کی باگ ڈور، رسّی یا لگام اپنی طرف کھینچنے کی کوشش
رنا چاہیئے۔ مگر یہ کام چھوٹی عمر کے لڑکوں کے لیئے مشکل اور خطرناک ہے۔
س لیئے یہ زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ ایسے گھوڑے کو بھاگتا ہوا
یکھیں تو خبردار کرنے کے لیئے آگے آگے ایک طرف کو دوڑیں
ور لوگوں کو ہٹ جانے کے لیئے بہ آواز بلند متنبہ کریں۔

پاگل کتا

کُتّا جب پاگل ہو جاتا ہے تو وہ ہر ایک چیز پر جو اُس کے راستہ میں آتی ہے جھپٹ پڑتا ہے۔ وہ سخت بے چین ہوتا ہے۔

مُنہ سے جھاگ نکلتے رہتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیئے تھوڑے سے حواس کی ضرورت ہے۔ ایسے کُتے کا عام قاعدہ ہوتا ہے کہ جو چیز اُس کے سامنے آتی ہے پہلے اُس پر مُنہ مارتا ہے۔ اس لیئے اگر لکڑی ہو تو اُس کے سامنے لکڑی رسّی یا رومال دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر کرنی چاہیئے۔ وہ یقینی اُس پر مُنہ مارے گا۔ اس اثنا میں اُس کے جبڑے کے نیچے ٹھوکر مارنے کا بہت اچھا موقع مل سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی کو کُتا کاٹ لے تو اُس کو فوراً کسولی پیسٹر انسٹیٹوٹ بھجوانا چاہیئے۔ گورنمنٹ غریبوں کی ہر صورت سے مدد کرتی ہے۔

اسی طریقہ سے صدہا حادثات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں جن کا احاطۂ تحریر میں لانا ناممکنات میں سے ہے۔ سب میں اس امر کی ضرورت ہے کہ دل میں آمادگی و ایثار ہو اور وقت پر حواس قائم رہیں تا کہ حسب ضرورت انسداد کیا جا سکے۔

امراضِ متعدّی

متعدّی امراض کا شمار اگرچہ حادثات میں نہیں ہوتا لیکن ان کا اثر اس قدر فوری اور مہلک ہوتا ہے کہ اگر وقت پر ذرا احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو شہر کے شہر تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ اسکاؤٹس اس سلسلہ میں خود اپنی اور ملک کی بیحد خدمت کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ خدمت نہایت سخت اور خطرناک ہے لیکن مناسب طریقہ سے نیز اپنی حفاظت کو مقدم رکھ کر کام کرنے سے زیادہ دقّت نہیں ہوتی۔

ایسے موقعہ پر محکمہ حفظانِ صحت کا بہت کچھ ہاتھ بٹایا جاسکتا ہے مثلاً عام صفائی کو قائم رکھنا۔ کنوؤں میں دوائی کا ڈالنا۔ ٹیکہ کے لیئے لوگوں کو طیار کرنا۔ خراب چیزوں کی خرید و فروخت بند کرا دینا وغیرہ وغیرہ

چھوت کی بیماریاں تین قسموں میں منقسم کی جاسکتی ہیں۔

ایک وہ جو ہوا کے ذریعہ سے ایک جسم سے دوسرے جسم میں پھیلتی ہیں مثلاً چیچک خسرہ وغیرہ۔ ان بیماریوں کے جراثیم ہوا میں اُڑا کرتے ہیں۔

دوسرے وہ جو چھونے سے ایک جسم سے دوسرے جسم میں پہنچتی ہیں مثلاً پلیگ وغیرہ۔

تیسرے وہ جن کے جراثیم کھانے اور پانی کے ذریعہ ایک آدمی سے دوسرے کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔

جراثیم بہت ہی چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہیں جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دے سکتے۔ یہ آدمی کے جسم میں پہنچکر بہت تیزی سے بڑھنا شروع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دن بھر میں صرف ایک نقطہ خون میں کئی ہزار جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

پلیگ اس وبا کے جراثیم پہلے چوہوں پر حملہ کرتے ہیں۔ چوہوں کے بالوں میں ایک قسم کے ننھے ننھے پسّو ہوتے ہیں جو پلیگ کے جراثیم کو چوس لیتے ہیں۔ جب سب چوہے مرجاتے ہیں تو پسّو بھوک سے

پریشان ہو کر آدمیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اس مہلک مرض میں بخار بڑے زور
سے آتا ہے۔ منہ سرخ پڑ جاتا ہے۔ بغل یا ران اور گلے میں گلٹیاں نکل آتی
ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے سب سے اچھی ترکیب یہ ہے کہ جگہ بدلدی جائے
اگر یہ ممکن نہ ہو تو صفائی کا پورا بندوبست ہونا چاہیئے۔ گھر کے ہر حصہ میں دھوپ
جانا نہایت ضروری ہے۔ کپڑوں کو ہر روز دھوپ میں خشک کرلینا چاہیئے
کمروں میں گندھک و بان کی دھونی دینی چاہیئے دیواروں پر قلعی کرا دینا
اکثر مفید پڑتا ہے۔ مٹی کا تیل کونوں اور جو ہوں سکے بلوں میں ڈال دینا
چاہیئے۔ آمد و رفت کے دروازوں پر قلعی ڈالدینی چاہیئے۔ پلیگ کا ٹیکہ بھی
بہت عمدہ ثابت ہوا ہے۔

ہیضہ اس وبا کے جراثیم کھانے اور پانی کے ذریعہ جسم کے اندر داخل ہوتے
ہیں۔ مکھیاں اس بیماری کے پھیلانے میں بہت مدد دیتی ہیں۔ ہیضہ
کے مریض کو قے اور دست پیچ کی شکل کے آتے ہیں۔ اگر کھانے کی صفائی
و تازگی اور پانی کی صفائی کا خیال رکھا جائے تو ہیضہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پانی کی
صفائی کے لیئے پر میگنیٹ آف پوٹاس کنوؤں میں ڈالنا چاہیئے گندی نالیوں
اور فرش کو صاف کرنے کے لیئے فنائل استعمال کرنی چاہیئے Essential Oils
(اسینشیل اوئلز) ۲۰-۲۰ قطرہ پانی میں دینے سے مریض کو بہت فائدہ ہوتا ہے
ٹیکہ کا رواج بھی عام ہو چلا ہے۔

چیچک

اس وبائی مرض کے جراثیم ہوا میں اُڑا کرتے ہیں اور سانس کے ساتھ جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ اس میں اوّل بخار آتا ہے۔ سر اور ریڑھ میں درد ہوتا ہے۔ مُنہ اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اس کے تین چار دن بعد۔ مُنہ اور سر پر سُرخ دانے نکلتے ہیں۔ پھر سینہ اور تمام جسم میں نکل آتے ہیں۔ چار پانچ روز بعد دانوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ جب دانے پھوٹ کر سوکھ جاتے ہیں تب آدمی کو صحت ہوتی ہے۔ بچّوں پر یہ مرض جلد اثر کرتا ہے۔ ٹیکا اس مرض کا بہترین علاج ہے۔ غرض تمام چھوت کی بیماریاں گندگی سے پھیلتی ہیں۔ اگر ہم خوب صاف رہیں۔ گھروں کو صاف رکھیں۔ تازہ کھانا کھائیں صاف پانی پیئیں۔ صاف ہوا میں سانس لیں تو ہم بہت حالتوں میں ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔
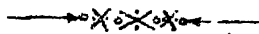
مشاہدہ اور سراغ رسی

اسکاؤٹ کی خدمات کا سب سے زیادہ دلچسپ اور کارآمد حصہ سراغ رسی و مشاہدہ ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ بغیر سراغ رسی کے اسکاؤٹنگ کی تعلیم قالب بے روح رہجاتی ہے۔ اس کی تعلیم کا مقصدِ حقیقی آنکھ و دماغ کی تربیت ہے۔ شکاری جب جنگل میں جاتا ہے تو وہاں کی زمین اور کاشت کو دیکھ کر شکار کے متعلق تمام حالات دریافت کرلیتا ہے مثلاً قسم شکار، تعداد اور ان کی آمد و رفت کا راستہ وغیرہ۔ وہ نہایت معمولی آدمی ہوتا ہے لیکن اپنے شوق اور مشق کی وجہ سے جانوروں کے طریق رہائش عادات و اطوار اور ان کے متعلق جملہ امور سے واقف ہوجاتا ہے۔ صرف پنجوں یا کھروں کے نشان دیکھ کر وہ بتا سکتا ہے کہ کتنا عرصہ ہوا کہ وہاں سے فلاں فلاں قسم کے جانور گزرے تھے۔ بسا اوقات اگر وہ شکار کی تلاش میں راستہ بھی بھول جاتا ہے تو اپنے پیروں کے نشانوں پہ وہ واپس ہوجاتا ہے

یہ فن پولیس والوں کی قدم قدم پر راہ نمائی کرتا ہے اور اس فن کے سیکھنے سے ایک اسکاؤٹ انکشافاتِ جرائم۔ انسداد جرائم اور امن امان کے قائم رکھنے میں قابلِ قدر مدد کرسکتا ہے۔ یہ فن ایسا ہے کہ جو کسی کتاب سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں کمال حاصل کرنے کے لئے واقی

لیاقت شوق اور محنت ضروری چیزیں ہیں۔

مشاہدہ فنِ سراغ رسی سیکھنے کے لئے مشاہدہ پہلا زینہ ہے۔ کیونکہ اس فن میں مہارت حاصل کرنے کا مدار بہت کچھ اسی قوت پر ہے۔ مشاہدہ کی مشق اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت ہو سکتی ہے۔ سفر میں مسافروں کے لباس اور شکل و شباہت سے اُن کے پیشہ۔ عادات اور وطن کے متعلق رائے قائم کرنا دلچسپی کے علاوہ سبق آموز بھی ہوگا۔ لباس سے انسان کی عادات کا بہت کچھ پتہ چل جاتا ہے۔ بدمعاشوں کی ٹوپی رکھنے کا طریقہ اور ہوتا ہے اور بھلے آدمیوں کا اور۔ ہر صوبہ اور ملک کی پوشش مختلف ہوتی ہے کہیں قمیص پہنی جاتی ہے۔ کہیں کرتا۔ کہیں کوٹ کہیں اچکن۔ پاجامے کی تراش الگ۔ چادر یا دھوتی کی بندش جدا۔ رفتار و گفتار اور چہرے کی ہیئت سے مزاج کی کیفیت صاف معلوم ہو جاتی ہے۔ سوچ سوچ کر قدم اُٹھانا۔ اور جلدی جلدی راستہ طے کرنا۔ غرور۔ بے پرواہی۔ و ماغی فکر ظاہر کرتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک صوبہ کا آدمی دوسرے علاقہ کا لباس پہن لیتا ہے۔ مگر اُس کی کوئی نہ کوئی چیز اُس کی اصلی حقیقت کا راز فاش کر دیتی ہے۔

مشاہدہ کی مشق کے بعد سراغ رسی کی ابتدا کرنی چاہیئے۔ اس فن کے چند اصول ہیں۔

سب سے پہلے آدمی کے نقشِ قدم کو دیکھو۔ اگر کسی جگہ دو تین یا زیادہ آدمی کے پیروں کے نشان بنے ہوں تو الگ الگ معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ کوئی پیر چھوٹا ہوگا۔ کوئی بڑا۔ کوئی موٹا کوئی پتلا۔ کسی پیر میں ایک وضع کا جوتہ ہوگا کسی میں دوسری قسم کا۔ کوئی تلا صاف ہوگا کسی میں نعل ہونگے۔ کوئی پیر باہر کو ٹیڑھے ہونگے کوئی اندر کو۔ اور کوئی ترچھے ہوں گے اور کوئی سیدھے برہنہ پیروں کو ایک دوسرے سے شناخت کرنے کا ایک بہت عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اگر پیر کے انگوٹھے کے سرے سے چھوٹی انگلی تک لکیر کھینچی جائے تو اس لکیر پر باقی انگلیوں کی جگہ ہمیشہ مختلف ہوگی۔ کسی میں انگلیاں باہر کو ہونگی اور کسی میں لکیر کے اوپر۔ (ملاحظہ ہو شکل)

مختلف ننگے پیروں میں امتیاز کے لیئے۔ ایڑی۔ تلوا۔ اونگلیاں اور دیگر حصص کے نشانات بغور دیکھنے چاہئیں۔ آدمیوں کے قدم کی لمبائی سے اُن کے قد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ لمبا آدمی لمبا قدم رکھتا ہے اور چھوٹا آدمی کسی قدر کم۔ آدمی کی چال پیروں کے نشانات سے معلوم ہو جاتی ہے۔ آہستہ چلنے میں آدمی پورا پیر زمین پر رکھتا ہے اور نقشِ قدم پورا اترتا ہے

تربیت یافتہ آدمیوں کے پیروں کے درمیان ۲۲ انچ کا فاصلہ ہوتا ہے۔ دوڑنے میں آدمی کے پنجہ کا نشان زیادہ گہرا اُٹھتا ہے۔ اور ایڑی کا کم۔ مٹی پنجہ کے زور سے پیچھے کو اُڑتی چلی جاتی ہے۔ کنکریلی زمین پر کنکر اِدھر اُدھر کو زیادہ تر پیچھے کی جانب ہو جاتے ہیں اور قدم ایک گز پڑتا ہے۔ اگر انسان خوف زدہ ہو اور گھبراہٹ میں بھاگ رہا ہو تو اُس کی ایڑی کا نشان زیادہ گہرا ہوگا اور قدم بے ترتیب پڑیں گے۔ اگر آدمی کے سر پر بوجھ ہوگا تو اُس کی چال بے ترتیب ہوگی۔ قدم چھوٹے پڑیں گے۔ پیر کے نشان صاف اور گہرے ہوں گے۔ اگر باترتیب چال ہو اور نشان گہرے ہوں تو اس سے آدمی کی جسامت ظاہر ہوتی ہے

بعض اوقات سراغ رساں کو دھوکہ دینے کے لیے جرائم پیشہ لوگ اُلٹے پیر چلتے ہیں۔ لیکن اس حالت میں معمول سے زیادہ چھوٹے قدم پڑتے ہیں۔ ایڑی کا نشان گہرا اُٹھتا ہے اور پنجے اندر کی جانب پھرے ہوتے ہیں۔

سراغ رساں اسکاؤٹ کو چاہیئے کہ جب وہ کسی خاص نقشِ قدم کی سراغ رسانی کے لئے نکلے تو پہلے صاف سی نقش کا خاکہ اپنی یادداشت کی کتاب میں بنا لے۔ خاکہ بنانے کے بعد نہایت احتیاط سے اُس کی لمبائی پنجے اور ایڑی کی چوڑائی درج کرے۔ اگر جوتہ کا نشان ہو تو جوتے کی قسم (ہندوستانی یا انگریزی) اگر اُس میں کیلیں یا نعل ہوں تو اُن کو بھی درج

کرے۔
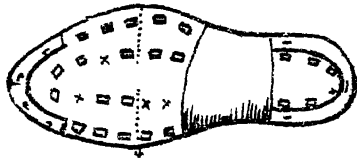
جانوروں کے نقشِ پا

جانوروں کی بے انتہا قسمیں پائی جاتی ہیں اس لیئے اُن کے نقشِ پا کی تمیز کے لیئے ذیل کی تقسیم مفید ثابت ہوگی:

(۱) تقسیم بہ لحاظ ساخت پیر یا پنجہ۔

کچھ جانور پورے تلوے سے چلتے ہیں۔ اور اُن کے پانچ ناخون ہوتے ہیں۔ مثلاً شیر، بجّو یا اود بلاؤ۔ کچھ پنجہ کی گدی اور چار ناخونوں کی مدد سے چلتے ہیں مثلاً کتّا اور بلّی۔ اور بعضوں کے سُم ہوتے ہیں۔ اور سُم بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو درمیان سے چرے ہوئے جیسے گائے بھینس وغیرہ۔ دوسرے ثابت جیسے گھوڑا، خچر وغیرہ۔
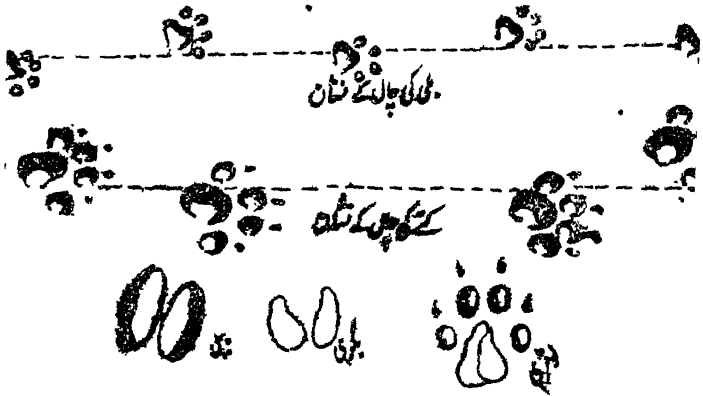
(۲) تقسیم بہ لحاظ رفتار -

بعضے ایسے جانور ہیں جن کے پیر جسم کی مناسبت سے ہوتے ہیں مثلاً گھوڑا - ان کی رفتار بھی کئی قسم کی ہوتی ہے - قدم - دلکی - پوئی - میٹھی پوئی سرپٹ

گھوڑوں کے سموں کے نشانات جوڑوں میں پائے جاتے ہیں یہ بات قابل غور ہے کہ جوڑ میں کا اگلا نشان پچھلے پیر کا ہوتا ہے جو اگلے سے کسی قدر بڑا اور لمبا ہوتا ہے - چلنے میں گھوڑا داہنا پچھلا پیر داہنے اگلے پیر کے آگے ڈالتا ہے - اور بایاں پچھلا پیر بائیں اگلے پیر کے آگے - اگلے پیر کے سرے سے دوسرے اگلے پیر کے پچھلے حصہ تک قدم چال میں قریب ڈھائی بفیٹ کا فاصلہ ہوتا ہے -

فٹ ۲½ انچ

قدم چال

فٹ ۳ انچ

دلکی چال

دلکی چال میں دونوں سموں کے نشانات قریب قریب پڑتے ہیں اور اگلے سموں کے درمیان ۳½ فیٹ کا فاصلہ ہوتا ہے اور سموں سے مٹی آگے کی طرف اڑتی ہے

فٹ انچ

میٹھی پوئی

پوئی چال میں سموں کے نشانات الگ الگ اور گہرے پڑتے ہیں اور پچھلے پیر قریب قریب پڑتے ہیں اور اگلے پیروں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہوتا ہے۔

اگلا پیر اگلا پیر اگلا پیر پچھلا پیر پچھلا پیر
۵ فٹ ۴ فٹ ۳ انچ ۳ فٹ ۱ انچ ۴ فٹ ۱۰ انچ ۳ فٹ ۴ انچ

پوئی چال

(میٹھی پوئی یا کینٹر) میں پہلے پیروں کے نشانات علیحدہ علیحدہ جوڑ میں پائے جاتے ہیں

لنگڑا جانور

لنگڑا جانور اپنے مضروب پیر کو پورے فاصلہ پر رکھے گا لیکن اچھے پیر کو کم فاصلہ پر۔ اگر شانہ پر تکلیف ہوگی تو مضروب پیر کو بہت تھوڑے وقفہ کے لیئے زمین پر رکھے گا اور اچھے پیر کا فاصلہ بھی تھوڑا ہوگا۔

ایک دوسری قسم جانوروں کی ایسی ہوتی ہے جن کے اگلے پیر پچھلے پیروں سے چھوٹے ہوتے ہیں مثلاً خرگوش۔ اس کی چال بھی عجیب ہوتی ہے۔ اگلے پیر قریب قریب پڑتے ہیں اور اُن کے پچھلے پیر اگلے پیروں کے آگے کسی قدر پھیلے ہوئے پڑتے ہیں۔

ایک قسم ایسے جانوروں کی اور ہوتی ہے جن کے جسم بھاری اور ریچھ

قد کے لحاظ سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ۔ مثلاً سیہہ۔

مختلف قسم کے نقشِ قدم دیکھنے اور غور کرنے سے بہت سے نتیجے اخذ کیئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اُن کے پلاسٹر آف پیرس Plaster of Paris کے بہت سے سانچے بنا لینے چاہئیں تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

سانچہ بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ کسی صاف سے نقش قدم کو ڈھونڈھ کر اُس کے گرد آڑ کے لیئے دفتی کا کنارہ کھڑا کر دو۔ اور اُسکے بعد کسی برتن میں تھوڑا سا پانی لیکر چمچہ سے پلاسٹر آف پیرس ڈالو۔ یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جائے اب اُس کو فوراً اُسی حالت میں ایک طرف سے نقش میں ڈال دو۔ تھوڑی دیر بعد پلاسٹر خشک ہو جائے گا اب اُس کو اُٹھا لو اور صاف کر لو۔

گاڑی کے پہیوں کے نشانات بھی بہت سبق آموز ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں کچے راستوں پر چلنے والی عموماً بیل گاڑیاں ہوتی ہیں جو مختلف جگہوں پر مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہیں مثلاً بوجھ لادنے کی گاڑی۔ دہ مرداں۔ مجھولی۔ رتھ وغیرہ۔ رتھ کے چار پہیئے ہوتے ہیں اور باقی سب کے صرف دو۔

بوجھ لادنے کی گاڑیاں بڑی ہوتی ہیں اور اُن کے پہیئے موٹے ہوتے ہیں اور اُنکے کھینچنے کے لیئے دو یا تین بیل اور گاہے گاہے چار بھی لگائے جاتے ہیں مجھولی وغیرہ کے چھوٹے پہیئے ہوتے ہیں اور اکثر اُن پر لوہے کی ہال چڑھی ہوتی ہے۔ شہروں میں مختلف قسم کی گھوڑا گاڑیاں۔ موٹر اور سائیکلیں چلتی ہیں۔ موٹر اور بائیسکلوں پر خاص خاص کارخانوں کے بنے ہوئے ٹائر چڑھے ہوتے ہیں جن کا سراغ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ موٹر اور بائیسکل کا رُخ ذرا سے موڑ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ موٹر چلتے وقت چھوٹے چھوٹے کنکر پتھر کو جو سڑک پر پڑے ہوتے ہیں آگے کی طرف سرکا دیتے ہیں اور جب موٹر اُن پر سے گزر جاتا ہے تو وہ پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ موٹر کے اگلے پہیئے پچھلے پہیوں سے زیادہ پیچ وخم کھاتے ہوئے جاتے ہیں۔

دھچکے وغیرہ کے موقعہ پر پچھلے پہیوں کے ٹائر بوجھ زیادہ ہونے کی وجہ سے کسی قدر پھیل جاتے ہیں ان تمام باتوں سے موٹر کا رُخ آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے۔
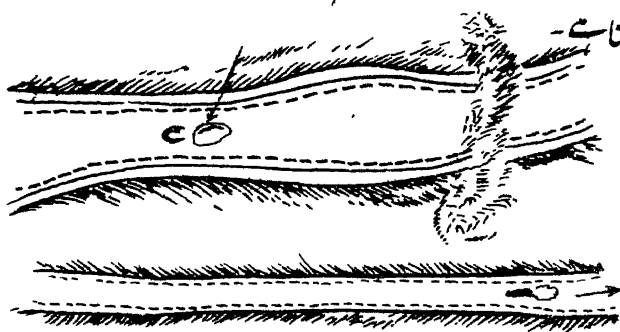
بائیسکل کا رخ تو جہاں سوار نے ذرا سا بھی اگلے پہیئے کو چکر دیا ہوگا۔ فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگلا پہیہ بہ نسبت پچھلے پہیہ کے بہت زیادہ پیچ وخم کھاتا ہوا چلتا ہے۔
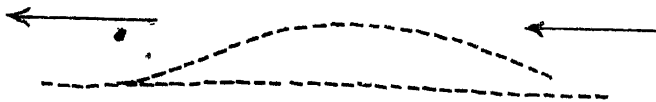
نقش قدم معلوم کرنے کے علاوہ یہ بھی معلوم کرنا نہایت ضروری ہے کہ وہ کتنی مدت کے ہیں یہ کام کسی قدر مشکل ہے اس میں زیادہ مشق کی ضرورت ہے۔ اس کا زیادہ تر مدار موسم اور زمین پر ہے۔ کیونکہ گرمی کے دنوں میں جبکہ ہوا گرم چلتی ہی معمولی ریتیلی زمین پر نشانات تھوڑی سی دیر میں زیادہ مدت کے معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشانات تمازتِ آفتاب سے جلد خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ہوا سے اُن کی ہیئت میں بہت کچھ فرق پڑ جاتا ہے۔ نم زمین پر بھی نشانات تھوڑی سی دیر کے معلوم ہوتے ہیں۔ اور بہت سے واقعات ایسے رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے نشانات کی مدت کا صحیح اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے مثلاً بارش کی بوچھار وغیرہ۔

جانوروں کے نقشِ قدم کی مدت اُن کی لید وغیرہ سے بخوبی معلوم کی جا سکتی ہے۔

سراغ لگ جانے پر صرف یہ امر باقی رہجاتا ہے کہ ان سے مطلب اخذ کیا جائے جس کے لئے ذیل کی باتوں پر دھیان دینا ضروری ہے:

(۱)۔کیا تمام نقوش ایک ہی سمت کو گئے ہیں؟

(۲)۔کیا نقوش سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ چلنے والوں کی تعداد کیا تھی؟

(۳)۔دھوپ۔ بارش۔ شبنم۔ ہوا نقوش کی صورت میں بہت کچھ فرق ڈال دیتی ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا لازمی ہے۔

(۴)۔کیا تمام راہرو ایک رفتار پر جا رہے تھے؟

(۵)۔ باربرداری کا سامان ساتھ تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو کس چیز پر لدا ہوا تھا؟

(۶)۔ کسی خاص موڑ پر کچھ لوگ علیحدہ ہو کر تو نہیں چلے گئے ہیں۔

(۷) اگر کسی مقام پر قیام کیا ہو تو آگ جلانے کا طریقہ۔ حُقّہ کی راکھ۔ کھانے پینے کی چیزیں جو پڑی رہ گئی ہوں نیز دیگر علاماتِ قیام خاص طور پر نوٹ کرنی چاہئیں۔ کیونکہ ان معمولی باتوں سے بہت کچھ حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔

(۸) اگر سراغ کسی مقام پر گم ہو جائے یا آنکھ سے اوجھل ہو جائے تو اُسکے لئے گھیرہ ڈالنا چاہیئے یعنی جہاں پر آخری سراغ کا نشان موجود ہو وہاں پر اپنی کوئی چیز رکھ کر ایک نصف دائرہ میں چاروں طرف سراغ کو غور سے تلاش کرنا چاہیئے۔ اور اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر تم

اس حالت میں ہوتے تو کونسا راستہ اختیار کرتے۔ اگر نقوش دریا کی
طرف جاتے ہوں تو یہ نتیجہ اخذ کر لینا ضروری نہیں کہ دریا ضرور ہی پار
کیا گیا ہوگا۔ کیونکہ اکثر دھوکہ دینے کی غرض سے ملزم دریا میں اُتر کر آگے
اُسی کنارے پر آ نکلتے ہیں۔

سمت اور وقت

شہر کے رہنے والوں کو سمت کے جاننے کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ راستہ معلوم کرنے کے لیئے سڑکوں کے نام مکانوں کے نمبر میونسپلٹی کی طرف سے جابجا راستہ بتانے والے ستون کافی ہوتے ہیں۔ لیکن اسکاوٹس کے لیئے جو کھلے میدانوں اور جنگلوں میں جانے اور رہنے کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں راستہ سے نہ بھٹکنے کے لیئے سمت کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ وہاں نہ کوئی خاص گزرگاہ مقرر ہوتی ہے اور نہ کوئی راہ بتانے والا ہوتا ہے۔

یہ بات تجربہ سے ثابت ہوچکی ہے کہ انسان جب جنگل میں راستہ بھول جاتا ہے تو وہ عموماً ایک دائرہ میں چکر لگاتا رہتا ہے اور بار بار اسی جگہ پر آجاتا ہے جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔ لیکن اسکاوٹ (طلیعہ) جو سمتوں کو پہچانتا ہے کبھی اس طریقہ سے نہیں بھٹکتا پھرے گا۔ بلکہ کسی خاص سمت پر روانہ ہوکر منزلِ مقصود پر آسانی کے ساتھ پہنچ جاوے گا۔

خاص سمتیں خاص سمتیں چار ہیں۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق۔ مغرب۔ ان کے درمیانی سمت کو شمال مغرب۔ شمال مشرق۔ جنوب مغرب اور جنوب مشرق کہتے ہیں۔
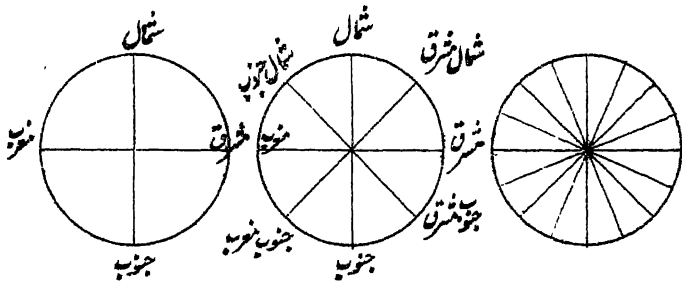
اگر ان سمتوں کے اور حصّے کیئے جائیں تو وہ حسب ذیل موسوم ہوں گے۔

شمال۔ شمال مشرق + شمال۔ شمال مغرب + مشرق۔ شمال مشرق + مغرب۔ شمال مغرب + جنوب۔ جنوب مشرق + جنوب۔ جنوب مغرب + مغرب۔ جنوب مغرب + مشرق۔ جنوب مشرق +

قطب نما سمت معلوم کرنے کا آسان طریقہ قطب نما ہے۔ یہ ایک معمولی سی ڈبیہ ہوتی ہے جس میں ایک مقناطیسی سوئی لگی ہوتی ہے اور جو آسانی سے ایک کارڈ پر جس پر ۱۶ سمتوں کے خط لگے ہوتے ہیں گھومتی رہتی ہے۔ یہ سوئی اصل شمال کو نہیں بتاتی بلکہ مقناطیسی شمال کو۔ مقناطیسی شمال میں اور اصلی شمال میں کسی قدر فرق ہوتا ہے اور یہ فرق بھی مختلف مقامات پر مختلف

ہوتا ہے۔ ہندوستان میں یہ اختلاف بہت کم ہے۔ اس لیئے مقناطیسی سوئی تقریباً اصلی شمال بتاتی ہے۔

شمال بغیر قطب نما کے معلوم کرنا اگر قطب نما پاس نہ ہو تو سمتیں دیگر ذرائع سے بھی معلوم کیجا سکتی ہیں۔ مثلاً دن کو سورج اور گھڑی سے رات کو چاند اور ستاروں سے۔

سورج سے شمال معلوم کرنا یہ سب کو معلوم ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے لیکن بعض اوقات اور بعض مقامات پر کسی قدر شمال اور جنوب کی جانب گھٹ بڑھ جاتا ہے۔

شمالی ہندوستان میں ماہ دسمبر میں سورج جنوب مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور جنوب مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ اور خطِ استوا کے شمال میں جس قدر آگے جاتے ہیں سورج زیادہ جنوب کی طرف نکلتا معلوم ہوتا ہے

گھڑی سے سمت معلوم کرنا گھڑی کو سورج کے سامنے رکھو اور اُس پر ایک پتلی سی لکڑی یا دیا سلائی کھڑی کرو اور گھڑی کو اس طریقہ سے گھماؤ کہ دیا سلائی کا سایہ چھوٹی سوئی پر پڑے پھر کوئی تنکا یا باریک سوئی چھوٹی سوئی اور XII بارہ کے ہندسہ کے درمیان رکھو وہ تنکا ٹھیک جنوب و شمال ظاہر کرے گا۔ یہ طریقہ صرف شمالی نصف کرہ میں

ٹھیک ہو گا۔ لیکن اگر جنوبی نصف کرہ میں سمت معلوم کرنا ہو تو بجائے چھوٹی سوئی کے ⊠ بارہ کا ہندسہ سورج کی طرف کرو تب اس کے اور چھوٹی سوئی کے درمیان لکڑی رکھنے سے شمال جنوب ظاہر ہو گا۔
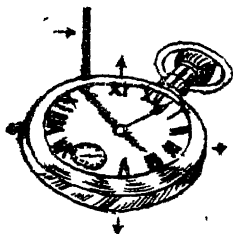
سورج کے سایہ سے دوپہر سے قبل ایک لکڑی سیدھی زمین میں نصب کر دو۔ جب اس لکڑی کا سب سے کم سایہ پڑے اُس سمت میں ایک لکیر کھینچ دو وہ لکیر شمالاً جنوباً ہو گی

ستاروں سے سمت معلوم کرنا شب کو جبکہ ہر چہار طرف سکوت کا عالم طاری ہوتا ہے اور تلاش سے بھی خضرِ راہ نہیں ملتا۔ ستارے اپنی دزدیدہ نگاہوں سے رہبری کی دعوت دیتے ہیں ستارے رات کے وقت آسمان میں ہمارے گرد چکر لگاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اس کی وجہ زمین کی گردش ہے۔ آسمان کو ایک چھتری سے تشبیہ دیجا سکتی ہے۔ جس میں مختلف ستارے ٹکے ہوں۔ اگر چھتری کے نیچے کھڑے ہو کر اُس کو گھمایا جائے تو سب ستارے گردش کرتے نظر آئیں گے۔ سوائے قطب ستارہ

کے جو چھتری کے بیچ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطب ستارہ حرکت کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ قطب ستارہ تقریباً قطب شمالی کی طرف ہوتا ہے کیونکہ قطب اصلی میں اور قطب ستارہ میں صرف $1\frac{1}{2}$ درجہ کا فرق ہے۔ قطب ستارہ مختلف ستاروں کے جھرمٹ کی مدد سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔

آسمان میں سپت رشی (دب اکبر) جس کو انگریزی میں Great Bear کہتے ہیں تقریباً سب پہچانتے ہیں۔ یہ صرف شمالی نصف کرہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے دو ستاروں کو رہبر کہتے ہیں کیونکہ ان سے اگر ایک فرضی خط کھینچا جائے تو وہ قطب ستارہ میں ہو کر گزرے گا۔

دوسرا جھرمٹ یا برج جس کو انگریزی میں Orion کہتے ہیں اس سے

بھی قطب ستارہ معلوم ہو سکتا ہے۔

یہ بُرج آسمان میں نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کے تین ستارے جن کو Orion کی پیٹی یا پنگھ پٹکا کہا جاتا ہے نہایت درخشاں ہوتے ہیں کسی قدر کم روشن برابر برابر تین ستارے اور ہوتے ہیں جو اس بُرج کی تلوار کے نام سے موسوم ہیں۔

اگر ایک لکڑی سے Orion کی پیٹی کے درمیانی ستارہ سے سر کی طرف ایک فرضی خط کھینچا جائے تو وہ خط ٹھیک قطب ستارہ تک جائے گا۔ اس بُرج کی تلوار بھی تقریباً قطب شمالی ظاہر کرتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس بُرج کے طلوع اور غروب کے وقت اس کی پیٹی تقریباً شرقاً غرباً ہوتی ہے۔

دیگر طریقہ مسجد اور عیسائیوں کے معبد یعنی گرجا کے رُخ سے بھی سمت کا فوراً پتہ چل جاتا ہے کیونکہ مسجدوں کا رُخ ٹھیک مغرب کی طرف

ہوتا ہے۔ اور اس طریقہ سے گرجاؤں کا رُخ شرقاً غرباً ہوتا ہے۔ اور صلیب ٹھیک مشرقی کنارہ پر رکھی ہوتی ہے۔

بغیر گھڑی کے وقت دریافت کرنا بسا اوقات وقت بغیر گھڑی کے معلوم کرنے کی ایسی ہی ضرورت آپڑتی ہے جیسی کہ بغیر قطب نما کے سمت معلوم کرنے کی۔

فرض کرو کہ ایک اسکاؤٹ کا دستہ باہر خیمہ زن ہے اتفاق وقت سے گھڑی بند ہوگئی اور ٹھیک چار بجے صبح دستہ کے کوچ کا وقت ہے تو اندازہ کرو کہ کس قدر دقّت کا سامنا ہوگا۔ دن کے وقت سورج سے اور رات کو ستاروں سے اچھا خاصہ وقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

دہوپ گھڑی کسی لکڑی یا پٹھے کا ایک دائرہ جس کا نصف قطر تقریباً پانچ ہو کاٹو۔ اور اُس کے محیط کو چوبیس برابر حصّوں میں تقسیم کرکے نشان لگاؤ۔ ایک مضبوط لوہے کا تار یا چھتری کی تیلی اس دائرہ کے مرکز میں سے گزار کر عموداً چپاں کردو۔ اب تار کو اور کسی بارہ کے ہندسہ کو شمال کی جانب کرکے اس جگہ کے عرض البلد کے موافق زاویہ بناتے ہوئے زمین پر نصب کردو۔ اگر عرض البلد اس مقام کا معلوم نہ ہو تو رات کے وقت تار کا رُخ قطب ستارہ کی طرف کردینا چاہیے۔ تار کا سایہ ٹھیک وقت ظاہر کرے گا۔
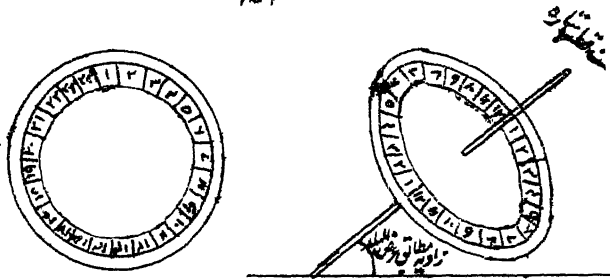
ستاروں کی چال سے دریافتِ وقت

ستاروں کی چال سے نہایت صحیح وقت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تمام ستارے مشرق سے مغرب کو چکر لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور چوبیس گھنٹوں میں پورا چکر کر لیتے ہیں یعنی ۶ گھنٹہ میں ۹۰ درجہ کا فاصلہ طے کرتے ہیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ہر ایک ستارہ ہر روز اپنی پرانی جگہ پر چار منٹ قبل طلوع ہوتا ہے۔ یا ہر مہینہ میں دو گھنٹہ پیشتر۔

اب صرف یہ بات معلوم کرنی باقی رہتی ہے کہ خاص خاص ستارے خاص خاص مقامات پر کس وقت ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وقت کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مثلاً برج (کلب اعظم) Canis Major میں ستارہ شعریٰ Sirius جو سب سے زیادہ چمکدار ہے یکم جنوری کو قریب بارہ بجے شب ٹھیک جنوب کی جانب ہوتا ہے اگر پندرہ مارچ کی شب کو Sirius چالیس درجہ جنوب سے مغرب کی طرف ہو تو وقت کا اندازہ اس طریقہ سے

کیا جائے گا کہ یکم جنوری کو یہ ستارہ ۱۲ بجے شب ٹھیک جنوب میں نظر آیا
یکم فروری کو ۱۰ بجے شب کو۔ یکم مارچ کو ۸ بجے شب کو نظر آئے گا۔ اس لیئے
SIRIUS پندرہ مارچ کو ۷ بجے شام کو ٹھیک جنوب میں نظر آئیگا۔
لیکن یہ ستارہ پندرہ مارچ کو چالیس درجہ طے کرچکا ہے۔ جس کو وہ ۲ گھنٹے ۴۰
منٹ میں طے کرے گا۔ اس لیئے پندرہ مارچ کو چالیس درجہ جنوب سے مغرب
کی جانب (۴۰ منٹ - ۲ گھنٹے + ۷) ۹ بجکر چالیس منٹ پر ہوگا۔ اسی طریقہ سے دوسرے
ستاروں سے بھی وقت کا پتہ چل سکتا ہے۔ مثلاً۔ (برج ہفت رشی یا
Ursa Major میں تیسرا چمکدار ستارہ جس کو Gamma
کہتے ہیں ۲۱ مارچ کو ۱۲ بجے شب قطب ستارہ پر ہوتا ہے۔ برج عقاب یا
Eagle میں ستارہ Altair الطائرہ اجوائی کی ہوسط شب یا
ٹھیک جانب جنوب ہوتا ہے۔

فاصلہ اور اونچائی کا اندازہ

کیا سفر کیا حضر کیا مکان کیا کیمپ غرض ہر جگہ اور ہر موقعہ پر۔ لمبائی۔ اونچائی اور وزن کو اندازاً معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تم کیمپ کے لیے کوئی پہاڑی کچھ فاصلہ پر دیکھتے ہو۔ تو تمھارے دماغ میں قدرتی خواہش پیدا ہوگی کہ وہ کس قدر فاصلہ پر ہے اور تم کو اس جگہ تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ لگے گا۔ تم آتش زدہ مکان سے کسی آدمی کو اُتار رہے ہو۔ اگر تم مکان کی اونچائی کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے تو ممکن ہے کہ اُتارتے وقت تمھاری رسی چھوٹی پڑ جائے اور تم کو ایک نئی دقّت کا سامنا ہو۔ کیمپ میں راشن (رسد جنس) وغیرہ تولنے کے لیئے صرف اندازہ پر ہی اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہے تو ممکن ہے کہ تم کو بھوکا رہنا پڑے یا کھانا سڑتا پھرے۔ غرض صحیح اندازہ کی سخت ضرورت ہے لیکن یہ علم کتاب سے نہیں سیکھا جاتا۔ بلکہ اس میں ماہر ہونے کے لیئے مشق اور تجربہ کی ضرورت ہے۔

جسم کی پیمائش سب سے مقدم ہر ایک اسکاؤٹ کو اپنے جسم کے تمام حصوں کی پیمائش معلوم ہونی چاہیئے مثلاً اس کو اپنے قد و قامت۔ قدم و بالشت۔ ہاتھ اور دونوں بازوؤں کی لمبائی اور اپنا وزن معلوم ہونا چاہیئے عام طور پر ایک آدمی کے قدم کی لمبائی تیس ۳۰ و بتیس ۳۲ انچ ہوتی ہے۔

اور ہاتھ کی لمبائی آدھ گز اور بالشت کی لمبائی ۹ انچ کی ہوتی ہے۔

اونچائی معلوم کرنے کے مختلف طریقے

اونچائی معلوم کرنے کے مختلف طریقے رائج ہیں جن کا انحصار تناسب پر ہے۔ ا : ب : : س : د (A : B :: C : D) اگر ان چار میں سے تین معلوم ہو جائیں تو چوتھا آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔

سب سے آسان طریقہ سایہ سے اونچائی معلوم کرنے کا ہے۔ مثلاً مینار یا درخت کا سایہ جس کی اونچائی تم دریافت کرنا چاہتے ہو اس وقت ۲۰ فیٹ ہے اور تمھارے پانچ فیٹ کے ڈنڈے کا سایہ جب تم اس کو سیدھا کھڑا کرتے ہو $2\frac{1}{2}$ فیٹ ہے یعنی ڈنڈے کی لمبائی سے آدھا۔ اس لیئے مینار کی اونچائی ۴۰ فیٹ ہوئی جو تناسب ڈنڈے اور اس کے سایہ میں ہے وہی تناسب مینار اور اس کے سایہ میں ہوگا۔ $5 : 2\frac{1}{2} :: x : 20 = 40$ FEET

دوسرا طریقہ

مینار یا درخت سے جس کی اونچائی تم معلوم کرنا چاہتے ہو کسی سمت میں کچھ فاصلہ پر جاؤ (مثلاً ۱۶ فیٹ) اور وہاں پر اپنا ۵ فیٹ کا ڈنڈا کھڑا کر دو۔ اور آگے بڑھ کر لیٹ جاؤ اور دیکھو کہ تمھاری آنکھ ڈنڈے کے اوپر کا سرا اور مینار کی چوٹی ایک خط میں ہیں۔ ڈنڈے سے اس مقام تک ناپو اور حساب اس طریقہ سے پھیلاؤ۔ اگر تمھارا ڈنڈا ۵ فیٹ کا ہے اور وہ مقام جہاں سے تمھاری آنکھ۔ ڈنڈے کے اوپر کا سرا اور مینار کی چوٹی ایک خط میں ہیں

۴ فیٹ ہو تو جو نسبت ۴ فیٹ اور ۵ فیٹ میں ہے وہی نسبت (۴ + ۱۶) کل فاصلہ اور مینار کی اونچائی میں ہو گی - یعنی ۲۵ فیٹ

تیسرا طریقہ کسی مربع کاغذ کے دو مثلث نما ٹکڑے کر لو - اور ایک ٹکڑے کو اپنے ڈنڈے کے سرے پر اس طریقے سے لگاؤ کہ اس مثلث کا ایک چھوٹا ضلع زمین کے متوازی رہے - اب ڈنڈے کو کچھ فاصلہ پر کھڑا کرو اور دیکھو کہ مینار اور وتر ایک خط میں ہیں اس فاصلہ کو ناپو - مینار کی لمبائی اس فاصلہ میں ڈنڈے کی لمبائی جمع کرنے سے معلوم ہو جائے گی -
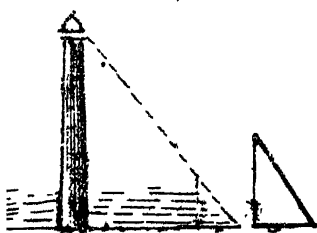
چوتھا طریقہ درخت کی جڑ سے اپنے اسکاؤٹ کے ڈنڈے ۱۲ ناپ کر کوئی میخ گاڑ دو - پھر میخ سے درخت کی طرف ایک ڈنڈے کے فاصلے پر یعنی ۱۱ ڈنڈے کے نشان پر اپنا عصا گاڑ دو

میخ کے قریب سے درخت کی چوٹی پر نشست لگاؤ اور دیکھو کہ اگر چوٹی سے میخ تک کوئی خط کشیدہ کیا جائے تو وہ ڈنڈے کو کس مقام پر قطع کرے گا۔ اس مقام تک ڈنڈے کو جس پر انچوں کے نشان ہوتے ہیں انچوں میں معلوم کر لو۔ درخت کی اونچائی انچوں کے برابر فیٹ میں ہوگی۔
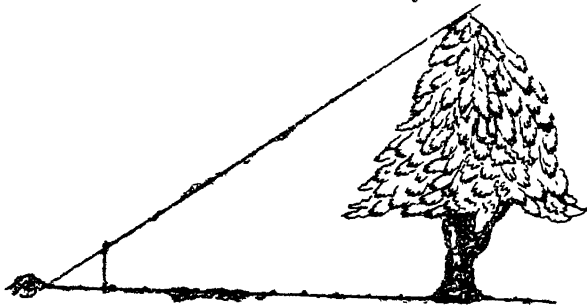
ہر اسکاؤٹ کو چاہیئے کہ آنکھ سے پورے ہاتھ کی لمبائی پر کسی چیز مثلاً پینسل یا لکڑی کے فاصلہ کو یاد رکھے۔ کیونکہ اس کی مدد سے فاصلہ اور اونچائی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ اونچائی معلوم کرنے کے لیے ناپنے کی لکڑی یا نشست سے درخت کی اونچائی دریافت کرو۔ اگر درخت سے تمھارے قریب تک کا فاصلہ تمھاری آنکھ کے ناپ سے جو انچوں میں ہوگا دس گنا ہو تو درخت کی اونچائی اس نشست کے ناپ سے دس گنی ہوگی مثلاً تمھاری آنکھ سے نشست تک کا فاصلہ ۲۴ انچ ہو اور اس فاصلہ سے دس گنا فاصلہ تم سے درخت کا ہو یعنی ۲۴×۱۰=۲۴۰=۲۰ فیٹ ہو اور نشست پر درخت کی اونچائی ۲ انچ ہو تو درخت کی اصلی اونچائی ۲×۱۰=۲۰ فیٹ

ہوگی۔
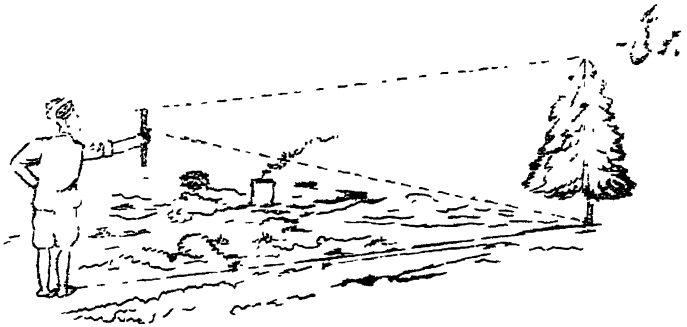
اگر درخت کی یا کسی اور چیز کی اونچائی معلوم ہو تو فاصلہ آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اسکاؤٹ یہ معلوم کرنا چاہے کہ دوسرا اسکاؤٹ کس قدر فاصلہ پر کھڑا ہے۔ تو اُس کو سب سے پہلے اپنی ناپنے کی لکڑی سے اس اسکاؤٹ کی اونچائی معلوم کرنی چاہیئے۔ اور پھر طریقۂ ذیل فاصلہ معلوم کرنا چاہیئے

$$\text{فاصلہ} = \frac{\text{معلوم شدہ اونچائی کسی چیز کی} \times \text{شست سے آنکھ تک فاصلہ}}{\text{شست پر اونچائی کا ناپ}}$$

مثلاً شست پر اگر اسکاؤٹ کا ناپ برابر ایک انچ ہو اور اسکاؤٹ پورے ۵ فیٹ کا ہو اور آنکھ کا فاصلہ مثل سابق ۲۴ انچ ہو تو فاصلہ۔

$\frac{۵ \times ۲۴}{۱} = ۱۲۰$ فیٹ ہوگا۔

فاصلہ کا اندازہ فاصلہ کا اندازہ قدموں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے اگر قدم کی

لمبائی معلوم ہو۔ زیادہ فاصلے کے لئے Scout's PACE اسکاؤٹ قدم استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اسکاوٹس کو مشق کرائی جاتی ہے کہ ٹھیک ۱۲ منٹ میں ۵۰ قدم معمولی چال سے اور ۵۰ قدم دوڑتے ہوئے ایک میل چلیں۔

اگر کسی دریا کی چوڑائی یا ناقابل گذار راستہ کا فاصلہ دریافت کرنا ہو تو دوسرے کنارہ پر کوئی درخت یا چٹان (الف) کو اپنے سامنے رکھ کر ٹھیک اس کی شست میں کھڑے ہو جاؤ اس (ب) مقام سے زاویۂ قائمہ بناتے ہوئے کنارہ پر کچھ فاصلہ (۵۰ قدم) چلو اور وہاں پر اپنا ڈنڈا یا چھڑی (ج) کھڑی کر دو۔ اور اس فاصلہ کا نصف یعنی ۲۵ قدم اسی خط پر اور جاؤ (د) اور وہاں سے پھر زاویۂ قائمہ بناتے ہوئے کچھ فاصلہ طے کرو یہاں تک کہ وہ درخت، تمہارا ڈنڈا اور تم ایک شست میں ہو جاؤ۔ اس فاصلہ کا دوگنا دریا کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔
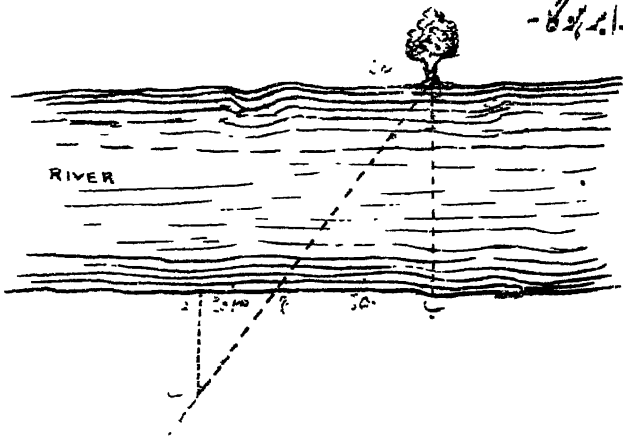
اسی طریقہ سے ملتا جلتا دریا کی چوڑائی معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ ہے
مثل سابق کوئی درخت اپنے سامنے رکھ کر ٹھیک اس کے متوازی کھڑے
ہو جاؤ اور اس مقام سے ایک خط زاویہ قائمہ بناتا ہوا کھینچو۔ اب اپنے ڈنڈوں
سے ایک مثلث (متساوی الساقین) (ا ب و ج) بناؤ اور اس کا ایک
ضلع اس خط پر رکھ کر اس کو مقام تک لیجاؤ کہ تمھارے اس مثلث کا ضلع اور درخت
ایک خط میں ہو جائیں۔ اس فاصلہ کو ناپ لو اور اس کو $\frac{3}{4}$ ۱ میں ضرب دیکر
دریا کی چوڑائی معلوم کر لو۔
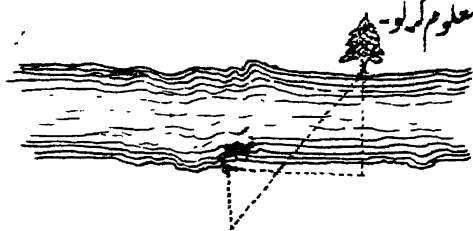
فاصلہ کا اندازہ اس صورت سے بھی ممکن ہے کہ پہلے ایک آنکھ بند کر کے
کسی چیز پر جس کا فاصلہ دریافت کرنا منظور ہو شست لگاؤ۔ بعدہٗ دوسری آنکھ
بند کر کے بغیر گردن ہلائے دیکھو تو کچھ فرق معلوم ہوگا۔ اس فرق کا اندازہ گزوں
میں کر دو اور اس کو ۹ میں ضرب دو تو فاصلہ معلوم ہو جائے گا۔ مشق کی ضرورت ہے۔
اندازہ اس طریقہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ ۵۰ گز کے فاصلہ سے مونہہ اور آنکھیں صاف
دکھائی دیتی ہیں۔ ۳۰ گز کے فاصلہ سے آدمی کے چہرہ کی شناخت ہو سکتی ہے
۵۰۰ گز تک رنگ کی تمیز ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ہر شخص کا یہ اندازہ صحیح نہیں ہو سکتا۔

نقشہ کا تصوّر اور اُس کا استعمال

اسکاوُٹ کا خاص کام اطلاعات کا بہم پہنچانا ہے۔ اطلاع کے دو جزو ہیں (۱)۔ اطلاع کا حاصل کرنا۔ (۲) حاصل شدہ اطلاعات کو بجنسہ دوسروں تک پہنچانا۔

اطلاع کا بہم پہنچانا اس قدر مشکل نہیں جس قدر کہ حاصل شدہ معلومات کا دوسروں تک ایسے طریقہ سے پہنچانا کہ وہ اس کا صحیح مفہوم سمجھ کر فائدہ اُٹھا سکیں اطلاع دینے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً (۱)۔ تقریر سے یا تحریر سے۔ (۲) تصویر سے یا نقشہ سے۔ زبان سے اپنے مفہوم کو صحیح ادا کرنا سخت مشکل ہے۔ کیونکہ لفظوں کے اُلٹ پھیر سے مطلب میں بہت کچھ تغیّر ہو سکتا ہے۔ تصویر ایسی چیز ضرور ہے جو اس ماحول کو نظروں کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔ لیکن تصویر ایک فن ہے جس کے لئے خدا داد قابلیت، محنت اور وقت کی ضرورت ہے۔ نقشہ کا سمجھنا اور بنانا دونوں آسان ہیں۔ نقشہ ایک آئینہ ہے جو ہر ایک خط و خال کو بجنسہ دکھا دیتا ہے۔ نقشہ اگر سامنے ہو تو راستہ سے بھٹک جانا محال ہے۔

تعریف زمین کے کسی حصّہ کی تصویر کو نقشہ کہتے ہیں۔ یہ مثل اُس تصویر کے ہوتا ہے جو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اوپر سے لی گئی ہو۔ یہ اس قدر چھوٹا اور

مختصر ہوتا ہے کہ اس میں بہت سی باتوں کو علامتوں سے ظاہر کرنا پڑتا ہے
ذیل کی علامات خاص طور پر نقشہ میں استعمال ہوتی ہیں۔

سڑک پختہ درجہ اول
سڑک پختہ درجہ دوم
" " درجہ سوم
سڑک خام درجہ چہارم
پگڈنڈی
شہری گلی
ریلوے
پل
سنگل
سڑک کا پل
ریلوے
نہر مع سرنگ
سڑک بالائے ریل
سڑک زیر ریل
ریل کراسنگ

دیگر مختلف علامات نقشہ

دلدل
چراگاہ
کان کنکر
باغیچہ
پایاب
جھیل
باغ
جنگلات
جنگلات
ملے جلے جنگل دونوں قسم کے درخت

پیمانہ | ہر ایک نقشہ کسی خاص پیمانہ پر طیار ہوتا ہے جو نقشہ پر درج ہوتا ہے مثلاً نقشہ میں تمھارے اسکول اور کسی دیگر عمارت کے درمیان ایک انچ کا فصل ہے جو ناپنے پر پورے دو میل ہے تو تمھارے نقشہ کا ہر ایک انچ دو میل ظاہر کرتا ہے لہذا پیمانہ یا SCALE ایک مفروضہ نسبت ہے جو اصل لمبائی اور نقشہ کی لمبائی میں قائم ہے۔ اس نسبت کے لکھنے کے دو تین قاعدے ہیں اول قاعدہ یہ ہے کہ نقشہ کے نیچے کے خالی حصہ میں پانچ یا چھ انچ کا خط کھینچا جاتا ہے۔ اس کو پانچ یا چھ حصوں میں تقسیم کر کے بائیں ہاتھ کے آخری انچ کے حصہ کو

ضرورت کے مطابق چھوٹے سے چھوٹے حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ ان حصوں کے ذریعہ سے نقشہ کے اوپر چھوٹے سے چھوٹے فاصلہ کو بھی ناپ سکتے ہیں۔ اس قسم کے پیمانہ کو سادہ پیمانہ یا Plain Scale کہتے ہیں

دوسرا طریقہ جو بہت مروّج ہے اس کو کسرِ اضافی یا Representative Fraction کہتے ہیں۔ اگر ہمارے نقشہ کا ایک انچ ایک میل کو ظاہر کرے تو اس کو ہم بطریقۂ ذیل لکھیں گے :-

$$\frac{\text{نقشہ کا ایک انچ}}{\text{ایک میل (اصلی فاصلہ)}} = \frac{۱}{۶۳۳۶۰}$$

کیونکہ ایک میل میں ۶۳۳۶۰ انچ ہوتے ہیں۔

پیمایش کے طریقے مختلف ہیں لیکن جریب۔ تختہ مسطح۔ پرزمیٹک Prismatic تھیوڈولایٹ ThIodolite کا رواج عام ہے۔

پیمایش بذریعہ جریب جریب لوہے کی ایک ایک فٹ لمبی کڑیوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی بالعموم ۲۲ گز ہوتی ہے اس کے دونوں سروں پر پکڑنے کے لئے لکڑی کے دستے لگے ہوتے ہیں۔ جریب کو دو آدمی کھینچتے ہیں۔ جو پیمایش کے وقت آگے ہوتا ہے وہ پیش رو یا Leader کہلاتا ہے جس کے ہاتھ میں سوجے (میخ) ہوتے ہیں پیمایش درج کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی نوٹ بک ہوتی ہے جس کو

فیلڈ بک کہتے ہیں۔ جریبی پیمایش کے ساتھ خاص خاص گوشوں سے عمودی فاصلے جریب کے دائیں یا بائیں جانب ناپے جاتے ہیں۔ ان عمودی فاصلوں کو Offset افسیٹ کہتے ہیں۔

پیمانہ ۱ انچ = ۴۰ فٹ
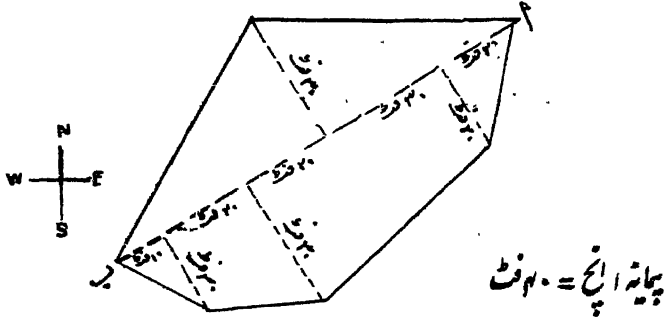
اوپر کے دیے ہوئے کھیت کا نقشہ بنانے کے لیے سمت معلوم کرکے (ا ب) کا فاصلہ بذریعہ جریب معلوم کرو اور افسیٹ ناپ کر بطریقۂ ذیل اپنی کتاب میں درج کر لو:

بذریعہ فیلڈ بک نقشہ آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ ایک خط جنوب مغرب سے شمال مشرق کو جاتا ہوا ۱۰ فیٹ کا کسی خاص اسکیل پر کھینچو اور اسی پیمانہ پر دائیں بائیں جانب افسیٹ ڈال کر خطوط ملا دو۔ نقشہ طیار رہے۔

بذریعہ تختہ مسطح Plain Table

اس طریقہ سے پیمایش کرنے اور نقشہ بنانے کے لیے ایک ہموار تختہ جو تپائی پر رکھا ہوتا ہے اور ایک شست جس کے دونوں سروں پر عمودی شیشہ کے ٹکڑے لگے ہوتے ہیں ضرورت پڑتی ہے۔

تختہ پر کاغذ آلپین سے چسپاں کرکے اس کو کسی مقام پر نصب کر دو اور ایک خط بیس یا پچیس گز لمبا کسی ایک سمت میں کھینچ دو۔ خط کے آخری سرے پر کوئی ڈنڈا کھڑا کر دو۔ اور شست سے ڈنڈے کی سیدھ میں ایک خط کاغذ پر کھینچو۔ یہ خط قاعدہ کہلائے گا۔ اب کاغذ پر سمت معلوم کرو اور شست کی مدد سے خاص خاص چیزوں کی شست لیکر خطوط کھینچو پھر داغ بیل شدہ قاعدہ کے دوسرے سرے پر تختہ لیجاؤ اور مثل سابق شست لیکر ہلکے ہلکے خطوط کھینچو خطوط کے تقاطع پر ان خاص مقامات کے نام لکھ دو تفصیلات مثلاً سڑک۔ مکان۔ خندق۔ کنواں وغیرہ بعد کو درج کیے جاتے ہیں۔

تصویر دیکھو صفحہ آئندہ پر

خطوط جو قاعدہ کے بیچ سرے الف سے شست کی مدد سے کشید

خطوط جو قاعدہ کے دونوں سرے سے بمدد شست کشید کئے گئے ہیں

پیمائش بذریعہ Prismatic
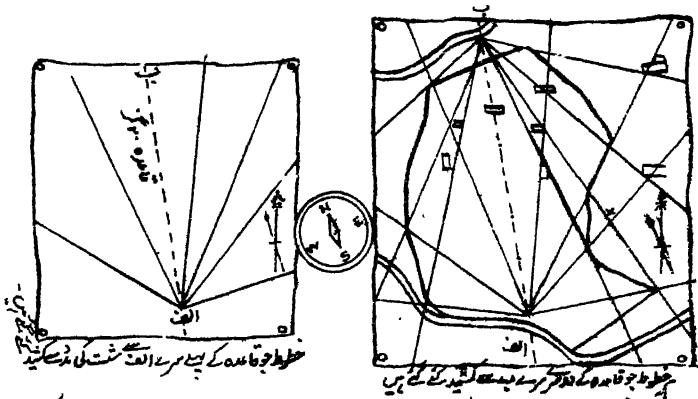
ایک Prismatic Compass گول شیشہ کی ڈبیہ ہوتی ہے جس کے حاشیہ پر ۳۶۰ درجہ کے نشانات دو او پر نیچے قطاروں میں لگے ہوتے ہیں۔ ایک مقناطیسی سوئی ڈبیا کے اندر درمیان میں لگی ہوتی ہے جو چاروں طرف ایک چھوٹی سی کیل پر گھومتی ہے۔ اس سوئی سے زاویے ناپے جاتے ہیں۔ یعنی اس سوئی کے ذریعہ سے ایک مقام کی سمت دوسرے مقام کی سمت معلوم ہو سکتی ہے۔

مشق کے لئے کوئی ایسا قطع تجویز کرو جس کے چاروں طرف سڑکیں ہوں۔ کسی ایک سڑک پر کھڑے ہو کر سمت معلوم کرو۔ اور سڑک پر چلنا شروع کر دو۔ پہلے موڑ تک کا فاصلہ اور سمت معلوم کر کے اپنی یادداشت کی کتاب میں وہ فاصلہ اور سمت درج کر لو اور دوبارہ سمت یا زاویہ معلوم کرو اور آگے چلدو۔ اس طریقہ سے گھومتے گھومتے تم اُسی جگہ پر آجاؤ گے جہاں سے تم روانہ ہوئے تھے۔

اس یادداشت میں جو جو چیزیں تم دیکھو اور یہ سمجھو کہ نقشہ میں ان کا درج
کرنا ضروری ہے لکھ لو۔ گھر پر اس یادداشت کی مدد سے گراف پیپر (جدولدار
کاغذ) پر نقشہ طیار کرلو۔
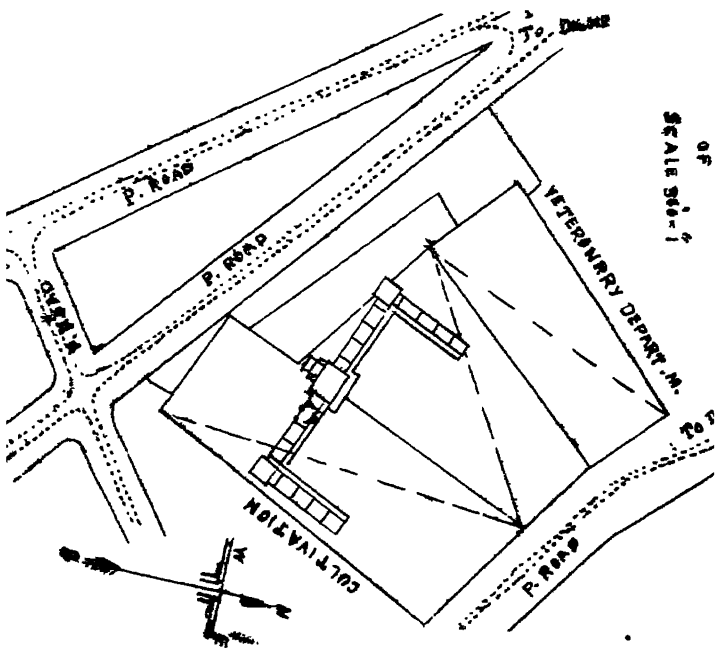
زمین کی سطح عموماً ناہموار ہوتی ہے یعنی کہیں سے اونچی اور کہیں سے نیچی
کسی حصہ میں پہاڑ اور کسی حصہ میں وادی۔ اس قسم کے نشیب و فراز کو نقشہ
میں مختلف طریقوں سے دکھاتے ہیں لیکن جو طریقہ عام طور پر رائج ہے اس کو
کنٹورنگ Contouring کہتے ہیں۔ یہ فرضی خطوط ہوتے ہیں

جو ایک اونچے مقام کے گرداگرد ان تمام مقامات کو ملاتے ہوئے کھینچے جا
ہیں جن کی بلندی یا گہرائی یکساں ہو۔ اونچائی سطح سمندر سے ناپی جاتی ہے۔
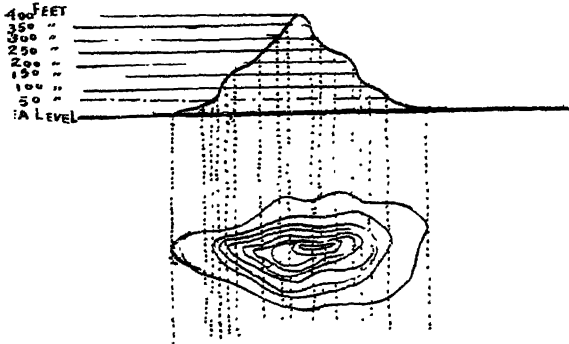
خط کنٹورس کھینچنے کا طریقہ

اس کام کے لیئے لیول Level کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسکاؤٹس پانی کا لیول بہت آسانی سے بنا سکتے ہیں جو معمولی کارروائی کے لیئے کافی ہوگی ایک چوپہل لکڑی کا ڈنڈا چھ فیٹ لابا لو اور اس میں مطابق شکل ایک چوڑی لکڑی کا تختہ پہنا دو۔ تختہ کے دونوں سروں پر چھوٹی چھوٹی شیشہ کی نلکی لگا دو اور ان کو ایک
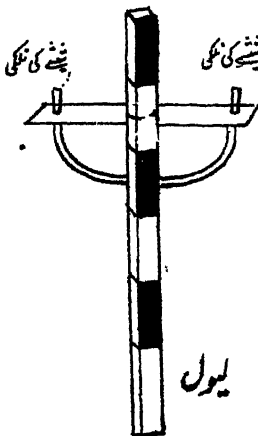
ربرٹیوب سے جوڑ دو - اور پانی بھر دو - اس لیول سے وہ مقامات جو یکساں اونچائی پر ہوں معلوم ہو سکتے ہیں -

اونچائی ہمیشہ سطح سمندر سے لی جاتی ہے کیونکہ پانی کی سطح ہموار ہوتی ہے - اس لیئے تجربہ کے لیئے ایسا مقام تجویز کرنا چاہیئے جس کے قریب سے کوئی دریا یا نالہ گزرتا ہو - تاکہ اس کی سطح کو سطح سمندر فرض کیا جائے - اگر دریا یا نالہ کے کنارہ پر لیول کھڑا کر کے ۵ فیٹ اور ۱۰ فیٹ کی اونچائی کے مقامات معلوم کیئے جا سکتے ہیں - ان دو مقامات سے ۵ فیٹ اور ۱۰ فیٹ کی اونچائی کے خط کنٹورس کھینچنے کے لیئے مقررہ جگہ پر لیول رکھ کر دوسرے شخص کو جس کے ہاتھ میں ناپنے والا بانس ہو تقریباً ۲ فیٹ کے فاصلہ پر بھیجا جائے - اور ایسا مقام تلاش کیا جائے جو لیول کی اونچائی پر ہو - اس طریقہ مختلف مقامات جو یکساں بلندی پر ہونگے معلوم کیئے جا سکتے ہیں - اور اُن کا اندراج نقشہ پر ہو سکتا ہے -

خیمہ زنی

اہمیت ہر ایک لڑکے کی یہ فطرتی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کچھ عرصے کے لیئے باہر کھلے میدانوں میں اپنا مسکن بنائے اور قدرتی مناظر سے استفادہ حاصل کرے۔ اسکاوٹ کے لیئے کھلے میدان۔ چلتے ہوئے دریا چمکتے ہوئے آبشار۔ اور خاموش سرسبز کوہسار ایک خاص دلچسپی رکھتے ہیں اس ساری تحریک کا لبّ لباب خیمہ زنی کی تعلیم ہے۔ فراخ میدان میں صرف ہفتہ بھر قیام کرنا بھی جہاں کھلی ہوا ہو۔ وقت پر کھانا ملے۔ خوب بھاگ دوڑ کا موقعہ ہو۔ صفائی کا کافی اہتمام ہو۔ لڑکوں کے دل و دماغ پر جو اکثر شہر کے گندے محلوں میں رہتے ہیں بہت بڑا اثر رکھتا ہے۔ اگر خیمہ زنی ایک طرف قوائے جسمانی کی ترقی کے لیے ضروری ہے تو دوسری طرف اخلاقی تربیت اس کا جزو اعظم ہے خیمہ کی زندگی ایک کسوٹی ہے جس سے انسان کے جوہر کی پرکھ ہو سکتی ہے یہ کہا گیا ہے کہ ایک دوسرے سے کماحقہ واقفیت حاصل کرنے کے لیئے خیمہ میں ایک ساتھ کچھ عرصہ کے لیے رہنا ناگزیر ہے۔ اور در حقیقت ایک معلم اپنے لڑکوں کے متعلق جس قدر خیمہ کی زندگی میں دو ہفتہ میں معلوم کر سکتا ہے وہ درجہ میں انکو سال کے عرصہ میں بھی معلوم نہیں کر سکتا۔ سقراور تجربہ ہمیشہ سے بہترین اُستاد شمار کئے گئے ہیں۔ خیمہ زنی میں ان کو ایثار۔ ہمدردی بشاشی مستعدی کی

تعلیم دی جاتی ہے۔ اسکولوں میں یہ عام رواج ہے کہ باہر جانے سے قبل ایک بینک کھولا جاتا ہے۔ جس میں بچے اپنی جیب خرچ سے جزرسی کرکے کچھ جمع کرتے ہیں اس کا حساب کھاتہ دار رکھا جاتا ہے اور یہ رقم انہیں پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس طریقہ سے کفایت شعاری اُن کی زندگی کا ایک جُزو بن جاتی ہے۔ اس رقم سے سب لوگ مل کر ان غریب بچوں کی جو اپنا خرچ برداشت نہیں کرسکتے امداد بھی کرتے ہیں۔ تاکہ وہ بھی خیمہ میں اُن کے ساتھ رہکر یکساں لُطفِ زندگی حاصل کرسکیں حقیقی معنوں میں یہ ایک تعلیم ہے اگر تعلیم کا صحیح مفہوم اخلاقی نشو ونما ہے

یہ ایک انسانی فطرت ہے کہ وہ ایک حالت سے ہمیشہ اُکتا جاتا ہے۔ وہ چیزیں جن کو پہلے پہل دیکھ کر قلبی راحت ملتی ہے کچھ عرصہ بعد سوہانِ روح ہو جاتی ہیں۔ پُرانی گلیوں اور اسکول کی چار دیواری سے بچے اُکتا جاتے ہیں ان کے لیئے کھلے میدان کی زندگی ایک نعمت غیر مترقبہ ہوتی ہے قدرتی چیزیں معمولی کے خلاف زیادہ سبق آموز معلوم ہوتی ہیں بچوں میں تعلیم کا ذوق و شوق زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جغرافیہ۔ تاریخ اور مطالعۂ قدرت جیسے ٹھوس مضامین جو بچوں کو درجہ میں بہت خوفناک معلوم ہوتے ہیں باہر ان قدرتی مناظر میں رہکر دلچسپ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس ماحول میں رہکر ہر ایک چیز کو دیکھتے ہیں چھوتے ہیں اور اُس کی ماہیت معلوم کرنے میں کوشاں ہوتے ہیں

خیمہ زنی میں جو تکالیف ہوتی ہیں اُن کو بچّے غیر معمولی بشاشت سے برداشت کرتے ہیں۔ صفائی کا خاص التزام رکھا جاتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے ہاضمہ درست رہتا ہے اور اس طریقہ سے علم الصّحت ایک روزانہ عمل بنجاتا ہے اور خود ہاتھ سے اپنا کام کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

خیمہ زنی کی اہمیت دکھانے سے ہمارا یہ مقصد ہے کہ والدین جو اکثر اپنے بچّوں کو باہر جانے سے منع کرتے ہیں اور اس کو یا تو تضیع اوقات سمجھتے ہیں یا تکلیف دہ اور باعثِ مضرت خیال کرتے ہیں اندازہ لگا سکیں کہ خیمہ زنی کی تعلیم دلچسپ اور مفید ہونے کے علاوہ کس قدر بچوں کے دماغی اور اخلاقی نشو ونما کے لیئے ضروری ہے۔ بچّوں میں خیمہ زنی کی رغبت دلانے کے لیئے اسکاوٹ ماسٹر (طلاّع) کو چاہیئے کہ وہ باہر جانے سے قبل اس مقام کی خصوصیات کا جہاں وہ جانا چاہتا ہے بچّوں سے ذکر کرے۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو عکسی تصاویر سے اُس مقام کی دلچسپیوں کو بچوں کے دلوں میں جاگزیں کرے۔ جب بچّوں میں کافی جوش وخروش دیکھے تو خیمہ زنی کی شروعات نہایت احتیاط سے کرے کیونکہ چلنا سیکھنے سے پہلے دوڑنا دانشمندی کے خلاف ہے اگر شروعات ہی میں ناتجربہ کاری اور محض نادانی سے تکالیف کا سامنا ہوا اور بددلی پھیل گئی تو بعد کی تمام کوششیں بیکار اور بے سود ہوں گی۔ اس لیئے شروع شروع میں چند گھنٹوں کے لیئے بچّوں کو ایک دو میل کے فاصلہ پر لیجانا کافی ہوگا۔

تھوڑی دیر کی سیر و سیاحت اور دو چار کھیل کھیلنے کے بعد واپس ہو جانا چاہیئے جب اسکاوٹ ماسٹر یہ اچھی طرح سے دیکھ لے کہ اُس کے اسکاوٹ خیمہ زنی کے فوائد اور اہمیت کو محسوس کرتے ہیں اور کافی دل چسپی کا اظہار کرتے ہیں تو ہفتہ کے روز یا کسی اور تعطیل میں پورے دن بھر کے لیئے باہر جانے کا قصد کرے۔ یہ سفر بھی بہت دور کا نہ ہونا چاہیئے۔ اس موقعہ پر اسکاوٹ ماسٹر کو بہت احتیاط لازم ہے۔ روانگی سے قبل اس کو چاہیئے کہ تمام اسکاوٹوں کے کٹ کا معائنہ کرے (کٹ میں کپڑے بستر۔ برتن اور دیگر ضرورت کی چیزیں شامل ہیں) کیونکہ تھوڑی سی فرو گزاشت سے باہر سخت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے اور ذرا سی لاپرواہی اور سُستی سے تمام کیمپ کی مسرت خاک میں ملجاتی ہے۔ پروگرام یا لائحۂ عمل کافی سوچ کر تجویز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کیمپ کی کامیابی کا راز بہت کچھ اس پر منحصر ہے۔

عارضی و مقامی کیمپ سیر و سیاحت یا کیمپنگ کے دو طریقہ رائج ہیں: پہلا طریقہ یہ ہے کہ کوئی خوشگوار منظر پہلے منتخب کیا جاتا ہے جہاں پر مقدمتہ الجیش (Advance Gaurd) قرینہ سے خیمہ نصب کرا دیتا ہے اور مقررہ دنوں تک تمام اسکاوٹس ہنسی خوشی اسی مقام پر رہتے ہیں اور مقامی مناظر ہائے قدرت سے حظ اُٹھا کر واپس ہو جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سارا خورونوش کا سامان پُشت پر ہوتا ہے اور

بام کے لیئے روزانہ نئی جگہ تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اسی قسم کی سیاحت عموماً پیدل
لی جاتی ہے اور اس امر کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے
سامان مختصر ہو۔ ایسے سفر کے قیام گاہ کا انتخاب بہت غور و خوض سے کیا جاتا
ہے۔ اور علاقہ سفر بھی ایسا تجویز کیا جاتا ہے جو دلچسپ ہونے کے علاوہ سبق
آموز ہو۔

تعداد تفصیلات پر بحث کرتے ہوئے اہم ترین اور مقدم سوال تعداد کا ہے
کیونکہ جائے قیام کا انتخاب اور دیگر لوازمات کا انحصار بہت کچھ تعداد پر ہے
شروع میں زیادہ تعداد کو کیمپ میں لیجانا نہایت دقت طلب ہوتا ہے کیونکہ
بڑی تعداد کا انتظام مشکل ہے۔ اسکاوٹنگ میں اس کے اوپر بہت زور دیا جاتا
ہے کہ لڑکوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں یا قراولوں میں تقسیم کرکے تھوڑے تھوڑے
فاصلہ پر علیحدہ رکھا جائے۔ اس طریقہ سے ہر ایک لڑکا کسی نہ کسی کام میں ضرور
مشغول رہے گا۔ نگرانی خوب ہو سکے گی۔ اور مقابلہ کے لیئے جو ترقی کے واسطے
نہایت ضروری ہے ہر ایک گروہ یا قراول جان توڑ کوشش کرے گا۔ گویا اکھٹا
رہنے میں خرچ کی ضرور کفایت ہوتی ہے۔

افسران مختصر سے مختصر کیمپ میں بھی دو افسر ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ایک
افسر کیسا ہی مستعد کیوں نہ ہو ہر وقت ڈیوٹی پر نہیں رہ سکتا۔ جنمیں
سے ایک تمام کیمپ کا انچارج (افسر ذمہ دار) ہوگا۔ اگر پورا دستہ کیمپ میں ہے

تو اسکاؤٹ ماسٹر اور اگر صرف ایک قراول ہے تو میر قراول یا Patrol Leader انچارج ہوگا۔ انچارج کا یہ کام ہے کہ وہ تمام کیمپ پر نگاہ رکھے۔ اور اپنے اخلاق، برتاؤ اور بردباری سے کیمپ میں یگانگت کی روح پھونکدے وہ روزانہ کا دستور العمل مقرر کرے گا۔ اور احکامات کو نوٹس بورڈ پر چسپاں اور الاؤ پر زبانی جاری کرے گا۔ کیمپ پر جانے سے قبل کٹ کی نمایش اور صفائی دیکھنے کے لیئے روزانہ کیمپ کا معائنہ کرے گا۔ انچارج کے بعد کوارٹر ماسٹر کا نمبر آتا ہے یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ کیونکہ تمام رسد اور سامان کا مہیا کرنا۔ حفاظت سے لیجانا اور لانا اس کے سپرد ہوتا ہے۔

ضروریاتِ کیمپ ضروریات کیمپ اس قدر زیادہ اور مختلف ہیں کہ ان کا وقت پر بھول جانا تجربہ کار سے تجربہ کار کے لیے بھی بعید از قیاس نہیں اس لیئے ہم تمام چیزوں کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔:

(۱) ایک پورے دستہ کے لیئے حسب ذیل سامان ساتھ ہونا چاہیئے کوارٹر ماسٹر انتظام کریں:

فوری طبی امداد کا سامان۔ لکھنے پڑھنے کے لیئے کاغذ۔ قلم۔ دوات۔ کھودنے اور کاٹنے کے اوزار مثلاً ہتھوڑی۔ آری۔ کُدال۔ کلہاڑی۔

(۲) ایک پٹرول (قراول) کیلیئے ضروری سامان (میر قراول انتظام کرے)۔

ڈول۔ رّسی۔ لالٹین۔ موم بتیاں۔ دیا سلائی۔ سوئی دھاگا کلہاڑی۔

کُدال - پانی کا برتن -

(۳) باورچی خانہ کا سامان (ہر ایک قراول کے لیئے)۔

دیگچی - چائے کی کیتلی - توا - پرات - چمچہ - چمٹا - ڈول - رسّی - چھری - صافیاں - دُودھ کے لیئے خالی بوتلیں - لالٹین - دو تین خالی بوریاں - نمک مصالحہ پسا ہوا - گھی کا برتن - کچھ رکابیاں - گلاس -

(۴) سامان جو ہر ایک اسکاؤٹ کے لیئے ضروری ہے :-

وردی - دو جوڑے معمولی کپڑے - کمبل یا رضائی - واٹر پروف چادر - سوئی دھاگہ - سلیپر رات کے پہننے کے لیئے - تولیہ - صابون - کنگھہ - آئینہ - لوٹا - گلاس - دو پلیٹ - دو چمچے - نوٹ بک - چاقو -

قیام گاہ کا انتخاب

لارڈ رابرٹ بیڈن پاول نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ جائے قیام کا انتخاب کرتے ہوئے اس امر کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اگر ہوا تیز چلی یا بارش ہوئی تو کیا ظہور میں آئیگا۔ خیمہ زن کے لیئے یہ نہایت ہی زرّیں مقولہ ہے کیونکہ قیام گاہ کا انتخاب بہت کچھ اسی کے اوپر منحصر ہے۔ قیام ایسی جگہ پر ہونا چاہیئے جو کسی باغ یا جنگل کے قریب ہو۔ جہاں صاف پینے کا پانی میسّر آسکے " کھانا پکانے کے واسطے ایندھن کے لیئے زیادہ دور نہ جانا پڑے قصبہ یا دیہات سے اس قدر دور خیمہ زن ہونا چاہیئے کہ رسد کا فراہم کرنا مشکل پڑ جائے - اور نہ اس قدر قریب کہ ہر شخص چلتا

پھر تا دخل و معقولات ہو۔ اس کام کے لیئے بہترین جگہ وہ ہے جو قرب وجوار کی زمین سے کسی قدر اونچی ہو تاکہ بارش کا پانی اندر داخل نہ ہو سکے۔ تیز ہوا سے محفوظ ہو۔ زمین نم نہ ہو۔ گرمیوں میں بڑے بڑے درختوں کے نیچے دن میں آرام کیا جا سکتا ہے۔ لیکن رات کو درخت کے نیچے نہ سونا چاہیئے۔ گھنے جنگلات میں جہاں زیر درختی بہت زیادہ ہو۔ کسی قدر نشیب میں یا نم جگہوں پر قیام کرنا مضرِ صحت ہے۔

خیمہ خیمہ کی بہت سی قسمیں ہیں جو آجکل مروّج ہیں۔ لیکن زیادہ تر گھنٹہ کی شکل کا خیمہ جس کو Bell Tent بیل ٹنٹ کہتے ہیں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے خیمہ میں کافی گنجایش ہوتی ہے اور تمام موسموں میں آرام دہ ہوتا ہے۔ لیکن بھاری ہونے کی وجہ سے عارضی قسم کی خیمہ زنی کے لیئے زیادہ موزوں نہیں۔ عام طور پر اسکاوٗٹس پیٹرول ٹنٹ Patrol Tent یا ہلکی قسم کی راوٹی استعمال کرتے ہیں۔ اگر کچھ زیادہ عرصہ کے لیئے
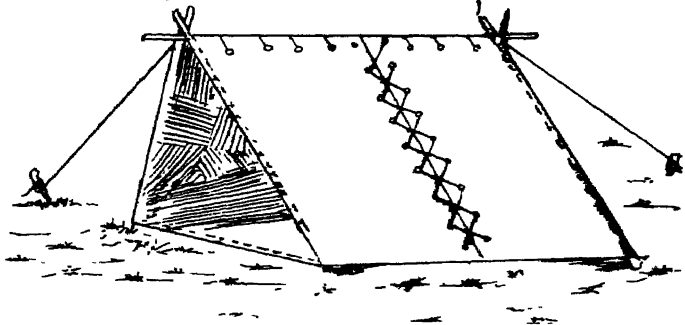
بام کرتا ہو تو ہندوستان میں نہایت آسانی سے جھونپڑے (جن کا ذکر ہم نے
پیش روی کے تحت میں کیا ہے) بنائے جاسکتے ہیں اور اگر قیام عارضی ہو اور
موسم برسات کا نہ ہو تو چادر کمبل۔ برساتی کے ٹکڑوں سے نہایت عمدہ بسرگاہ
بنائی جاسکتی ہے۔ عارضی بسرگاہ بنانے کی علت غائی صرف یہ ہے کہ اوپر سے
شبنم اور نیچے سے نمی اثر نہ کرے۔ زمین کی نمی سے بچنے کے لیئے۔ گھاس۔ پرال
بھوسہ بچھانا چاہیئے۔ گھاس پھوس سے ایک نہایت عمدہ اور آرام دہ بستر بنایا
جاسکتا ہے۔

بنانے کا طریقہ ایک طرف دو اونچے کھونٹے نصب کر دو ان کے
درمیان اس قدر فاصلہ ہونا چاہیئے کہ جس قدر چوڑائی
کا بستر بنانا منظور ہو ان دونوں کھونٹوں میں ایک ڈنڈا مضبوطی سے باندھ
دو۔ ان کھونٹوں کے مقابل تقریباً ۶ یا ۷ فیٹ کے فاصلہ پر بستر کی چوڑائی کا لحاظ
رکھتے ہوئے تین یا چار کھونٹے نصب کر دو۔ ان میں ایک ایک لمبی رسّی کا پھند
دیکر پہلے کھونٹوں کے ڈنڈے کے ساتھ تانا سا تن دو۔ اور ان رسیوں کے
سروں کو ایک اور ڈنڈے میں باندھ دو۔ گھاس کی لمبی لمبی بتّیاں
بناکر اس ڈنڈے کو جس میں رسیوں کے سرے بندھے ہوں اوپر نیچے کرکے
دبا دو۔ اس طریقہ سے گھاس کی ایک موٹی چٹائی بنجائے گی۔ اس چٹائی
سے جھونپڑا چھاتے کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

اگر بدقسمتی سے کچھ بھی میسر نہ آسکے اور خالی زمین پر سونا پڑے تو زمین کو کھود کر پولی کر لینی چاہیئے۔ اور جس مقام پر ران کا جوڑ رہے وہاں پر ایک گڑھا کھود لینا چاہیئے۔ بدن کو گرم رکھنے کے لیئے حتی الوسع نیچے اور اوپر یکساں کپڑے ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ اوپر تو رضائی کمبل سبھی کچھ ہو اور نیچے کچھ بھی نہ ہو اگر زیادہ سردی ہو یا کپڑوں کی کمی ہو تو سونے کی جگہ کا نی گرم کرکے کمبل یا کپڑا جو کچھ موجود ہو اس کے نیچے ردّی اخبار بطور استر لگا لینے چاہئیں۔ فرصت کے اوقات میں اسکاؤٹس خود اپنے ہاتھ سے نہایت عمدہ خیمہ بنا سکتے ہیں جو ایک مدت کے لیئے کفایت کرے گا۔

پاپیادہ سفر کرنے والوں کے لیئے خیمہ

اس نمونہ کا خیمہ سب سے اوّل ملر صاحب نے ۱۸۹۶ء میں ایجاد کیا تھا۔ یہ معمولی کینوس (گزی) یا موٹے سوتی کپڑے سے بنایا جا سکتا ہے۔ اس میں ۳۰ انچ عرض والی کینوس ۱۲ گز لگتی ہے۔

کپڑے کو کسی دری یا تختہ پر پھیلا کر مندرجہ ذیل شکل کے مطابق ناپ ناپ کر نشان لگا لو اور کسی گز یا سیدھی لکڑی کے سہارے ہلکے ہلکے خطوط ڈال کر قینچی سے کاٹ لو

اس شکل کے مطابق کپڑا قطع کرنے پر کپڑے میں سے تقریباً دو گز دو فٹ کا ٹکڑا بچ رہے گا۔ اس ٹکڑے میں سے ایک مثلث متساوی الاضلاع افٹ

۱۱ انچ کا بنیاد جس کا قاعدہ ۲ فیٹ ہو۔
یہ مثلث خیمہ کی پشت پر لگے گا۔

اب ان ٹکڑوں کو معمولی طریقہ
سے مشین سے جوڑ دو۔ خیمہ کے
دو پردے بن جاویں گے۔

بعد ازاں ان دو پردوں کو
مضبوطی سے سی دو۔ اس خیمہ
کا وزن تقریباً ۳ سیر سے کچھ کم
ہوگا جو نہایت آسانی سے ٹٹو یا
بائیسکل پر لیجایا جاسکتا ہے۔

مندرجہ ذیل خیمہ کو لگانے کے لیے
۳ ڈنڈے اور ۸ کھونٹیوں کی ضرورت
پڑتی ہے۔ دو ڈنڈے برائے قینچی
اور ایک لمبا بانس خیمہ سادھنے کے
لیے) قینچی کے ڈنڈے ۱۰ فٹ لمبے
اور بانس ۱۲ فٹ ہونے چاہئیں۔
ہر ایک جوڑ پر ایک چھلا لگانا چاہیئے
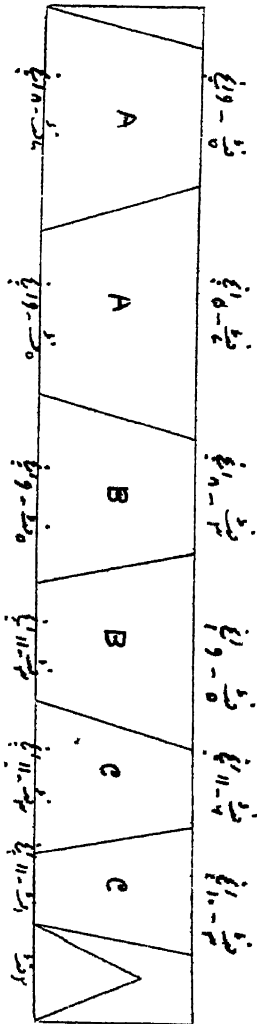
تاکہ وہ مضبوطی سے کھونٹی میں باندھا جا سکے۔ چوٹی ج سے تقریباً ۲ فیٹ کے فاصلہ پہ ایک دوسرا چھلا لگانا چاہیئے اور مقام ف پر اُس کو باندھنا چاہیئے۔
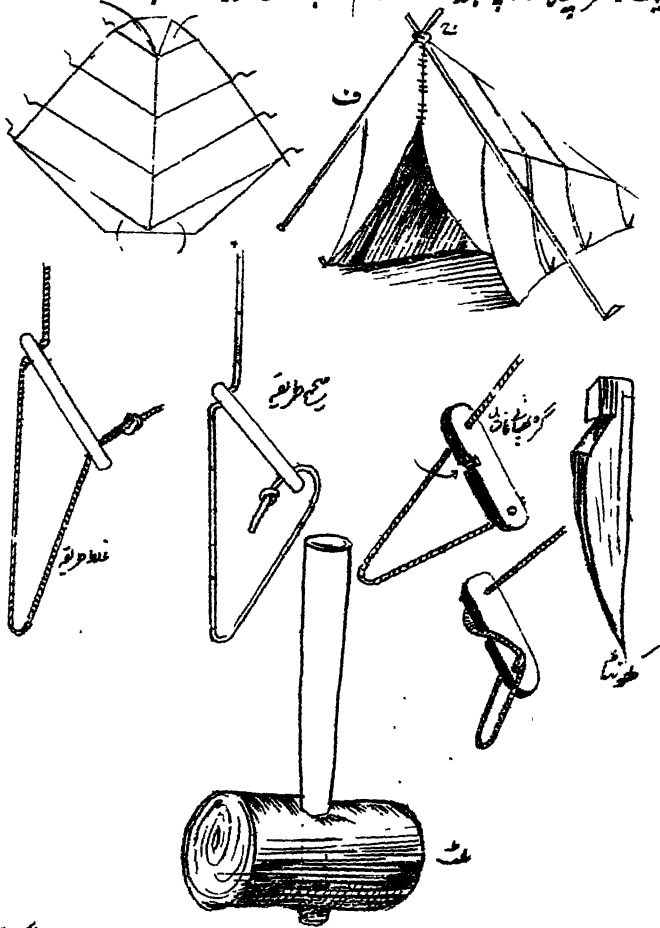
یہ کھلے ہوئے خیمہ کا نمونہ ہوگا۔ اگر اس کو بند کرنا چاہو تو بقیہ دو گزکے

ٹکڑے کو پھیلاؤ اور قطر پر کاٹ لو تو اس سے دو اُڑان پردے بنجا دینگے۔
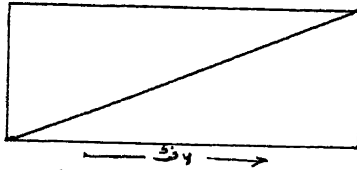
اگر خیمہ کو واٹر پروف کرنا ہو تو نصف اونس اُمن گلاس یا سریش ماہی کو قریب ۶ چھٹانک پانی میں ہلکی آنچ پر گلا کر چھان لو۔ اسی قدر پانی میں کچھ تھوڑا سا صابون گھول کر سریش ماہی کے حل میں ملا دو۔ اس تمام حل میں تقریبًا ۲ پاؤ پانی میں ایک اونس پھٹکری گھول کر اور ملا دو اور سب کو ہلکی آنچ پر رکھدو۔ جوش دینے پر استعمال کرو۔ خیمہ کو اُلٹا کر کے کسی میز یا چوڑے تختہ پر پھیلا دو۔ اور چوڑے برش سے اس مصالحہ کو خیمہ پر خوب رگڑو جوڑ پر مصالحہ زیادہ لگانا چاہیئے۔ سوکھنے پر یہ تجوی بارش کا مقابلہ کر سکے گا۔

آگ جلانا ایک زمانہ تھا جبکہ آگ کی مثل دیوتاؤں اور اوتاروں کی پرستش کی جاتی تھی۔ آجکل بھی آگ کی ضرورت کم محسوس نہیں کیجاتی۔ خیمہ زن کے لیئے تو آگ ایک رحمت ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ بظاہر اس سے کوئی چیز آسان نہیں لیکن جب کام کرنا پڑتا ہے تو حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ باورچیخانہ میں تو چولھے میں دو چار لکڑیاں جمع کیں اور

مٹی کا تیل چھڑکا دیا سلائی لگائی اور آگ طیار۔ لیکن جنگل میں جبکہ چاروں طرف سے ہوا چلتی ہو۔ ایندھن گیلا ہو۔ اور اتفاق سے دیا سلائی پاس نہ ہو یا بھیگ جانے سے کام نہ دیتی ہو تو آگ کا بنانا کارے دارد۔ اس لیئے وہ طریقہ بھی سیکھنا چاہیئے کہ جس سے آگ بغیر دیا سلائی کے بنائی جاسکتی ہے۔ ہندوستان کے پہاڑ کے رہنے والوں میں آگ بنانے کے اب تک دو تین طریقے رائج ہیں۔ چقماق پتھر پر لوہے کی سلاخ مار کر پتنگے جھاڑنے کی ترکیب تو ہر شخص کو معلوم ہے اس لیئے اس کا ذکر فضول ہے۔ دوسرا طریقہ لکڑی رگڑ کر آگ بنانے کا ہے۔ ایک سخت قسم کی لکڑی کے تختہ میں چاقو سے نشان کر لیا جاتا ہے۔ تختہ کے نیچے کچھ جلد مشتعل ہونے والے پھونس یا کاغذ کے ٹکڑے رکھ کر تختہ کے اوپر کوئلہ پسا ہوا رکھا جاتا ہے۔ بذریعہ کمانی ایک دوسری لکڑی اس پسے ہوئے کوئلہ پر زور سے چلائی جاتی ہے۔ رگڑ سے یہ سفوف روشن ہو جاتا ہے جس سے آسانی سے آگ بنائی جاسکتی ہے۔
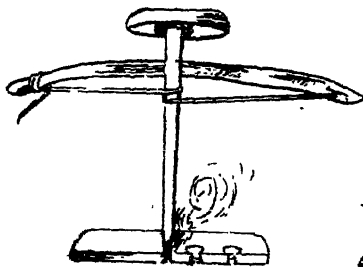
اگر سورج خوب روشن ہو تو آتشی شیشہ سے بھی آگ بنائی جاسکتی ہے۔ برسات میں اکثر دیا سلائیاں نم ہو جاتی ہیں۔ نمی سے بچانے کے لیے ان کو پہلے

پگھلے ہوئے موم میں ڈبو لینا چاہیئے بجائے ڈبیا کے شیشی میں رکھنا چاہیئے

مختلف قسم کی آگ اور چولہا بنانا

مختلف کاموں کے لیئے آگ بھی مختلف ہوتی ہیں۔ جو آگ تاپنے کے لیئے موزوں ہوتی ہے وہ کھانا پکانے کے لیئے نہیں۔ سب سے آسان طریقہ کھانا پکانے کے لیے آگ بنانے کا یہ ہے کہ پہلے سوکھی پتیاں اور خشک تنکے درمیان میں اکٹھا کرے اُن کو آگ لگائی جائے۔ پھر ان پر بڑی بڑی لکڑیاں سرسے جوڑ کر چن دی جائیں۔ اس آگ پر کھانا پکانے کا برتن لٹکایا جاسکتا ہے یا اُس کے تین طرف اینٹیں رکھ کر چولھا بنایا جاسکتا ہے۔ دوسرا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہری لکڑی کے دو موٹے موٹے گدّے اوپر سے کسی قدر چھیل کر پاس پاس رکھے جائیں تاکہ اُن پر برتن آسانی سے رکھے جاسکیں۔ ان کے درمیان سے کسی قدر مٹی کھود کر آگ رکھ دینی چاہیئے۔ اگر اس قسم کے چولھے کے قریب ہوا روکنے کے لیئے لکڑیوں کا ایک پشتہ بنا دیا جائے تو نہایت مفید ہوگا۔
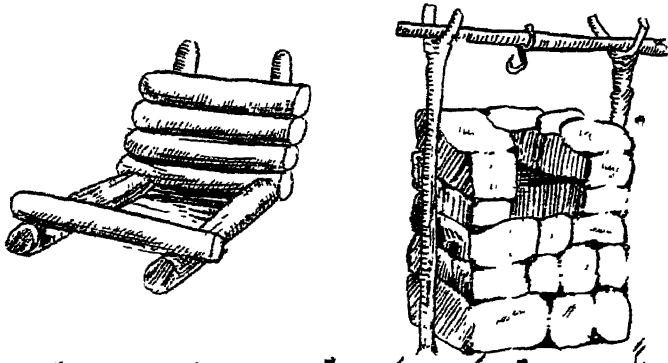
اگر بڑے دستہ کا کھانا تیار کرنا ہو تو حسب ذیل بھٹی بہت مفید ہوتی ہے:
ہوا کے رخ برتنوں کے اندازے سے ایک لمبی خندق پر برابر برابر دیگچیاں
رکھ کر مٹی سے ہوا بند کر دو۔ گہرائی میں آگ جلا دو۔ دود کش آگ جلانے
میں بڑی مدد دے گا۔ ہمیشہ چولہے تیز ہوا۔ دھوپ اور بارش سے محفوظ
جگہ پر بنانے چاہئیں۔ ہوا کے رخ کا خاص خیال لازم ہے تاکہ آگ جلاتے
وقت دھواں آنکھوں میں نہ جائے اور تیز لپٹ باہر نکل کر ضائع جانے کے
بجائے ہانڈی کو لگے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کھانا پکانے کے لیئے
بہت زیادہ آگ کی ضرورت نہیں۔

دود کش

کھانا پکانے کے برتن

ایندھن
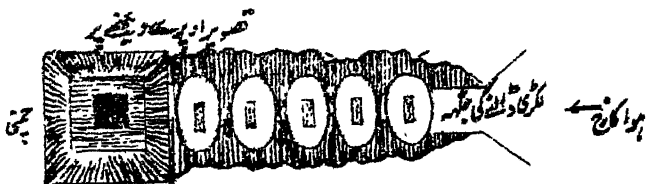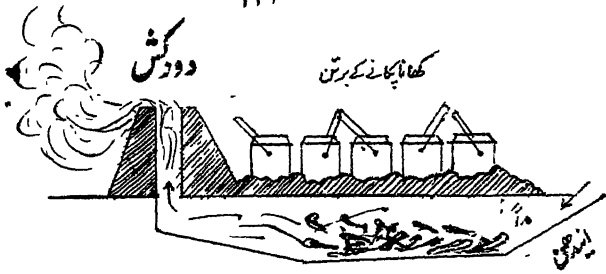
تاپنے اور الاؤ کے لیے ایسی آگ کی ضرورت ہے جو زیادہ دیرپا ہو۔ دھواں کم دے اور گرمی زیادہ پیدا کرے۔

سب سے معمولی طریقہ یہ ہے کہ درمیان میں آگ جلائی جائے اور اس کے ہر چہار طرف موٹے موٹے چیلے رکھ دیئے جائیں اور وقتاً فوقتاً اُن کو آگ کی طرف بڑھا دیا جائے۔

کھانا پکانا

کھانا پکانے کے لیئے چاہے کسی قسم کا سامان ہو اور وہ کسی صورت سے پکایا جائے سب سے زیادہ مقدم چیز صفائی ہی برتن، پکانے کی جگہ غرض ہر ایک چیز جو باورچیخانہ سے تعلق رکھتی ہے صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صفائی گھر کے اندر ہی ضروری ہے اور باہر کیمپ میں ہر ایک قسم کی غلاظت روا ہے بلکہ تجربہ اس امر کا شا

ہی کہ مکان سے زیادہ باہر کیمپ میں صفائی کی ضرورت ہے ورنہ فائدہ کے بجائے نقصان لازمی ہے۔

بغیر ہاتھ دھوئے جنس کو ہاتھ لگانا مضر ہے۔ استعمال سے قبل برتنوں کو ریت یا مٹی سے مانجھ کر خوب صاف کرلینا چاہیئے۔ باورچیخانہ میں ذراسی چیز بھی اِدھر اُدھر نہ پڑی رہنی چاہیئے۔ چھلکے یا اور بچی کھچی چیزوں کے لیئے کچھ فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گڑھا ہونا چاہیئے جس پر وقتاً فوقتاً مٹی ڈالدی جایا کرے۔ پانی کی صفائی کا خاص التزام رکھنا چاہیئے۔ اس کے لیئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ پانی کو استعمال سے قبل جوش دے لیا جائے۔

شروعات اُبالنے اور چائے پکانے سے کی جائے۔ جب ان پر خوب ہاتھ رواں ہو جائے تو دیگر چیزوں کی مشق کرنی چاہیئے۔ اُبالنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ لمبی پتلی شاخ زمین میں ترچھی گاڑ دی جائے سہارا دینے کے لیئے جوڑ میں ایک پتھر اور ایک دوشاخہ لکڑی لگا دینی چاہیئے۔ دوسرے سرے پر اُبالنے کے لیئے آگ پر برتن لٹکا دیا جائے۔
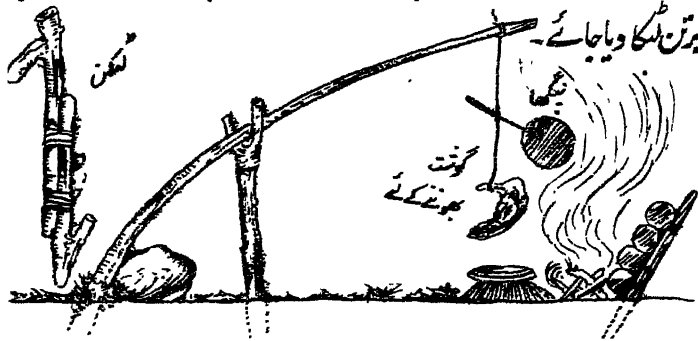
روٹی پکانے کے لیئے پہلے بیلن سے مشق کریں۔ لیکن رفتہ رفتہ ہاتھوں سے گول پکانے کی عادت ڈالیں۔ توا ساتھ ہونا چاہیئے اور اگر کسی موقعہ پر توا موجود نہ ہو تو گھڑے یا اور کسی چیز کے پختہ تلے سے کام لیا جائے۔ دیہات کے گاڑی والے اور کسان لوگ ایک اور طریقہ سے بھی روٹی پکاتے ہیں۔ جس کو وہ باٹی کہتے ہیں۔ زمین کو خوب تپا کر آگ اور راکھ اُس پر سے ہٹا لیجاتی ہے۔ گرم زمین پر سبز پتیاں بچھا کر موٹی موٹی ٹکیاں آٹے کی رکھدی جاتی ہیں بعدہٗ اُن پر سبز پتیاں رکھ کر راکھ اور آگ بچھادی جاتی ہے۔ اگر ایندھن کم ہو یا باہر جانے کی جلدی ہو تو ایک لکڑی کے صندوق میں جس کے اندر بادامی کاغذ سے موٹا موٹا استر کیا گیا ہو خوب خشک گھاس بھر دینی چاہیئے۔ دیگچیوں کو ایک دفعہ اچھی طرح جوش دے کر گھاس کے اندر حفاظت سے رکھدینا چاہیئے۔ کھانا خود بخود آہستہ آہستہ پکتا رہے گا۔ واپسی پر کھانا گرم اور طیار ملے گا۔
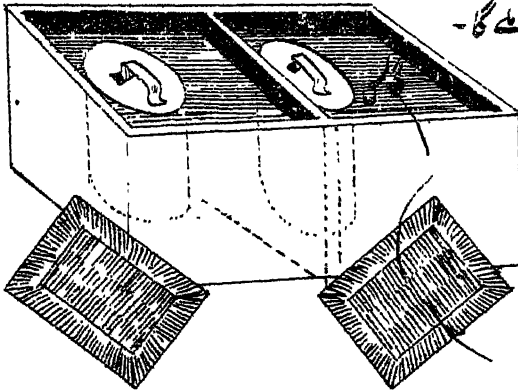
تمام کھانوں میں زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اچھی طرح سے پک جائے اور ایسا بدمزہ نہ ہو کہ پیٹ بھر کر کھایا نہ جاسکے۔

ملاحظہ اور صفائی کیمپ عام طور پر تمام خیمہ زنوں میں یہ دستور ہے کہ صبح قبل طلوع اٹھتے ہیں۔ ضروریات سے فراغت پاکر عبادت اور ورزش کرکے خیموں کی صفائی میں مشغول ہوتے ہیں۔ بسترے دھوپ دینے کے لیے باہر پھیلائے جاتے ہیں۔ افسران کیمپ کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ تمام خیموں کا معائنہ کریں اور ہر جماعت کو اُن کے ہاتھ پیر کی صفائی اور دانتوں کی پاکیزگی۔ طریقۂ آرائش کا لحاظ کرتے ہوئے نمبر دیں جو کیمپ کے اختتام پر سنائے جائیں۔ اس کا مدعا صرف یہ ہے کہ لڑکوں میں صفائی کی عادت ہو اور علم الصحت پر زبانی ہی یاد نہو بلکہ اس پر سب عامل ہوں۔ کیمپ میں ذراسی لاپروائی بعض اوقات بڑے خطرہ کا موجب ہوتی ہے۔ موتی جھرہ (TYPHOID) کا کیمپ میں بہت ڈر رہتا ہے کیونکہ اس کا باعث زیادہ تر گندہ پانی خراب دودھ۔ کچا کھانا اور مکھیاں ہیں۔ ہر ایک خیمہ زن کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان اپنے خیمہ کو صاف اور ستھرا رکھے اور صحت کے تمام قوانین کی پابندی کرے۔ خیمہ کے قریب رفع حاجت کے لیئے جانا نہایت قبیح اور مذموم حرکت ہے۔ اس ضروری کام کے لیئے کوئی خاص جگہ مقرر کرنی چاہیئے اور فراغت حاصل

کرنے پر مٹی ڈال دینی چاہیئے تاکہ بدبو نہ پھیلے اور ہوا خراب نہ ہو۔ ہدایت کے لیئے کچھ عام قوانین نقل کیئے جاتے ہیں۔ اسکاوٹ ماسٹران کو چاہیئے کہ اسی قسم کی کچھ ہدایتیں ہر ایک خیمہ میں آویزاں کرائے۔

عام ہدایتیں

۱۔ کیمپ میں صفائی کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ کیونکہ تندرستی کا مدار اسی پر ہے۔

۲۔ کیمپ کے قریب پاخانہ پیشاب کے لیے ہرگز نہ جانا چاہیئے۔

۳۔ کھانے کو ریت اور مکھیوں سے محفوظ رکھا جائے۔

۴۔ کوڑا کرکٹ کے لیئے ضروری ہے کہ وہ جلا دیا جائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کو دفن کر دیا جائے۔

۵۔ ہر صبح کو خیمہ کے پردے اُٹھا دینے چاہئیں تاکہ دھوپ اندر تک پہنچ سکے۔ اور بستروں کو ہوا اور دھوپ میں خوب پھیلا دینا چاہیے۔

۶۔ کپڑوں کی صفائی بھی بڑی ضروری ہے۔ روزانہ غسل نہایت مفید ہوتا ہے۔

دستور العمل روزانہ دستورالعمل کے متعلق کسی خاص ترتیب کی قید لگانا محال ہے کیونکہ ہر موقعہ پر لائحۂ عمل۔ موسم۔ مقامی

حالات اور دوسری ضروریات پر مبنی ہوا کرتا ہے۔ لیکن چند بنیادی اصول مشورتاً درج کیئے جاتے ہیں۔ کیمپ کا پروگرام کیمپ کے مقاصد کا لحاظ کرتے ہوئے بنانا ضروری ہے۔ پابندیٔ اوقات پر خاص توجہ چاہیئے۔ حوائج روزانہ سے فراغت پانے پر عبادت ورزش۔ معائنہ اور کھیل میں وقت گزارنا چاہیئے۔ کھانا پکانے اور کھانے کے لیئے کم از کم دو گھنٹہ ضروری ہیں۔ کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام لازمی ہے۔ رات کے کھانے کے بعد گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ۹ بجے شب تک اور موسمِ سرما میں ۸ بجے تک الاؤ کے گرد جمع ہو کر تبادلۂ خیالات کے لیئے موقعہ دینا چاہیئے۔

بطورِ نمونہ ہم دونوں موسموں کے لیئے لایحۂ عمل تحریر کرتے ہیں

موسمِ گرما

۵½ بجے صبح بیداری کا بگل

۵½ بجے سے ۶½ بجے صبح۔ حوائج روزانہ۔ عبادت۔ مختصر سی ورزش۔

۶½ بجے سے ۷½ بجے صبح۔ ناشتہ۔ جھنڈا چڑھانا۔ قومی نظم حاضری۔ معائنہ۔

۷½ بجے سے ۱۰ بجے صبح تک مشاغلِ اسکاؤٹنگ۔ کھیل وغیرہ۔

۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک غسل۔ کھانا پکانے کی طیاریاں۔

۱۲ بجے سے ½۲ بجے شام - کھانا اور آرام
½۲ بجے سے ½۳ بجے تک - لکھائی - ڈرائنگ - کانفرنس وغیرہ -
½۳ بجے سے ½۵ تک مشاغلِ اسکاؤٹنگ اور ناشتہ
½۵ بجے سے ½۷ تک سیر و سیاحت -
½۷ بجے سے ½۹ بجے تک کھانا اور الاؤ وغیرہ -
۱۰ بجے شب حاضری اور روشنی گل کا حکم -

موسمِ سرما

۷ بجے صبح جاگنے کا بگل -
۷ سے ۸ بجے صبح - حوائجِ روزانہ - عبادت - مختصر سی ورزش -
۸ سے ½۸ ناشتہ - حاضری - جھنڈا لگانا -
½۸ سے ½۱۰ بجے تک - مشاغلِ اسکاؤٹنگ -
½۱۰ سے ½۱ بجے دوپہر تک غسل - کھانا - آرام -
½۱ سے ½۲ تک کانفرنس لکھائی وغیرہ -
½۲ سے ½۴ تک کھیل یا دیگر مشاغل - ناشتہ -
½۴ سے ۶ تک سیر و سیاحت -
۶ سے ۱۰ تک - کھانا - الاؤ وغیرہ -

پہرہ کے لیئے زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ کی ڈیوٹی لگانی چاہیئے۔
اور ایک وقت میں دو اسکاؤٹس پہرہ دیں۔
متذکرۂ بالا ہدایتوں کو واضح کرنے کے لیئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی کیمپ کا مکمل لایحۂ عمل بیان کیا جائے۔ مسلم یونیورسٹی سٹی ہائی اسکول کے سید محمود ٹرپ نے اپنی عدالت اعزازی (Court of Honour) میں یہ تجویز پیش کی ایسٹر کی تعطیلات میں ہفتہ کے اختتامی کیمپ کے لیئے علی گڑھ کے قلعہ میں چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنی خصوصیات کے لیئے یہ مقام اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ تاریخی اور پرانی روایات کے نقطۂ نگاہ سے یہ مقام اعجوبۂ روزگار ہے۔ اس تجویز پر تمام پٹرول لیڈرس متفق ہوئے اور پورے انہماک سے طیاریوں میں مشغول ہو گئے اسکاؤٹ ماسٹر کی طرف سے ایک ذیل کی اطلاع ہر ایک اسکاؤٹ کو دی گئی۔ اور پروگرام نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دیا گیا۔

ہفتہ کا اختتامی کیمپ

قلعہ علی گڑھ - مورخہ ۱۸-۱۹--۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء

بموجب قرار داد عدالتِ اعزازی Court of Honour

اطلاع دیجاتی ہے کہ تعطیلاتِ ایسٹر میں خیمہ زنی قلعہ میں کیجائے گی جسکی

ت اور غایت آثارِ قدیمہ کی دیکھ بھال اور عملی خیمہ زنی کی تعلیم ہو گی۔
مپ جمعہ کے ۴ بجے سے شروع ہو کر اتوار کی شام کو ختم ہو گا۔ کیمپ
ارج مسٹر فضل محمد خاں بی اے۔ بی۔ ٹی ہونگے۔ بروز جمعہ مورخہ ۱۸
پریل سنہ ۱۹۳۰ء ۲ بجے اسکول ہال میں کٹ کی نمائش ہو گی۔ کٹ میں
سب ذیل چیزیں ہونی چاہئیں:

وردی۔ دو جوڑ معمولی کپڑے۔ کمبل یا رضائی۔ دری۔ واٹر پروف چادر
وتی۔ سلیپر۔ تولیہ۔ صابون۔ کنگھا۔ لوٹا۔ گلاس۔ دو پلیٹ۔ چمچہ۔
ٹ بک۔ پنسل۔ چاقو۔ رسّی۔

میر قراول Patrol Leader ان چیزوں کے علاوہ
کھانا پکانے کے برتن۔ کلہاڑی۔ لالٹین اور مہیا کرے گا۔ نمائش کے
عد سارا سامان باندھ کر کوارٹر ماسٹر احسان علی کو سپرد کر کے باقاعدہ
سید لے لینی چاہیئے۔ ہر ایک قراول سے دو طلبہ لئے جائیں گے۔
ن سے قراول مقدمۃ الجیش Advanee Gaurd بنایا
جائے گا۔ اس کا کام جائے قیام کا انتخاب۔ اس کا نقشہ۔ کیمپ کا خاکہ۔
کیمپ انچارج کی رہائش کا انتظام کرنا ہوگا۔

تمام طلبہ Boy Scouts بوقت ۳ بجے ہیڈ کوارٹر پر جمع
ہو کر قلعہ کی جانب روانہ ہونگے۔ راستہ میں اسکاؤٹ کے نشانات

کی مشق کی جائے گی۔ پہنچنے پر ہر ایک قراول کو ایک چھولداری، راشن اور ان کے کٹ کوارٹر ماسٹر تقسیم کریں گے۔ پروگرام اور قواعد کی کاپیاں بھی ہر ایک میر قراول کو دی جاویں گی۔ کیمپ بوقت ۵ بجے شام ختم کیا جائیگا۔ سامان کی دوبارہ نمائش ہوگی۔ سامان کو کوارٹر ماسٹر کے سپرد کرنے کے بعد جائے قیام کو صاف کرنا ہوگا۔

دستخط کیمپ چیف

پروگرام یالایحۂ عمل

بروز جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۰ء

(مقدمۃ الجیش ہیڈ کوارٹر سے روانہ ہوکر سیدھا قیام گاہ پر جائے گا۔ اس کا کام۔ جائے قیام کا انتخاب الاؤ کا دائرہ بنانا۔ انچارج کیمپ کے لیئے رہائش کا انتظام کرنا ہوگا)۔

ساڑھے چار بجے شام۔ تمام دستہ کیمپ میں داخل ہوگا۔ میر قراول اپنے اپنے قراولوں کی حاضری لے کر کوارٹر ماسٹر کو رپورٹ دیں گے۔ حاضری کے مطابق رسد دی جائے گی۔ میر قراول لپنے ہر ایک طلیعہ کے فرائض بتائینگے۔ کچھ خیمہ لگائیں گے یا جھونپڑہ بنائیں گے۔ کچھ ایندھن اور پانی کا انتظام کریں گے۔ کچھ کھانا پکائیں گے۔ کھانا کھانے کے بعد الاؤ کے گرد سب

ع ہوں گے۔ نائب کیمپ افسر کیمپ کے قواعد بتائیں گے۔ کیمپ انچارج طلبا
لے بنیادی اصولوں پر ایک خطبہ دیں گے۔ روشنی گل کا حکم ۱۰ بجے دیا جائیگا۔

پروگرام

بروز سنیچر ۱۹ اپریل ۱۹۳۰ء

۵ بجکر ۳۰ منٹ پر۔ صبح کا گجر۔ حوائج ضروری سے فراغت پانے پر خدا
کی عبادت۔ اور کسرتِ جسمانی۔

۷ بجے صبح ناشتہ۔

۷ سے ½۷ بجے صبح۔ جھنڈا لگانا۔ مختصر سی دعا۔ حاضری۔ خیمہ جات
کا ملاحظہ۔

½۷ سے ۱۰ بجے تک۔ مشغلاتِ اسکاوٹنگ۔ مختلف قسموں کے چولھے
بنانا۔ چھپر چھانا

۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ نہانا دھونا۔

۱۱ بجے سے ½۲ بجے تک۔ صبح کا کھانا اور آرام

½۲ بجے سے ½۳ بجے تک مختلف قسم کے کھیل جو خیمہ کے اندر کھیلے
جا سکیں۔ یا اسکول کا کام۔

½۳ بجے سے ½۵ بجے تک مشغلات اسکاوٹنگ۔ کیمپ کے لیے آسائش

کی چیزیں بنانا۔ مثلاً پتنگ۔ گڈہ وغیرہ۔

$4\frac{1}{2}$ سے $4\frac{3}{4}$ تک۔ سہ پہر کا ناشتہ۔

$4\frac{3}{4}$ سے ۸ بجے شام تک۔ سیر و سیاحت و ارد گرد کے علاقہ کا مشاہدہ۔

۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ رات کا کھانا اور کیمپ فائر۔

۱۰ بجے شب کو حاضری اور آخری شب کی دعا۔

پروگرام

بروز اتوار ۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء

پروگرام مثلِ سابق۔ صرف فرق یہ ہے کہ کیمپ ۵ بجے ختم کر دیا جائیگا۔
جائے قیام کی صفائی کے بعد واپسی ہوگی۔
مطابق پروگرام ہیڈ کوارٹرس پرکٹ کی نمایش ہوئی اور سامان کوارٹر ماسٹر کے سپرد کیا جس کو وہ اور (ADVANCE GUARD) (مقدمۃ الجیش) قیام گاہ پر لدھوا کرلے گئے بقیہ اسکاؤٹ ۲ بجے پھر دوبارہ ہیڈ کوارٹرس پر جمع ہوئے۔ اور (HARE & HOUND) کتے اور خرگوش کا کھیل کھیلتے ہوئے کیمپ پہنچ گئے۔

اسکاؤٹس کے پہنچنے سے قبل قیام گاہ کا تعین ہو چکا تھا۔ جو قرب وجوار کی

زمین سے کسی قدر اونچائی پر تھا۔ اُنھوں نے ذیل کے نقشہ کے مطابق اپنے اپنے خیمہ کو آراستہ کیا:

باورچی خانہ

پاخانہ

گودام

کوارٹر ماسٹر

چیتے

کوئل

فاختہ

ہاتھی

کیمپ چیف

مرغ

ہوا کا رخ

بھیڑئیے

مور

شیر
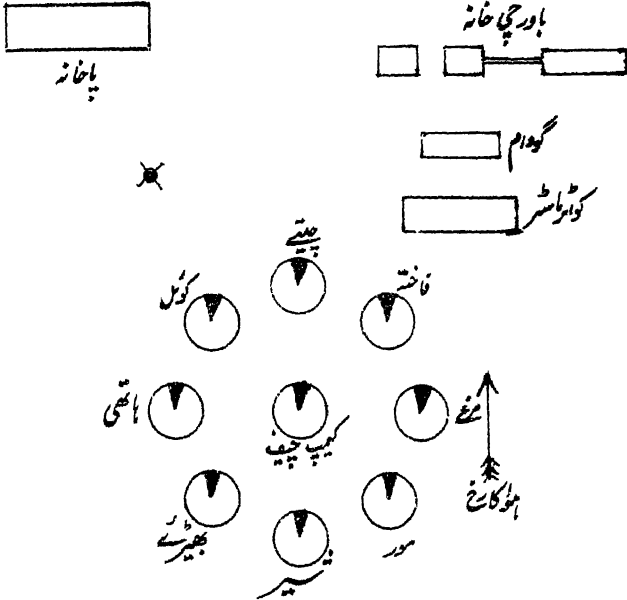
کچھ اسکاؤٹس نے ایک تفصیلی رپورٹ تمام راستہ کی جو طے کیا تھا پیش کی وہ ہم بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔

نقشہ رپورٹ دیکھو صفحہ آیندہ۔

خلاصہ رپورٹ مع نقشہ راہ

پروگرام ہر وقت پیشِ نظر تھا اور اس امر کی ہمیشہ کوشش کی گئی کہ حرف بحرف لائحۂ عمل پر عمل کیا جائے۔ کیمپ فائر (الاؤ) کا نہایت دلچسپی سے انتظار کیا جاتا تھا۔ کیونکہ دن بھر کی کثافت دور کرنے کا یہ واحد ذریعہ تھا۔ ہر ایک شب کے لیے ایک قراول الاؤ کا منتظم ہوتا تھا۔ ہر ایک میر قراول کو اپنے اپنے دستہ کی سرگزشت سنانی پڑتی تھی تھوری ڈرامہ۔ ظرافت آمیز نظمیں۔ دلچسپ نقلیں۔ بیحد تفریح کا باعث ہوتی تھیں روانگی کے دن ۴ بجے دوبارہ کٹ کی نمایش ہوئی۔ میدان صاف کیا گیا اور گھر روانہ ہو گئے۔

تندرستی ہزار نعمت ہے

صحت کی حفاظت ہر ایک انسان پر فرض ہے ۔ کیونکہ صحت ہے تو سب کچھ حاصل ہے ورنہ دولت عزت سب ہیچ ہے ۔ سب سے مقدم چیز اسکاوٹ کے لیے مضبوط جسم کا ہونا ہے ۔ کیونکہ اگر اس کا جسم قوی ہے تو دماغ بھی طاقتور ہوگا اور اخلاقی کمزوریوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکے گا ۔ اسکاوٹ کے لیے مستقل مزاجی ایک خاص صفت ہے لیکن وہ شخص جو تندرست نہیں ہے کبھی مستقل مزاج نہیں ہو سکتا ۔ وہ ہمیشہ آئے دن کی مصیبتوں اور بیماریوں میں گرفتار رہتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے معاون و مددگار ہونے کے بجائے ان کے لیے عذاب جان ہو جاتا ہے ۔ خیمہ زنی اُس شخص کے لیے کیا دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہے اگر وہ ذرا ٹھنڈ میں باہر پھرنے سے زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ قدرت نے جہاں انسان کے لیئے بیماریاں بنائی ہیں وہاں جسم میں مدافعت کا مادّہ بھی رکھا ہے ۔ اگر فطرت کی مدد کی جائے اور تھوڑی سی باقاعدگی اختیار کر لی جائے تو تندرستی کبھی خراب نہ ہونے پائے گی ۔ اس خرابی کا باعث زیادہ تر لاپرواہی اور تندرستی قائم رکھنے کے موٹے موٹے اصول سے ناواقفیت ہے ۔

بدن اور کپڑوں کی صفائی سب سے زیادہ ضروری ہے ۔ سوتے

وقت گرم پانی کا ایک گلاس پینا اور صبح اُٹھ کر مُنہ کی صفائی منجن، مسواک یا برش سے کرکے ایک گلاس پانی پینا نہایت مفید پڑتا ہے۔ نہانا اور موٹے تولیہ سے بدن کو خشک کرنا صحت کے لیے ناگزیر ہے۔

اسکول کے بچّوں کی ایک کثیر تعداد کو ثقلِ سماعت اور ضعفِ بصارت کی شکایت رہتی ہے۔ آنکھوں کو صبح و شام ٹھنڈے پانی سے دھونا چاہیے اور تیز روشنی سے ہمیشہ بچانا چاہیئے۔

کان اور ناک میں بھول کر بھی لکڑی یا کوئی اور نوکدار چیز نہ دینی چاہیئے کان کی صفائی کے لیے چند قطرے تیل کے ڈالنا کافی ہے۔

تازہ ہوا دورانِ خون جس پر ہماری زندگی کا مدار ہے اس کی صفائی کے لیئے تازہ ہوا سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ کسی پودے کو اگر برتن میں بند کر دیا جائے تو وہ کچھ عرصہ میں زرد اور کُمھلا جائیگا اور زیادہ دیر تک رکھنے پر پودا ختم ہو جائے گا۔ انسان کو بھی ہوا کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی پودوں کو۔ ہوا میں تھوڑا سا حصّہ کاربونک ایسڈ گیس کا شامل ہے۔ جو درختوں کے لیئے مفید اور حیوانات کے لیئے مضر ہے۔ ہم سانس کے ساتھ ہوا کی آکسیجن استعمال کرتے ہیں اور دوسرے اجزا باہر نکالتے ہیں۔ اگر تازہ ہوا نہ ملے تو ہم کو بار بار وہی خارج شدہ ہوا سونگھنی پڑے جو مضرِ صحت ہے۔ تازہ اور کُھلی ہوا کے لیئے جب موقعہ

ملے باہر جانا چاہیے۔ سوتے وقت مونہہ لحاف یا کمبل سے باہر رکھنا چاہیئے۔ کمرے کے روشندان کھڑکیاں اور دروازے کھول کر سونا چاہیئے۔ پانی کی بھی بڑی احتیاط لازم ہے۔ صاف پانی اگر نہ مل سکے تو اُبال کر پینا چاہیئے۔

خوراک خوراک ہمیشہ تازہ اور سادہ ہونی چاہیئے۔ اچھی ترکاریوں کا استعمال تندرستی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ صبح سویرے اُٹھنا۔ وقت پر کھانا کھانا۔ رات کو جلدی سونا۔ صبح کے کھانا کھانے کے بعد قدرے آرام کرنا۔ اور شام کے کھانا کھانے کے بعد ٹہلنا بیماری کو دور رکھتا ہے۔ خوراک میں اعتدال نہایت ضروری ہے۔ ایسے کھانے سے جو معدہ پہ بار ہو پرہیز لازم ہے۔ دوڑ دھوپ سے قبل اور بعد کو کھانے میں جلدی نہ کرنی چاہیے۔ آہستہ آہستہ اور چبا چبا کر کھانا کھانے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ کھانے کا کام دانتوں سے لیا جاتا ہے۔ اُن کی طرف سے اگر ذرا غفلت کی جائے تو یہ گندے ہوجاتے ہیں اور ان میں کھانے کے ریزے پھنس کر سڑ جاتے ہیں اور اُن میں جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں جو صحت کو خراب کر دیتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی پر بہت زور دینا چاہئے دونوں وقت مسواک یا برش سے اُن کو صاف رکھنا چاہیئے۔

تمباکو نوشی

تمباکو سے زیادہ شاید ہی کسی دیگر چیز نے ہندوستان میں رواج پایا ہوگا۔ کوئی مجلس کوئی محفل ایسی نہیں جہاں تمباکو کا دور دورہ نہیں۔ باوجودیکہ لوگ عام طور پر اس کی برائیوں سے واقف ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ فضول خرچی اور تضیع اوقات کے علاوہ اس کے دھوئیں کے اثر سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ بینائی اور قوت شامہ خراب ہو جاتی ہے دماغ سست اور بے حس ہو جاتا ہے لیکن اس پر بھی ۹۰ فیصدی اس کے دام میں گرفتار نظر آتے ہیں اسکول کے لڑکوں میں تو یہ وبا اس قدر سرایت کر گئی ہے کہ شاید مشکل سے ایک فیصدی ایسا لڑکا ہوگا جو اس بلائے بے درماں سے بچا ہوگا اسکاوٹ ماسٹروں کے خاص فرائض میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے اسکاوٹوں کو اس کی خرابیوں سے آگاہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس کا تدارک کریں۔

پاکیزگی خیالات

اسکاوٹنگ کا دسواں قانون ہے کہ اسکاوٹ قول و فعل کا سچا اور خیالات کا پاکیزہ ہوتا ہے۔ خیالات کی پاکیزگی کے لیئے اپنے وقت کو اچھے اچھے کاموں میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ تاکہ بری اور مخرب اخلاق سوسائٹی میں بیٹھنے اور ان سے اثر لینے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ بیکار آدمی کا دماغ شیطان کی کارگاہ ہے۔ نہ فرصت حاصل ہوگی نہ شیطان کو پھسلانے اور ورغلانے کا موقعہ ملے گا۔ گندہ لٹریچر۔ ناپاک قصہ جات۔ خراب و فحش تصاویر۔ حیوانی

جذبات کو برانگیختہ کرنے والی ہیں اُن سے پرہیز لازم ہے۔ قدرت ہر ایک
بچے میں ایک خاص وقت آنے پر ایک مادّہ حیوانی پیدا کرتی ہے جس کا
ایک حصہ خون میں شامل ہو کر رگ و پٹھوں کو قوت بخشتا ہے اور دماغ
کو قوی بناتا ہے جب یہ مادّہ بچے میں پیدا ہوتا ہے تو اُس میں عجیب و غریب
تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اُس کا سینہ اُبھر جاتا ہے۔ آواز میں تبدیلی۔
خیالات وحسیات وجذبات میں ایک گونہ وسعت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس
لڑکے کی زندگی قابلِ افسوس ہے جو ایسے نادر اور بے بہا گوہر کو جس کے
جمع رکھنے سے انسان بہادر۔ شریف اور مضبوط رہتا ہے بیکار اور
ناجائز طور پر ضائع کرتا ہے۔ اس کی زندگی خراب ہوجاتی ہے۔ وہ
کسی صورت سے سوسائیٹی کے لیئے کارآمد فرد نہیں بن سکتا۔ ہر ایک
بُری عادت جس سے اس عجیب مادہ کا اخراج ممکن الوقوع ہو لڑکے کے لیئے
موت ہے۔ خفقان۔ سل۔ دق۔ جیسے موذی امراض کا سبب اکثر حالتوں
میں اس مادہ کا ناجائز استعمال ہی قرار دیا گیا ہے۔

صحت قائم رکھنے کے لیئے اس مادہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے کیونکہ اسکو
ناجائز طریقہ پر استعمال کرنا زندگی و مردانگی کو ہمیشہ کے لیئے خیرباد کہدیتا ہے
اسکاؤٹ ماسٹروں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اسکاؤٹس کو تمام نشیب وفراز
بتائیں اور برائیوں سے بچاکر نیکی کی راہ پر لگائیں۔ یہ ایک اخلاقی فرض ہے

جس کی انجام وہی ان پر واجب ہی لیکن یہ ایسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ خود نمونہ ہوں۔ اعلیٰ چال چلن۔ اخلاق و اطوار رکھتے ہوں دل قوی ہو اور عام اخلاقی کمزوریوں سے محفوظ ہوں۔

ورزش اعضاء کی درستی اور صحت کے لیئے ورزش نہایت ضروری ہے لارڈ رابرٹ بیڈل باول صاحب نے چند ورزشیں تجویز کی ہیں جو بغیر کسی چیز کی مدد کے آسانی سے کی جاسکتی ہیں۔ ان ورزشوں کو کرنے کے لیئے بدن پر سوائے نیکر اور ہلکی قمیص کے اور کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے۔ کھلی ہوا میں ورزش کرنا نہایت مفید ہوتا ہے اور اگر یہ نا ممکن ہو تو کم از کم مکان کی کھڑکیاں یا دروازے کھلے ہونے چاہیئں کیونکہ ان ورزشوں کا مدار بہت کچھ سانس پر ہے۔ بند ہوا صحت کے لیئے مضر ہوتی ہے۔

گردن اور سر کی ورزش سر چہرے اور گردن کو اچھی طرح سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مساج کرو۔ گردن اور حلقوم کے پٹھوں کو انگلیوں اور انگوٹھے کے زور سے ملو۔ دانت۔ منہہ اور ناک کو صاف کر کے تھوڑا سا نہار پانی پیو اور آہستہ آہستہ دوسری ورزشیں کرو۔

سینہ کی ورزش سیدھے کھڑے ہو کر سینہ نکال کر دونوں ہاتھوں کو اُلٹا

ملا دو اور بدن کو اتنا جھکاؤ کہ اُلٹے ہوئے ہاتھ گھٹنوں کے بالمقابل آجائیں
سانس خارج کرو۔ پھر ہاتھوں کو آہستہ آہستہ سر کے اوپر لیجاؤ اور جہاں تک
ممکن ہو سکے پیچھے کی طرف جھک جاؤ۔ اس تمام عرصہ میں ناک کے ذریعہ
سے سانس لیتے رہو۔ پھر آہستہ آہستہ ہاتھوں کو جیسا کہ تصویر کے منہ
لے آؤ اور منہ سے لفظ تھینکس ('THANKS) نکالو یعنی خ
کی ہوا کو استعمال کرکے اس کی عنایت کا شکریہ ادا کرو۔ اس کے بعد پھر
آگے کی طرف مثلِ سابق جھکو اور اسی ورزش کو چھ بار کرو۔ اس ورزش
کو کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیئے کہ اس
کا مدعا سینہ۔ دل۔ پھیپھڑوں کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ خیال بھی خاص
مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔

(۱) صحیح طریقہ (۲) غلط طریقہ (۳)
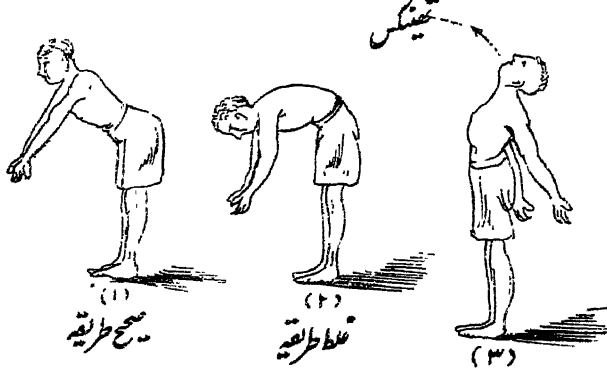
معدے کی ورزش سیدھے کھڑے ہو کر۔ ہاتھوں کی اُنگلیاں کھ

سامنے کی طرف پھیلاؤ۔ اور پھر ہاتھوں کو بغیر پیروں کے ہلائے کمر کے
بل آہستہ آہستہ دائیں طرف لاؤ۔ یہاں تک کہ دایاں بازو انتہائی
حد تک چلا جائے۔ یہاں کچھ وقفہ دے کر پھر بائیں طرف ہاتھوں کو لے آؤ۔
بازوؤں کو کندھوں کے برابر یا اُن سے قدرے اونچا رکھنا چاہیے۔
دائیں جانب ہاتھوں کو لے جاتے ہوئے نتھنوں سے سانس لو اور بائیں طرف
لاتے ہوئے منہ سے ہوا خارج کرو۔ یہ ورزش چھ مرتبہ دائیں جانب
اور چھ مرتبہ بائیں جانب کرو۔ یہ ورزش اندرونی اعضاء مثلاً جگر۔
آنت۔ معدہ کے لیئے مفید ہے۔
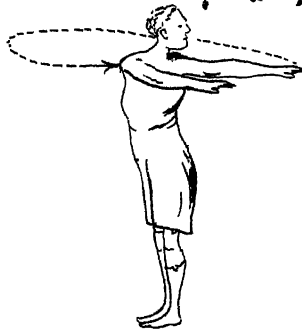
بدن کے بالائی حصہ کی ورزش

سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر جس قدر اونچا
لے جا سکتے ہو اُن کو سر کے اُوپر لیجاؤ انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پیچھے
کی جانب جھکو اور بازوؤں کو اس طریقہ سے حرکت دو کہ دھڑ کے گرد

ایک دائرہ بن جائے جو کمر کے بل دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہو۔ یہ
چھ مرتبہ ایک طرف اور چھ مرتبہ دوسری جانب کرو۔ اس سے کمر اور
معدے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔
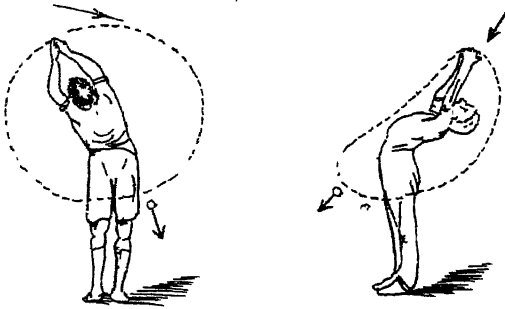
زیریں حصّہ کی ورزش

دیگر ورزشوں کی طرح یہ بھی دم کشی کی ایک
ورزش ہے جس سے دل اور پھیپھڑے
قوی ہوتے ہیں اور خون صاف و صالح پیدا ہو کر صحت بخشتا ہے۔ اس
ورزش کو کرنے کے لئے کسی قدر پیروں کو پھیلاؤ اور بازوؤں کو سر کے
اوپر جہاں تک ممکن ہو سکے اونچا لیجاؤ۔ اور پھر بغیر گھٹنے جھکائے ہاتھوں
کو پاؤں کی انگلیوں تک لیجاؤ۔ (اس مشق میں بعضوں کو پاؤں کی
انگلیاں چھونے میں تکلیف ہوتی ہے اُن کو چاہیئے کہ پہلے پنڈلیوں تک
ہاتھ لیجائیں۔ پھر آہستہ آہستہ مشق بڑھائیں) سانس لینا شروع کرو
اور آہستہ آہستہ ہاتھوں کو اوپر لیجاتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تصویر

کے مطابق جھکو اور ہاتھوں کو سر کے نیچے لاکر مُنہ سے سانس خارج کرو۔ یہ ورزش بارہ مرتبہ کرنی چاہیئے۔
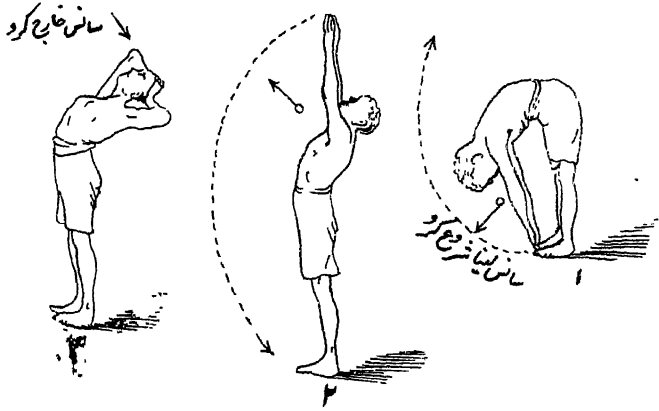
ٹانگ اور پیر کی ورزش

ننگے پیر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ سب سے اوّل ہاتھوں کو کولھوں پر رکھو اور پنجوں کے بل کھڑے ہو جاؤ۔ اور آہستہ آہستہ دھڑ کو بغیر جھکائے ہوئے بیٹھو۔ اور پھر ایسے ہی آہستہ آہستہ کھڑے ہو جاؤ۔ اس مشق کو دن میں جب موقعہ ملے ضرور کرو۔ اُٹھتے ہوئے سانس نتھنوں کے ذریعہ سے اندر کو لو اور بیٹھتے ہوئے مُنہ سے خارج کرو۔

یہ تمام ورزشیں محض نمائشی نہیں ہیں بلکہ ان پر روزانہ عمل کرنے سے صحت کے علاوہ جسم کو مضبوطی اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تمام ورزشیں

ہرایک اسکاؤٹ کے روزانہ دستور العمل میں سے ہونی چاہئیں ۔

ڈرل

اسکاؤٹنگ میں ڈرل کو زیادہ اہمیت اس واسطے نہیں دی جاتی ہے کہ
ڈرل سے انفرادی خصوصیت جاتی رہتی ہے جب کہ اس تحریک کا سارا
زور انفرادی اخلاق کی نشو و نما پر ہے۔ اس کے علاوہ بچے ڈرل کی
روزانہ مزاولت سے اُکتا جاتے ہیں۔ دل چسپی زائل ہو جاتی ہے اور
وہ ڈرل کو ایک فضول چیز سمجھنے لگتے ہیں اس واسطے اسکاؤٹنگ میں
زیادہ زور کھیلوں پر دیا جاتا ہے تاکہ ورزش بھی ہو، انضباط بھی قائم رہے
اور دل چسپی بھی نہ جانے پائے اور ڈرل صرف اس واسطے سکھائی جاتی ہے
کہ لڑکے ایک خاص قاعدہ کی پابندی کرتے ہوئے تیزی و مستعدی سے

جمع ہو جائیں اور باقاعدہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل ہو سکیں۔ فرمزیراں
ڈرل سیکھنے سے انسان کو سیدھا کھڑا ہونا اور بیٹھنا آجاتا ہے جس
سے اعضاء رئیسہ مثلاً قلب و پھیپھڑے کو اپنے فعل میں بڑی مدد ملتی
ہے اور اندرونی اعضاء مثلاً معدہ وغیرہ اپنا کام اچھی طرح سے
کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے جُھک کر چلنے یا کھڑے ہونے میں جیسا کہ
عام لڑکوں کی جو ڈرل سے ناآشنا ہوتے ہیں عادت ہوتی ہے تمام
اعضاء دب جاتے ہیں اور اپنے صحیح فعل میں قاصر رہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ تندرستی خراب ہو جاتی ہے جسم میں پھرتی قائم نہیں رہتی اور
دماغی قوّت بھی گھٹ جاتی ہے۔

اب ہم ان احکامات کا ذکر کریں گے جو ہر اسکاؤٹ کے لئے
جاننے ضروری ہیں:

Alert (تیّار) اس حکم پر اسکاؤٹ کو سیدھا کھڑا ہو جانا چاہیئے۔
ہاتھ سیدھے، پیر ایک دوسرے کے برابر ایڑیاں ملی ہوئی آنکھیں اوپر کو
سامنے ہونی چاہئیں۔

(easy) کے حکم پر بائیں پیر کو بائیں جانب ۶ انچ
لے جانا چاہیئے اور ہاتھوں کو پیچھے کی جانب ایک دوسرے میں
ڈال دینا چاہیئے۔

Quick march (کوئک مارچ) کے حکم پر لڑکوں کو بائیں پیر سے شروع کرکے اچھی رفتار سے چلنا چاہئے۔ پیروں کے ساتھ ہاتھوں کو بھی خوب ہلانا چاہئے۔

Double (ڈبل) اس حکم پر ڈلکی آہستہ چلنا چاہئے۔

Scout pace (اسکاوٹ قدم) کے حکم پر بیس قدم آہستہ اور بیس قدم ڈبل چلنا چاہئے۔

Right turn (سیدھا گھوم) اس حکم پر تمام لڑکوں کو سیدھی جانب گھوم جانا چاہئے۔

(تصاویر ڈرل صفحہ آئندہ پر دیکھو)

ہر اسکاوٹ کو جاننا چاہئے

Alert تیار	easy آرام سے
Rest ایک پیر اپنی جگہہ پر قائم رہنا چاہئے	Parade rest بات چیت کی اجازت ہے
Quick march رفتار سے چلو	Double تیز چلو
Eyes right سلام کے لئے	mark time march قدم ملانے کے لئے
Right turn دایاں گھوم	About turn بالکل گھوم جاؤ
Fall out زیادہ دور نہیں جانا چاہیے	
Half step march آہستہ چلو	Backward march پیچھے کی جانب چلو
Halt ٹھیرو	Right step march سیدھے قدم چلو

ڈرل جو ہر ایک دستہ کو آنی چاہیے

Fall in
چار قطاریں ہوؤ

Count off by fours
چار چار کی گنتی گنو

Right dress
سیدھے ہاتھ کی قطاریں ہوؤ

Guide right

Fours right march

Right by fours
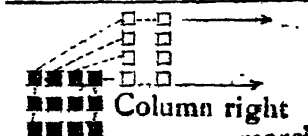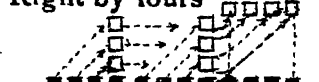
Column right march

Column half right march

Right oblique march
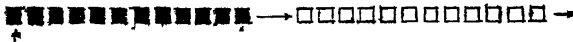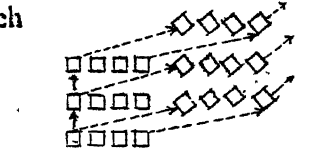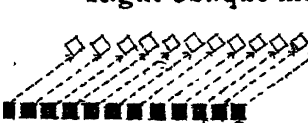
By the right flank march

Right by twos march
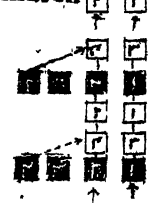
Right by file march
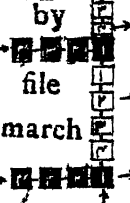
Twos left front into time march
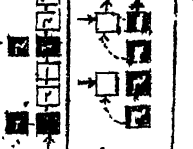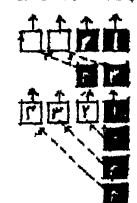
Fours left front into time march.

دُہری قطار کی ڈرل

Fall in by patrols

قراول کی ڈرل

Patrol movements

دستہ کی ڈرل

Troop movements

کالم کی ڈرل
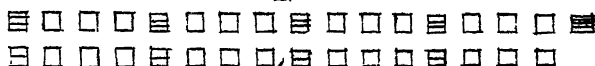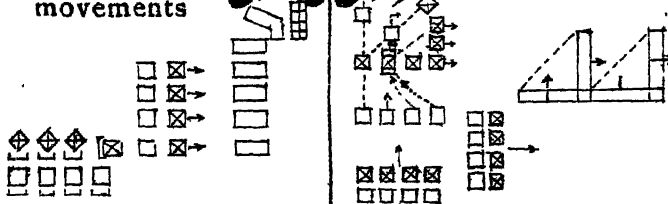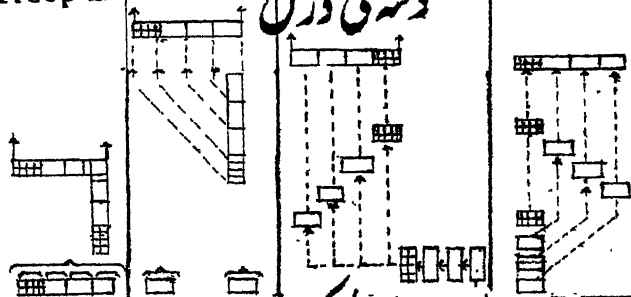
Column movements
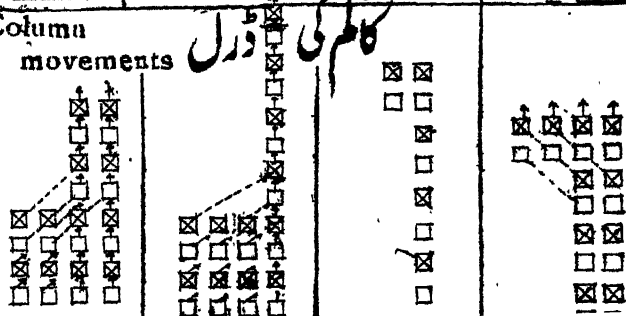
ڈنڈے کی ڈرل

Staff drill

اسکاوٗٹ کی وردی میں ڈنڈا بھی شامل ہے اس لئے اسکاوٗٹ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کو باقاعدہ اُٹھانے اور استعمال کرنے میں مشاق ہوں اور اس کو ایسی طرح اُٹھائیں اور رکھیں کہ وہ ایک زیبائش کی چیز معلوم ہو۔

At ease (۲) آرام

Alert (۱) تیار

Trail staves (۴) لٹکادو

Sit at ease (۳) آرام سے بیٹھو

Support staves (۷) ڈنڈا بازو پر

Shoulder staves (۶) کاندھے کے برابر

Slope staves (۵) ڈنڈا کاندھے پر

Rest on staves (۹) مردہ گاڑنے پر

Square staves (۸) بغل میں رکھو

Present staves (۱۰) آفسر کے آنے پر
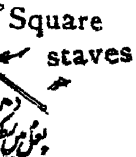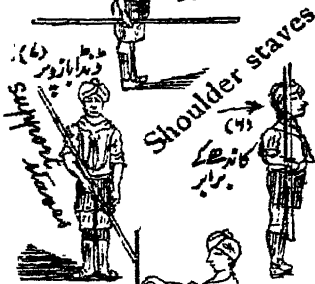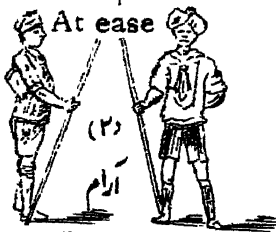
(۱) ڈرل کے وقت اگر کوئی بڑا افسر آجائے تو اُس وقت (Alert) کا حکم دیا جاتا ہے اور حکم دینے والا اسلام کرتا ہے۔

(۲ و ۳) آرام دینے کے لئے ہیں جب یہ خیال ہو کہ اسکاوٹ تھک گئے ہیں تو ڈنڈے کے سہارے اُن کو آرام کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

(۴ و ۵ و ۶ و ۷) عموماً مارچنگ کے وقت کام آتے ہیں تاکہ لمبے سفر میں ڈنڈا بدل بدل کر رکھنے سے تھکاوٹ محسوس نہ ہو۔

(۸ و ۹) یہ دونوں ماتم کے وقت یا جنازے کے ہمراہ جانے کے لئے ہیں۔

(۱۰) اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی بڑا افسر معائنہ کے لئے آتا ہے۔

کھیل

کھیل کود کا منشا محض تفریح یا تضیع اوقات نہیں بلکہ دماغی اور جسمانی نشو و نما کے لئے کھیل ایسے ہی ضروری ہیں جیسی کہ تعلیم، تعلیم کا منشا اخلاق کی درستی، بُرے بھلے کی پہچان اور حقوق کی نگہداشت ہے اور وہ اسکول یا کسی عمارت کی محتاج نہیں بلکہ اخلاقیات کا درس جو میدان میں ممکن ہے وہ ہرگز چہار دیواری میں نہیں ہو سکتا۔ بچے اسکول سے جی چُراتے ہیں اور وہ اس کو قید سمجھتے ہیں اس

کی وجہ صرف یہ ہی کہ تعلیم فطری اصولوں پر نہیں دی جاتی۔ کھیل بالکل اُن کی فطرت کے مطابق ہیں۔ اگر ان کو کسی ایسے طریقہ سے ترتیب دیا جائے کہ وہ دلچسپ ہونے کے علاوہ تعلیمی پہلو بھی رکھتے ہوں تو ان کا فائدہ بیّن ہی بچّوں میں تمام قوتیں حالتِ نمو میں ہوتی ہیں اگر اُن کی بڑھتی ہوئی قوتیں جائز مصرف میں نہ لگائی جائیں تو وہ غلط طریقہ پر لگ جاتی ہیں کھیل ہی صرف ایک ایسا واحد ذریعہ ہی جس سے اُن کی اُس قوت فاضلہ کا اخراج ممکن ہی جس کے بعد وہ ہر ایک کام کے لئے موزوں ہو سکتے ہیں۔ یہ تجربہ کیا گیا ہی کہ اکثر شریر لڑکوں کو تھوڑی سی دیر ایسا کھیل کھلایا جائے کہ اُس میں اُن کو خوب شور مچانے کا موقعہ ملے تو کھیل ختم ہونے پر اُن کی شرارت غائب ہو جاتی ہی اور وہ تعلیم جیسے سنجیدہ کام کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بچّوں میں یہ ایک خاص خصوصیت ہوتی ہی کہ وہ مقابلہ میں جی توڑ کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے بے حد کوشاں رہتے ہیں۔ بچّوں کی اس جبلت اعلیٰ سے اگر کام لیا جائے تو وہ بہت جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ کھیل ہی ایک ایسا آلہ کار ہے جس سے خود غرضی کا استیصال۔ اتفاق و اتحاد و فرماں برداری و مساوات کی تعلیم جو جمہوریت کی جان ہیں ممکن ہی۔

عام ہدایات ۔ جب کہ ایک کثیر تعداد اسکاوٹس کی کھیل کود میں شریک ہو تو مندرجۂ ذیل ہدایات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

۱۔ اسکاؤٹس کی ترتیب کھیل کے مطابق ہونی چاہیئے۔

۲۔ مقابلہ قراول سے قراول کا ہونا چاہیئے۔

۳۔ کھیل کے متعلق تمام ہدایات مشرح و مفصل ہونی چاہئیں۔

۴۔ کھیل میں دیری دلچسپی کو زائل کر دیتی ہے۔

۵۔ بچوں کو کھیل دلچسپ معلوم ہونا چاہیئے اگر اس میں کچھ کمی ہو تو وہ کھیل فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ بہ لحاظ ترتیب کھیلوں کی مندرجۂ ذیل تقسیم ہو سکتی ہے۔

(۱) دائرہ کے کھیل (۲) مجمع کے کھیل (۳) صف بندی کے کھیل (۴) انفرادی مقابلہ کے کھیل (۵) مختلف قسموں کے کھیل۔

دائرہ کے کھیل میٹنگ کے قبل بہت کامیاب رہتے ہیں۔ کیوں کہ ایسے کھیلوں میں سب شریک ہوتے ہیں اور سب کی توجہ ایک طرف مبذول رہتی ہے مجمع کے کھیل اس واسطے کھلائے جاتے ہیں کہ سب یک جا ہوں۔ صف بندی کا کھیل باہمی مقابلہ کے لئے بہت کارآمد ہوتے ہیں۔ انفرادی مقابلہ صرف ایسی حالت میں ہونا چاہیئے جب کہ تمام دستہ میں غازی مرد (Champion) معلوم کرنا ہو۔

کھیل کے لئے ترتیب کھیل کھلانے سے قبل لڑکوں کو اس طریقہ سے مرتب کر لینا چاہیئے کہ وہ فوراً کھیل شروع کر سکیں۔ اور سب سے انسب طریقہ یہ ہے کہ سب کو دو قطاروں میں ترتیب دی جائے

کہ بڑے لڑکے دائیں جانب رہیں اور Falling in (قطار میں ہوجاؤ) کے حکم پر پچھلی قطار اگلی قطار کے متوازی ہونی چاہیئے۔

(۱) اب دائرے کے کھیلوں کے لئے اگلی قطار کو About turn (پورا گھوم کراؤ اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے کے لئے کہو۔ اس طریقہ سے دائرہ نہایت آسانی سے بنایا جاسکتا ہے۔ دائرہ بن جانے پر لڑکوں کو ہاتھ گرانے کا حکم دو۔

(۲) اگر کھیل اس قسم کا ہو کہ اس میں ایک قطار دوسری قطار کے مقابلہ میں آتی ہو تو اصل قطار کو (About turn) (پورا گھوم) کرا کے ضرورت کے مطابق آگے بڑھاؤ اگر ریلے Relay کی قسم کا کوئی کھیل ہے تو دونوں قطاروں کو (Right turn) یا (LEFT turn) (دایاں یا بایاں گھوم) کراؤ۔ اس طریقہ سے دو قطاریں ایک رُخ پر ہوجائیں گی۔ یہ ترتیب انفرادی مقابلہ میں بہت کارآمد ہوتی ہے۔ قطاروں کو چار چار کی تعداد میں منقسم کرکے پہلی قطار کے اوّل کو دوسری قطار کے اوّل سے مقابلہ کرنے کے لئے کہو۔ اس طریقہ سے دوئم کو دوئم سے اور سوئم کو سوئم سے مقابلہ کرکے بہترین فرد معلوم کرلو۔ یہ مرد غازی (Champion) پہلے قراول کا دوسرے قراول کے مرد غازی سے مقابلہ کرے گا۔ انفرادی مقابلہ کے لئے ہمیشہ جوڑ برابر کا لینا چاہیئے۔

کھیلوں کی تقسیم | آسانی کے لئے ہم کھیلوں کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں اگرچہ یہ تقسیم ایک مکمل تقسیم نہیں کہی جا سکتی کیوں کہ اکثر کھیلوں میں یہ پانچ صفتیں ہوتی ہیں:

۱- کھیل جن میں زیادہ زور اسکاؤٹ کے کسی ہنر کی طرف ہوتا ہے۔

۲- کھیل جن میں دھیان دینے اور سمجھنے کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

۳- کھیل جن میں ملکر کام کرنا پڑتا ہے اور ہار جیت کے لئے ہر شخص ذمہ دار ہوتا ہے۔

۴- طاقت کے کھیل۔

۵- تفریح کے کھیل۔

ہنر سکھانے والے کھیل

گرہ بندی | اس کھیل کے لئے پانچ پانچ اسکاؤٹ ایک قطار میں کھڑے ہونے چاہئیں۔ ہر ایک قطار کے پہلے اسکاؤٹ کے پاس ایک ایک رسّی کا ٹکڑا ہونا چاہئے۔

Go (شروع) کے حکم پر ہر ایک قطار کا پہلا لڑکا رسّی سے (Bowline) کا پھندا لگا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دے دیگا جو اسی رسّی میں Reef knot (چورس گرہ) لگا کر اپنے تیسرے ساتھی کے حوالے کرے گا۔ غرض پہلا لڑکا

Bowline) دوسرا) Reef) تیسرا) Sheet bend) چوتھا
sheep shank) اور پانچواں Clove hitch)
ایک ڈنڈے کے چاروں طرف لگا کر زور سے Right (ٹھیک) کہے گا
جو قطار کم وقت میں صحیح گرہیں لگائے گی وہ جیتے گی۔

۲۔سمتوں کا کھیل ۔زمین پر کھریا مٹی سے دو خطوط زاویہ قائمہ بناتے ہوئے کھینچو۔ اور اُن کو شمال جنوب مشرق و مغرب کے ناموں سے موسوم کرو۔ ان چاروں سمتوں پر چار لڑکے کھڑے کردو۔ اور ان چاروں کے درمیان چار لڑکے اور کھڑے کردو۔ یہ لڑکے قطب نما کی آٹھ سمتیں ظاہر کریں گے۔ اب درمیان میں ایک اور لڑکا جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی کھڑا کردو۔ اب اسکاؤٹ ماسٹر کو چاہیئے کہ وہ ایک ساتھ دو مختلف سمتوں کے نام لے کھیلنے والوں کو چاہیئے کہ جو ان سمتوں پر کھڑے ہوں جن کا نام اسکاؤٹ ماسٹر نے لیا ہو ایک دوسرے سے جگہہ تبدیل کرلیں۔ پٹی باندھے ہوئے اسکاوٹ کو چاہیئے کہ وہ جگہہ تبدیل کرنے والے اسکاؤٹس کو پکڑنے کی کوشش کرے۔ کسی قدر مشق ہوجانے پر اس کھیل کو ۱۶ سمتیں بنا کر کھیلنا چاہیئے۔

(تصویر صفحہ آیندہ پر دیکھو)

(گرد بندی کا کھیل)
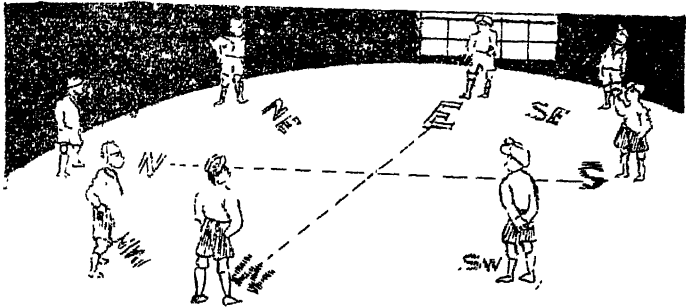
فوری طبّی امداد کا کھیل

کھیلنے والوں کو دو قراولوں میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ ایک قراول زخمی کا پارٹ ادا کرے گا اور دوسرا فوری طبّی امداد کا۔ زخمی قراول کے اسکاؤٹس کے مختلف حصّوں پہ کاغذ کے ٹکڑے لگا دئے جائیں گے جن پر ضرب کا کچھ حال لکھا ہوگا کھیل شروع کرنے سے پیشتر زخموں کے قراول کو ایک دائرہ میں محصور کر دینا چاہیئے۔ قراول فوری طبّی امداد کو جس کے پاس ایک ایک لکڑی اور تین تین پٹیاں ہونی چاہئیں ایک ایک گیند دی جاوے گی۔ سیٹی بجنے پہ قراول فوری طبّی امداد زخمیوں پر گیند سے حملہ کریں گے۔ جس کے گیند لگ جائے اس کو گرجانا چاہیئے۔ دوبارہ سیٹی بجائی جاوے گی اور جس کے گیند سے چوٹ لگی ہو وہی اس کا علاج بموجب تحریر کے کرے گا' دوسرے غلطیاں نوٹ کریں گے۔ زخمی کو علیحدہ کر دیا جائے گا اور دوبارہ کھیل شروع ہوگا یہاں تک

کہ سب زخمی ہوجائیں گے اور ہر ایک کو علاج کا موقع مل جائے گا۔

۴ - فوری طبی امداد اور بیرقی کا کھیل

ہر ایک قراول میں جو اس کھیل میں حصہ لیں گے ایک خبر رساں (Signaller) چار فوری طبّی امداد کرنے والے اور دو زخمی کا پارٹ کرنے والے ہوں گے۔ ہر ایک قراول کا خبر رساں جج کے پاس کھڑا ہوگا اور فوری طبّی امداد کرنے والے کم از کم اس مقام سے ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر ہوں گے۔ زخمی اسکاوٹس جو کھیل ختم ہونے تک گونگے بیٹھے رہیں گے۔ فوری طبّی امداد کرنے والوں سے کم از کم ۵۰ گز کے فاصلہ پر کسی پوشیدہ جگہ پر پڑے ہوں گے۔ ضرب ظاہر کرنے کے لئے کچھ کاغذ کے ٹکڑے زخموں کے مضروب شدہ حصص پر بندھے ہوں گے۔ اس ترتیب کے بعد جج ہر ایک خبر رساں کو وہ مقام جہاں پر کہ مریض پڑا ہوا ہو بتائیگا خبر رسانوں کو اطلاع ملنے پر چاہئے کہ وہ مریضوں کی اطلاع اپنے اپنے فوری طبی امداد کرنے والوں کو کر دیں۔ مطلع ہونے پر فوری طبی امداد کرنے والے مریض کی تلاش میں جائیں گے اور امداد کرنے کے بعد اسٹریچر پر لاد کر جج کے پاس لائیں گے خبر رسانی کے دس نمبر اور جلدی سے مریض کو جج کے پاس لانے کے دس نمبر پٹی کی بندش اور صفائی کے دس نمبر ہونگے۔ ہر ایک غلطی پر دو نمبر وضع کرلئے جائیں گے۔

۵ - اسکاوٹ چال کی دوڑ - اسکاوٹ کے صدر مقام سے کوئی دوکان

ایسی تجویز کرنی چاہئے جو ٹھیک نصف میل کے فاصلہ پر ہو اور اس کی کسی کھڑکی میں پچیس سے زیادہ مختلف چیزیں ہوں۔ قراولوں کو اسکاوٹ چال سے اس دوکان تک جانا چاہئے اور ایک منٹ کھڑکی کی چیزوں کو دیکھنے کے بعد ہیڈ کوارٹرس کو واپس آجانا چاہئے۔ جو قراول ٹھیک اس فاصلہ کو ۱۳ منٹ میں طے کرے گا اس کو پچاس نمبر دئے جائیں گے۔ جو قراول اس وقت سے زیادہ یا کم میں آئے گا اس کے نمبروں میں سے ہر سکینڈ پر دو نمبر وضع کرلئے جائیں گے۔ سب قراولوں کے لوٹنے پر ان کو پانچ منٹ آپس میں گفتگو کرنے اور تمام چیزوں کو کاغذ پر لکھنے کے لئے دئے جائیں گے۔ صحیح خبر بتانے پر دو نمبر ہر ایک جزو کے لئے دئے جائیں گے اور غلطی پر دو نمبر وضع کرلئے جائیں گے۔

۶۔ اجنبی شخص کا حلیہ کلب روم میں کوئی اجنبی شخص داخل ہوتا ہے اور تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس چلا جاتا ہے ہر ایک اسکاوٹ کو جو مقابلہ میں شریک ہونا چاہے پانچ منٹ دئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنی یادداشت سے اجنبی کا حلیہ تحریر کرے اور اپنے تجربہ کی بنا پر اس کا پیشہ وچال چلن بتائے۔

نوٹ بک میں ذیل کی باتوں کو خاص طور پر نوٹ کرے:

عمر، اونچائی، آنکھوں کا رنگ، بالوں کا رنگ۔ کپڑوں کی وضع قطع

جوتے کی ساخت اور دیگر امور جو قابل غور ہوں۔ وقت ختم ہونے اور کاغذ واپس لینے پر اجنبی کو دوبارہ بلایا جائے اور حلیہ کی تصحیح کرلی جائے جس اسکاؤٹ کا بیان مفصل اور صحیح ہوگا جیتنے والا قرار دیا جائے گا۔

توجہ دینے کا کھیل

کوّے اور سارس

Crows and cranes

کھیلنے والوں کی دو پارٹیاں بنادی جاتی ہیں ایک کا نام Crows اور دوسرے کا نام cranes رکھا جاتا ہے۔ دونوں جماعت کے افراد ایک دوسرے کی طرف پشت کرکے ایک گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ حکم دینے والا آدمی دونوں جماعت کے درمیان کھڑا ہوکر .... کر۔ر۔ر۔ر ۔ وز یا کر۔ ر۔ر۔ر نیز زور سے پکارتا ہے جس پارٹی کا نام پکارے اس کو اپنے گھر کی طرف بھاگنا چاہئے اور دوسری پارٹی کو بھاگنے والوں کا تعاقب کرنا چاہئے۔ اگر گھر پہنچنے سے پہلے کوئی چھوا جائے گا تو چھونے والے کو اس مقام سے گھر تک اور واپس اپنی پشت پر لاد کر لانا ہوگا

Crows ← ○ ○ ○ ○ ○ ○ | × × × × × × → cranes

□
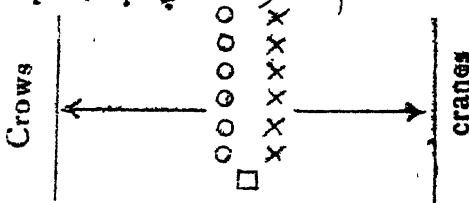
۸ - انگوٹھا اوپر انگوٹھا نیچے
Thumbs up and down

کھیلنے والوں کو نصف دائرہ میں کھڑا ہونا ہونا چاہیئے ۔ کھیلنے اور کھلانے والے کو چاہیئے کہ اپنے انگوٹھے اوپر کی طرف کرکے مٹھی بند کرلیں اور جس طریقہ سے کھلانے والا حکم دے وہی حرکت کرنی چاہیئے مثلاً وہ کہے کہ میں کہتا ہوں انگوٹھا اوپر تو سب کو انگوٹھا اوپر کی طرف رکھنا چاہیئے اور جب وہ کہے کہ میں کہتا ہوں کہ انگوٹھا نیچے تو سب کو نیچے کی طرف کرلینا چاہیئے لیکن اگر حکم کرنے سے قبل میں کہتا ہوں" نہ کہے تو کوئی حرکت نہ ہونی چاہیئے ۔ کھلانے والا دھوکہ دینے کی غرض سے حکم کے خلاف اپنے انگوٹھوں کو حرکت دے گا۔ غلطی کرنے والا کھیل سے خارج سمجھا جائے گا جو آخر میں باقی رہے گا جیتنے والا کہلائے گا ۔

۹ - چوہا بلی

کھیلنے والے ایک دوہرا حلقہ بناتے ہیں یعنی ایک دائرہ میں برابر برابر فاصلہ پر دو دو اسکاوٹ آگے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں ۔ دائرہ کے باہر ایک بلی بنتا ہے دوسرا چوہا ۔ بلی چوہے کو دوڑ کر پکڑے گی لیکن چوہا بھاگ کر کسی قطار کے آگے کھڑا ہو جائے گا اور اس طریقہ سے اپنے آپ قطار میں بچائے ۔ دو اسکاوٹس کے تین ہو جائیں گے اس لئے قطار کا پچھلا آدمی دوڑے گا اور بلی اس کو پکڑنے کی کوشش کرے گی ۔ اس طرح سے کھیل جاری رہتا ہے اگر تیسرا اسکاوٹ نہ بھاگے یا بھاگتا ہوا پکڑا جائے

تو وہ بلی بن جائیگا اور پکڑنے والا چوہا۔

وہ کھیل جو مل کر کھیلے جاتے ہیں
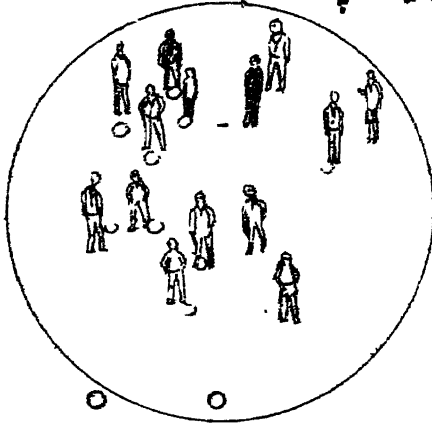
۱۰۔ ڈاج بال ایک بڑا دائرہ زمین پر بناؤ اور اس کے محیط پر برابر
فاصلہ پر ایک دستہ کھڑا کردو دوسرا دستہ دائرہ کے
اندر رہے گا۔ دائرہ کی وسعت اتنی ہونی چاہئے کہ دوسرے دستہ کے اسکاؤ
اچھی طرح سے اس میں سما سکیں اور گیند بھی اچھی طرح سے پھینکی جا سکے۔ دائرہ
پہلے اسکاؤٹس والی بال کو زمین سے چھو کر اندر کے اسکاؤٹس کو مارنے
کی کوشش کریں گے۔ جس کے گیند لگ جائے گی وہ دائرہ سے باہر کر د

جائے گا۔ وقت مقررہ کے بعد دائرہ کے اندر جو باقی رہیں گے ان کی تعداد معلوم کر لی جائے گی۔ اتنا ہی وقت پھر دوسری جماعت کو دیا جائے گا اور جگہ تبدیل کر لی جائے گی یعنی جو دائرہ کے باہر تھے وہ اندر ہو جائیں گے جو دائرہ کے اندر تھے باہر ہو جائیں گے۔ وہ جماعت جیتے گی جو مقررہ وقت میں زیادہ اسکاؤٹ دائرہ کے باہر نکال دے۔ محیط پر کھڑے ہونے والے اسکاؤٹس دائرہ کے اندر جا کر گیند نہیں مار سکتے لیکن اپنے دوسرے ساتھی کے پاس پھینک سکتے ہیں۔

۱۱۔ گیند تڑی Spud

ایک ۲۰ گز مربع میدان میں ۱۰ فٹ قطر کا دائرہ کھینچا جاتا ہے تمام کھلاڑیوں کے نام عددوں پر رکھ لئے جاتے ہیں۔ کھیل شروع کرنے سے قبل دائرہ میں اپنا داہنا پیر رکھتے ہیں۔ کھیلنے والوں میں سے ایک ٹینس کی گیند کو زور سے دائرہ میں مار کر کسی کھلاڑی کا نام لیگا۔ سوائے اس شخص کے جس کا نام کہلانے والا لے گا سب بھاگ جائیں گے وہ گیند کو اٹھا کر سب کو ٹھہرنے کا حکم دے گا۔ اس حکم پر جو جہاں ہوگا ساکت کھڑا ہو جائیگا۔ اب وہ کسی کے گیند مارنے کی کوشش کرے گا جس کے گیند لگ جائے گی وہ گیند اٹھا کر سب کو ٹھہرنے کا حکم دیگا اور مثل ماسبق کسی دوسرے کے مارنے کی کوشش کریگا۔ اس طریقہ سے کھیل جاری رہے گا جب کسی کا وار خالی جائے گا تو اس کے نمبروں میں سے

ایک نمبر وضع کر لیا جائے گا اور اس کو پھر دوبارہ کھیل شروع کرانا ہوگا ۔
جس شخص کا وار تین دفعہ خالی جائے گا اس کو سزا ملے گی ۔ سزا کا طریقہ یہ ہے
کہ مجرم کو دیوار یا درخت کے سہارے کھڑا ہونا پڑے گا اور دیگر کھیلنے والے
مجرم سے ۱۵ قدم کی دوری پر کھڑے ہو کر ایک ایک گیند اس کے رسید کرینگے
جو شخص ۱۵ قدم سے کم فاصلہ سے مارے گا اس کو ۲ گیندوں کی سزا ملے گی ۔

۱۲ - message sending
اطلاع بھیجنے کا کھیل

جج ایک جگہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور مختلف قراول مختلف سمتوں میں اس کے پاس ایک قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ قراول کے ہر ایک فرد میں تقریباً ۳۰ گز کا فصل ہونا چاہیئے ۔

جج ہر ایک قراول کے پہلے اسکاوٹ کو بلا کر ایک پیغام سنا دیگا اب اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے قراول کے دوسرے اسکاوٹ کو وہی اطلاع بجنسہ سنا دیں ۔ اس طریقہ سے پیغام آخری اسکاوٹ تک پہنچ جائیگا آخری اسکاوٹ اس اطلاع کو لکھ کر جج کے پاس لائے گا ۔ ہار جیت ٹھیک اطلاع اور اس کے جلد لانے پر ہوتی ہے ۔

Potato race
۱۳ - آلو کی دوڑ

میدان کے ایک سرے پر قراولوں کی تعداد کے مطابق ۱۸ انچ قطر کے دائرے کھینچ دئے جاتے ہیں اور تقریباً ۱۵ قدم کے فاصلہ پر پہلے دائروں کے متوازی اتنی ہی

تعداد میں اور دائرے کھینچ دئے جاتے ہیں ان دائروں میں کھیلنے والے قراول
کی تعداد کے مطابق پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے رکھ دئے جاتے ہیں - اب کھیلنے
والے اپنے اپنے قراوں کے دائرہ کی شست میں قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں
شروع ہونے کی سیٹی بجتے ہی ہر ایک قراول کا پہلا کھلاڑی بھاگ کر پہلے
دائرہ میں سے پتھر اٹھاتا ہے اور دوسرے دائرہ میں اس کو رکھ کر واپس
آتا ہے اور اپنے ساتھی کو جو اب اول کھڑا ہوگا چھو کر قطار کے پیچھے جاکر
کھڑا ہوتا ہے - چھونے پر دوسرا اسکاوٹ بھی وہی حرکت کرے گا - اس
طرح کھیل جاری رہتا ہے - جس قراول کا آخری کھلاڑی اپنی حدود میں اول
آئے گا - وہ قراول جیت جائے گا

Diagonal kerchief race
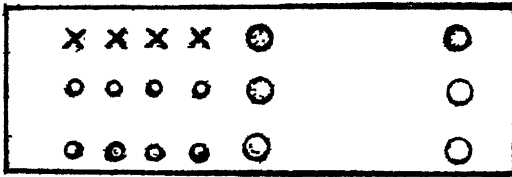
۱۴ - رومال کی وتری دوڑ

کھیلنے والوں کی برابر کی دو ٹیمیں بنائی جاتی ہیں - بعد کو ہر ایک ٹیم کے دو برابر حصے کر دیتے ہیں نصف
حصہ وتر کے ایک سرے پر دوسرا حصہ دوسرے سرے پر کھڑا ہوتا ہے - اس
طریقہ سے دوسری ٹیم کھڑی ہوتی ہے - شروع کے حکم پر ٹیم الف د ب کے پہلے

لڑکے اپنی اپنی ٹیم کے دوسرے حصوں کے پہلے لڑکوں کو رومال دوڑ کر دیں گے۔ رومال حاصل کرکے وہ خود دوڑ کر اس کو اپنے ساتھی کو دیں گے اس طریقہ سے کھیل جاری رہیگا۔ ٹکر سے بچانے کے لئے حکم دینے والے کو چاہئے کہ درمیان میں کھڑا ہو جائے۔ جس ٹیم کا آخری لڑکا اول آئے گا وہ ٹیم جیتے گی۔

زور آزمائی کے کھیل

۱۔ مرغ کی لڑائی

قراول میں دو بہادر زور آزمائی کے لئے اکھاڑے میں اترتے ہیں دونوں گھٹنوں کے بل جھکتے ہیں۔ اُن کے گھٹنوں کے درمیان ایک ایک چھوٹی لکڑی رکھ دی جاتی ہے جس کو وہ کلائیوں پر سہارا دے کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اس حالت میں دونوں بہادر ایک دوسرے پر پھدک پھدک کر حملہ کرتے ہیں جو دائرے سے باہر نکل جائے یا گر جائے اور گرفت ڈھیلی پڑ جائے وہ ہار جائے

میں ہار جائے گا۔

۲۔ چت پٹ

دونوں مقابلہ کرنے والے بائیں بازوں کے بل ایک دوسرے سے پیٹھ ملا کر لیٹ جاتے ہیں اور دائیں بازوں کو ایک دوسرے کے درمیان میں گذار کر اُن سے دونوں ایک دوسرے کے شانہ پکڑ لیتے ہیں "ایک" کے حکم پر دائیں ٹانگ اٹھا لیتے ہیں اور "دو" پر دونوں دائیں ٹانگیں بازوں کی طرح پھنسا لیتے ہیں۔ "تین" پر ایک دوسرے کو اپنے اوپر سے الٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اپنی جگہہ سے پہلے سرک جائے وہ ہارا ہوا سمجھا جاتا ہے

۳۔ ڈنڈا کھینچ

Pole pull

اس کھیل کے لئے اسکاؤٹس کے ڈنڈے درکار ہونگے دونوں مقابلہ کرنے والے پاؤں کے تلوے جوڑ کر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں اور ڈنڈے کو پاؤں کے اوپر رکھ کر دونوں پکڑ لیتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنی اپنی طرف کھینچتے

ہیں۔ جو ڈنڈا چھڑا لیتا ہو یا مخالف کو اپنی جگہہ سے اٹھا دیتا ہے اس کی جیت سمجھی جاتی ہے۔

۴۔ سوار
Rider

قراول دو حصوں میں تقسیم کر دئے جاتے ہیں آدھے گھوڑے بن جاتے ہیں آدھے سوار۔ اس میں اجازت ہوتی ہے کہ سوار خواہ پیٹھ پر سوار ہو یا کاندھوں پر۔ ایک ایک جوڑا دونوں طرف سے نکلتا ہے اور ایک قراول کا سوار دوسرے قراول کے سوار کو گرانے کی کوشش کرتا ہے اور کاندھوں یا ہاتھوں کے زور سے جو مخالف کا کوئی حصہ پہلے زمین پر لگانے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ جیت جاتا ہے گھوڑے بہت کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے سوار گرنے نہ پائیں۔ گھوڑے اپنے ہاتھ استعمال نہیں کر سکتے۔ جس قراول میں جیتنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہو وہی کامیاب قرار دی جاتی ہو۔

۵۔ ڈنڈا کشی
Push-o-war

اس کھیل کے لئے دو ڈنڈوں کی ضرورت پڑتی ہو۔ ایک لڑکا ایک ڈنڈے کو زمین پر عموداً رکھتا ہے۔ اب مقابلہ کرنے والے ڈنڈے کے دونوں سروں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں۔ ڈنڈے کے درمیان میں ایک کپڑے کی دھجی باندھ دی جاتی ہے جو عموداً ڈنڈے کے برابر ہوتی ہو۔ اب دونوں ایک دوسرے کو دھکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جو دھکا دے کر ہٹا دے وہ بازی لے جاتا ہے۔

۶ - ہل چلانا
Tractor
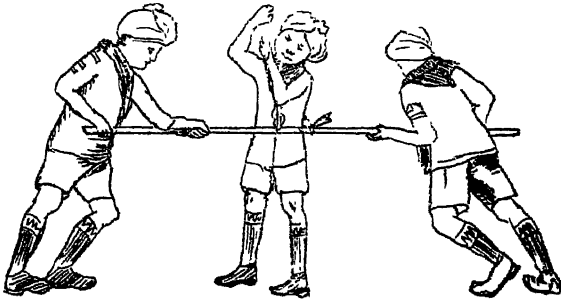
دو اسکاوٹ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل ایک دوسرے کے خلاف سمت میں کھڑے ہو جاتے ہیں اُن کے دو ساتھی اُن پر سوار ہو کر ایک دوسرے کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں۔ کھینچنے کے حکم پر ایک دوسرے کو کھینچنا شروع کر دیتے ہیں جو گھوڑے پر سے اُتر جاتا ہے یا گر جاتا ہے ہارا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تفریح کے کھیل

تکیوں سے لڑائی
Pillow fight

مقابلہ کرنے والے دو اسکاؤٹ ایک چکنے لٹھے پر سوار ہو جاتے ہیں اور تکیوں سے ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں جو کامیاب ہو جاتا ہے وہ بازی لے جاتا ہے

۲- کوڑا اچھال شاہی
Royal whip

کھیلنے والے ایک دائرہ میں بیٹھ جاتے ہیں ایک لڑکا جس کے ہاتھ میں کپڑے کا بٹا ہوا کوڑا ہوتا ہے سب لڑکوں کے چاروں طرف دوڑتا ہے۔ دائرہ میں بیٹھنے والوں کو اجازت نہیں ہوتی کہ وہ مڑ کر دیکھ سکیں۔ اگر کوئی دیکھتا ہے تو کوڑے والا اس کو سزا دیتا ہے۔ اب کوڑے والا نہایت ہوشیاری سے کوڑہ کسی کے پیچھے رکھ دیتا ہے۔ اس کا علم اگر اس کو ہو جائے جس کے پیچھے وہ رکھا گیا ہے تو وہ فوراً اس کو لے کر دوڑنے والے کا پیچھا کرے گا اور اس وقت تک اس کو مارنے کی کوشش کرے گا جب تک کہ وہ خالی جگہہ پر نہ بیٹھ جائے اگر اس کا علم نہ ہوا تو کوڑہ رکھنے والا اس کو اٹھا کر مارنا شروع کرے گا اور اس وقت تک اس کو سزا دیتا رہے گا جب تک کہ وہ واپس ایک چکر لگا کر اپنی جگہہ پر نہ آجائے۔

۳- بارہ سنگھے کی دوڑ Antelope race

قراولوں کے مقابلہ کے لئے یہ کھیل اچھا ہی قراولوں کے لڑکے برابر برابر ایک قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ طیار کے حکم پر سب جھک کر ایک دوسرے کی پیٹھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ دوڑو Run کے حکم پر دوڑنا شروع کرتے ہیں۔ فاصلہ عموماً ۵۰ گز رکھا جاتا ہے۔ جو قراول بغیر قطار کو توڑے ہوئے مقررہ جگہ پر پہلے پہنچے گا وہ جیتے گا۔

۴- Skunk Tags

کھیلنے والوں میں سے ایک چور بنایا جاتا ہے اور اُس کو اجازت ہوتی ہی کہ وہ اس لڑکے کو چھوئے جو ایک ہاتھ سے اپنی ناک اور دوسرے ہاتھ سے ایک ٹانگ نہ پکڑے ہو کھیلنے والے چور کے چاروں طرف پھیل جاتے ہیں اور جب وہ اُن کو چھونے آتا ہی تو وہ فوراً ایک ہاتھ سے ناک اور دوسرے

ہاتھ سے ٹانگ پکڑ لیتے ہیں۔ اس حالت میں جو لڑکا نہ ہوگا اور چھوا جائے گا وہ چور بنایا جائے گا۔

۵۔ کیچلی اتارنا

Skinning the snake

قراول برابر برابر کھڑے ہو جاتے ہیں طیار کے حکم پر سب اسکاوٹس جھک جاتے ہیں اور اپنا داہنا ہاتھ اپنی ٹانگوں کے درمیان سے گزار کر دوسرے کے بائیں ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں۔ روانہ Go کے حکم پر آخری اسکاوٹ اپنے پیر جوڑ کر لیٹ جاتا ہے اور پھر پوری قطار یکے بعد دیگرے اس پر سے گذر کر لیٹتی جاتی ہے لیکن گرفت کسی حالت سے نہ چھوٹنے پائے۔ جب شروع سے آخر تک تمام قطار کے لڑکے لیٹ جائیں تو وہ لڑکا جو سب سے بعد کو لیٹا تھا اٹھنا شروع کرے اور اپنی قطار کو کھینچتا ہوا مثل سابق ہو جائے۔ جو قطار بغیر گرفت کو چھوڑے ہوئے پہلے اپنی جگہ پر واپس آجائے گی وہ اس کھیل میں جیتی ہوئی

ماتی جاوے گی -

Baiting the badger

۶ - نیولے کی گرفتاری

ایک مضبوط کھونٹے سے دو رسیاں ۸ فٹ لانبی باندھ دی جاتی ہیں - مقابلہ کرنے کے لئے دو کھیلنے والے جن کی آنکھوں پر پٹیاں بندھی ہوتی ہیں - رسی کے سرے پکڑ لیتے ہیں وہ لڑکا جو نیولا بنتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک ٹین کا ڈبہ ہوتا ہے جس میں دو چار کنکریاں ہوتی ہیں اس کو وہ کھڑکھڑاتا رہتا ہے - پکڑنے والے کے پاس ایک تکیہ ہوتا ہے - نیولا ڈبہ کھڑکھڑاتا ہوا کھونٹے کے گرد گھومتا ہے اور پکڑنے والا اس کو پکڑنے اور سزا دینے کی فکر میں رہتا ہے -

رسی کو تنا ہوا رکھنا چاہئے ورنہ گر جانے کا اندیشہ ہے -

(تصویر صفحہ آئندہ پر)

۷ - دیا سلائی کی دوڑ
Match box relay race

برابر تعداد کے قراول قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں ہر قطار کا پہلا اسکاوٹ دیا سلائی کا خول اپنی ناک پر چڑھا لیتا ہے (Go) کے حکم پر وہ بغیر چھوئے ہوئے اس خول کو دوسرے کی ناک پر لگا دیگا۔ اس طریقہ سے قطار کا سب سے پچھلا اسکاوٹ معہ خول کے دوڑ کر جج کے پاس جائے گا جس قراول کا اسکاوٹ جج کے پاس اس حالت میں پہلے پہنچے گا وہ قراول جیتے گا

۸ - کون بیٹھے گا
Whose stool
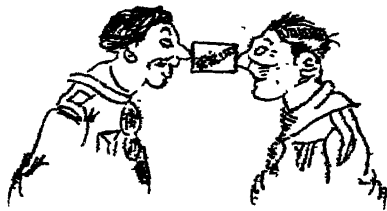
لڑکوں کی تعداد سے ایک کم اسٹول دائرہ میں رکھنے چاہئیں۔ سیٹی کے اشارہ پر سب لوگ اسٹولوں کے گرد تیزی سے دوڑیں گے۔ دوسری سیٹی پر سب بیٹھنے کی

کوشش کریں گے۔ جو بیٹھنے سے باقی رہیگا۔ اس کو کھیل میں سے نکال دیا جائے گا۔ اب ایک اسٹول اور کم کر دیا جائے گا۔ اور مشق سابق دوہرایا جائے گا۔ جو آخر تک قائم رہے گا وہ جیتے گا۔

۹۔ گلے میں گھنٹی چار یا پانچ کھیلنے والے آنکھوں پر پٹیاں باندھے دائرہ کے اندر جس کے چاروں طرف دوسرے لڑکے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑے ہوتے داخل ہوتے ہیں دوسرا اسکاوٹ جس کے گلے میں گھنٹی بندھی ہوگی درمیان میں چھوڑ دیا جائے گا جو گھنٹی والے کو پکڑے گا وہ اس کی جگہ لے گا۔

۱۰۔ حلقہ کے چاروں طرف Round the ring تقریباً ۱۲ اسکاوٹس ایک دائرہ میں اندر کی طرف پیر کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور ہاتھ پھیلا لیتے ہیں۔ پیروں کے درمیان میں ایک لڑکا جسم سخت کرکے پھیلے ہوئے ہاتھوں پر گرجاتا ہے۔ ہاتھوں سے اسے دھکا دیتے ہیں اور وہ چاروں طرف گھومتا رہتا ہے۔ اگر کوئی اس کو ہاتھوں نہیں لیتا اور گرادیتا ہے تو وہ خود درمیان میں آتا ہے۔

Nature lore

مطالعۂ قدرت

اہمیت قدرتی مناظر مردہ سے مردہ جسم میں ایک روح اور شگفتگی پیدا کر دیتے ہیں اور خاص طور پر اسکاوٹ کے لئے جو کھلے ہوئے میدان کو شہر کی تنگ و تاریک گلیوں اور مکانات پر ترجیح دیتا ہے سرسبز کوہسار۔ چٹیل میدان۔ چمکتے ہوئے آبشار۔ تاروں بھری راتیں۔ ایک کھلی ہوئی کتاب کے مختلف اوراق ہیں جن کے مطالعہ سے وہ لطف اندوز ہی نہیں ہوتا بلکہ اپنی علمیت میں وہ ایک گونہ اضافہ کرتا ہے۔ وہ خدا کی قدرت کاملہ کو ہر چیز میں دیکھتا ہے۔ پرندوں کے ترنم ریزالاپ عطر آمیز نسیم سحری۔ موجوں کی مستانہ رفتار اس پر وجدانی کیفیت پیدا کر دیتی ہے اور ہر چیز سے اس کو تو ہی تو کی صدا آتی ہے۔ وہ ہر ایک چیز کو محبت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور آس پاس کے تمام جانوروں اور پرندوں کو پہچانتا ہے اور ان کی عادت خصلت کو جانتا ہے اور ان کے دکھ درد کو محسوس کرتا ہے اس کی واقفیت یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ وہ جنگل کی جڑی بوٹی سے علاج کر سکتا ہے۔ اس کے لئے رات دن یکساں ہیں۔ دن کو اگر وہ سورج کی روشنی

میں اپنی راہ معلوم کرلیتا ہی تو رات کو وہ ستاروں کی مدد سے اپنے راستہ سے بھٹک نہیں سکتا۔

اس مختصر سی فصل میں ان تمام دلچسپ چیزوں کا جائزہ لینا تو درکنار ایک جھلک بھی احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ ہم مختصر طور پر چند چیزوں کے متعلق ذکر کریں گے۔

پرندے پرندے جو ہمارے ارد گرد رہتے ہیں ان کو غور سے دیکھنے اور اُن کی زندگی کے حالات مطالعہ کرنے میں ایک لطف اور دلچسپی ہے جو غریب سے غریب آدمی بھی بغیر پیسہ خرچ کئے حاصل کر سکتا ہے بہت سے شوق ایسے ہیں جو کچھ مدت گزرنے کے بعد مدھم پڑ جاتے ہیں اور اُن میں وہ اگلا سا انہماک اور دلچسپی باقی نہیں رہتی لیکن پرندوں کے مطالعہ کرنے والے کے لئے روزانہ نت نیا لطف ہی اُس کو "مضمون باسی" کی کبھی شکایت نہیں ہوتی۔ پرندوں کا سریلا الاپ ان کے خوشنما رنگ چال ڈھال وضع قطع مردہ سے مردہ دل میں بھی ایک شگفتگی پیدا کر دیتی ہی زمانہ قدیم سے شاعر اپنی نظموں میں، مصور اپنی تصویروں میں پرندوں کی مدح سرائی کرتے چلے آئے ہیں لیکن اس زمانہ روشنی اور سائنس نے ان کی قدر و قیمت میں اور چار چاند لگا دئے ہیں۔ سائنس دانوں نے یہ ثابت کر دیا ہی کہ یہ صرف پرندوں کی برکت ہی جو فصل ہم کو صحیح سالم مل جاتی ہی ورنہ ہوا میں اور زمین پر ایک بیشمار فوج حشرات الارض کی ایسی ہی کہ جو فصل کو پکنے سے پیشتر ہی

اس کا صفایا کر دینے کے لئے کافی ہو۔ قدرت نے فصلوں کی حفاظت کے لئے
پرندوں کو محافظ مقرر کیا ہو۔ ان کا کام ہے کہ اپنے کیڑے مکوڑے دنیا
کا جو فصل کے لئے غیر مفید ہیں خاتمہ کر دیں اور اپنی خوراک کے لئے زیادہ تر
ان خود رو پودوں کے بیج جو فصل کے لئے مضر رساں ہیں استعمال کریں
کیڑے ایک زمانہ کے لئے صرف زمین پر رہ سکتے ہیں اور اس حالت میں وہ
فصلوں کی جڑوں اور پتیوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے دفعیہ کے
لئے قدرت نے گوریا۔ مینا۔ شیاما نیلکنٹھ۔ بھجنگا۔ دھوبن وغیرہ پرند
پیدا کئے ہیں۔ درخت پر رہنے والے کیڑوں کے لئے کھٹ بڑیا۔ بڑا یو
اور اسی قسم کے دوسرے جانور ہیں جن کی چونچ مضبوط مثل فولادی برمے
کے ہوتی ہو۔ ہوا میں بھی بیشمار حشرات الارض ہیں ان کے لئے اُلّو۔
چیل۔ ابابیل۔ باز۔ مچھیرا ہر وقت ہوا میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ غرض
ہندوستان کے لئے پرند ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض
ہے۔ لڑکے بغیر سوچے سمجھے اکثر پرندوں کو نشانہ بناتے ہیں ان کے گھر
اجاڑ کر خوش ہوتے ہیں۔ اُن کے انڈے اور بچے چرا لاتے ہیں یہ نہایت
مذموم حرکتیں ہیں اسکاوٹ کا فرض ہے کہ وہ ایسا کرنے سے لڑکوں کو
باز رکھیں اور اُن کے آرام اور آسائش کے لئے مختلف ذرائع اختیار کریں
مثلاً چھتوں پر دانا اور پانی رکھیں۔ درختوں پر گھونسلہ بنانے کے لئے لکڑی کے

صندوق لٹکائیں۔ یا صحن میں اونچے اونچے بانس پر اُن کے رہنے کے لئے خوبصورت مکان بنائیں۔ یہ بات تجربہ سے معلوم ہو گی کہ پرند کس قسم کا گھونسلہ پسند کرتا ہی اور کس خوراک کو زیادہ رغبت سے کھاتا ہی۔

پرندوں کا طریق مطالعہ

پرندوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کرنے پر وہ اس قدر مانوس ہو جاتے ہیں کہ وہ آسانی سے مطالعہ کرنے والے کو قریب آنے دیتے ہیں۔ مطالعہ اگر باقاعدہ کیا جائے اور ایسی معلومات کو کسی یادداشت کی کتاب میں درج کر لیا جائے تو وہ کتاب دلچسپی کے علاوہ نہایت سبق آموز ہوگی۔ ہر کتاب کے ہر صفحہ پر پہلے سے کچھ سرخیاں قائم کرنی چاہئیں۔ مثلاً پرند کا نام قد، شکل۔ ٹانگوں اور چونچ کی ساخت۔ رنگ۔ خاص خاص نشانات دُم کی بناوٹ۔ طریقہ اڑان۔ عادت۔ خوراک۔ زیادہ تر کہاں پایا جاتا ہی گھونسلہ

کہاں بناتا ہے۔ گھونسلہ کی شکل۔ انڈوں کی تعداد اور رنگ۔ زیادہ تر کس موسم میں پایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ واضح کرنے کے لئے ہم اپنے ایک سکاوٹ کی ایک ایسی ہی یادداشت سے ایک صفحہ نقل کرتے ہیں:

تعداد شمار ..... ۱ ..... پرند کا نام ...... طوطا ...... قد ...... جنگلی کبوتر سے کسی قدر کم

رنگ ...... گہرا سبز ...... چونچ ...... مڑی ہوئی مثل سروتے کے سخت رنگ میں گہری سرخ

خاص نشانات .... نر کی گردن میں ایک سرخ اور سیاہ حلقہ ہوتا ہے ......

خصلت .... عام طور پر جھنڈ میں رہنا پسند کرتا ہے .....

خوراک ..... پھل اور غلہ کھاتا ہے۔ فصل کو سخت نقصان پہنچاتا ہے .....

گھونسلہ ...... درختوں کے کھوکل میں بناتا ہے

انڈے دینے کا زمانہ ...... اپریل کے وسط میں۔

انڈے ..... چار سفید انڈے دیتا ہے .....

دشمن ..... فصل کا دشمن .....

سال کے کس زمانہ میں زیادہ ملتا ہے ..... تمام سال

دیگر باتیں ..... طوطے کو عام طور پر لوگ پنجرے میں پالتے ہیں۔ وہ نہایت خوش رنگ و خوبصورت ہوتا ہے۔ آسانی سے انسان کی بول چال کی نقل اُتار سکتا ہے .....

دستخط ....

مثل دیگر جانوروں کے پرندبھی ایک دوسرے سے بہت زیادہ اختلاف رکھتے ہیں۔ قدرت نے اُن کے جسم کو ان کی ضرورت کے مطابق بنایا ہے وہ پرند جو صرف شکار پر اپنی گذران کرتے ہیں ان کی چونچ تیز کسی قدر مڑی ہوئی اور سخت ہوتی ہے جیسے چیل - باز - شکرہ - گدھ وغیرہ بیا - مینا - کبوتر - گوریا کی چونچ موٹی اور سخت ہوتی ہے اس قسم کی چونچ دانہ خور پرندوں کے لئے نہایت موزوں ہوتی ہے۔ شکر خورہ جو گوریا سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے اس کی چونچ مڑی ہوئی اور باریک مثل سوئی کے ہوتی ہے وہ اپنی چونچ سے پھول میں سوراخ کرتا ہے اور زبان سے شہد چوس لیتا ہے۔ کھٹ بڑھیا کی چونچ مثل فولادی برمے کے ہوتی ہے جس سے وہ درخت کی چھال کو آسانی سے کھود سکتا ہے۔ مچھیرہ

کی چونچ بھالے کی مانند ہوتی ہے جس سے وہ مچھلی آسانی سے پکڑ سکتا ہے۔ سارس کی چونچ اور پنجے دیگر پرندوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ غرض ضرورت کے مطابق قدرت نے پرندوں کے چونچ اور پنجے بنائے ہیں۔
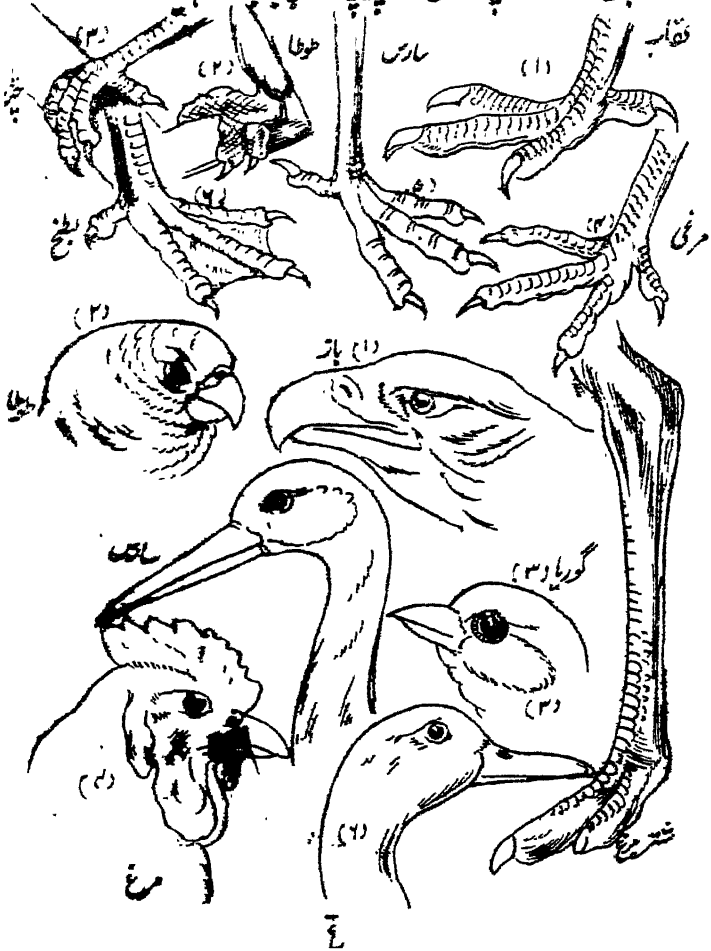
"درخت اور پودے"

درخت اور اُن کا انسانی زندگی سے تعلق

درخت اور انسانوں میں رشتۂ اتحاد ابتدائے آفرینش سے چلا آتا ہے کیوں کہ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ انسانوں کی پیدائش سے قبل درختوں کی پیدائش ظہور میں آئی اس وجہ سے دنیا کی تمام قدیم اقوام نے اُن کو متبرک خیال کیا اور ان کی پرستش کی۔ ازل سے یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ خورد بینی پودوں سے لیکر بڑے سے بڑے جسیم درخت تک جان رکھتے ہیں۔ تکلیف اور آرام کو محسوس کرتے ہیں، ممکن ہے کہ اس پرستش کی بنیاد اس مذہبی عقیدہ سے پڑی ہو ڈاکٹر بوس کی جدید تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ درخت جان دار ہیں۔ جیتے اور بڑھتے ہیں۔ کھاتے پیتے اور سوتے ہیں۔ شادی کر کے بچے پیدا کرتے ہیں اور اُن کی حفاظت کرتے ہیں مثل پرندوں اور دیگر جانوروں کے درخت بھی انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں وہ ہمارے لئے خوراک بہم پہنچاتے ہیں۔ بارش میں مدد دیتے ہیں۔ سیلاب کو روکتے ہیں۔ نئی زمین بناتے ہیں اور اس کی حالت میں ایک گونہ اضافہ کرتے ہیں۔ ہوا کا خراب حصّہ چوس کر اس کو صفا کرتے ہیں۔ درخت صرف عمارتی اور سوختہ لکڑی کے لئے ہی کام نہیں آتا۔ بلکہ اُن سے صدہا کام نکلتے ہیں۔ کپڑا، کاغذ، رنگ

ادویات غرض کونسی چیز ہے جو حیوان کے وجود سے انسان کو میسر نہیں آتی پرندوں سے درختوں کا علم آسان ہو کیوں کہ درخت ایک جا جمے رہتے ہیں اور پرندوں کی طرح سیلانی طبیعت نہیں رکھتے۔ اُن کی پیداوار کے نمونے آسانی سے مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً درختوں کی چار ہزار قسمیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر وہ جنگلات یا پہاڑوں پر ملتے ہیں۔

درخت کے حصّے

درخت کے دو حصّے ہیں ایک جو زمین کے نیچے ہے دوسرا وہ جو زمین کے باہر ہے۔ پہلے کا نام جڑ ہے اور دوسرے میں تنہ۔ شاخیں۔ پتیاں۔ پھل اور پھول شامل ہیں۔ ان تمام حصوں کے الگ الگ مقررہ کام ہیں۔ تنہ معہ شاخوں۔ پتیوں اور پھول کے اوپر کی طرف اس لئے جاتا ہے تاکہ پتیوں کو آس پاس کی ہوا۔ دھوپ اور روشنی کا مناسب حصہ مل سکے۔ جڑ جو زمین کی طرف جاتی ہے درخت کو مضبوطی سے جکڑے رہتی ہے تاکہ درخت کھڑا رہ سکے اور اس کے لئے خوراک حاصل کرتی ہے۔ تنہ درختوں کے مختلف حصوں یعنی جڑوں شاخوں پتیوں۔ پھولوں اور پھلوں کو جوڑتا ہے اور پیڑ کے ہر حصّہ کو خوراک بہم پہونچانے کا خاص راستہ ہے اور خوراک کے جمع رہنے کا کام بھی کرتا ہے۔ سال بسال جوں جوں ایک درخت لمبا اور اونچا ہوتا ہے اسی نسبت سے اس کے تنہ کی حالت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ہر سال تنہ پر ایک نئی کھال چڑھتی ہے

اور پیڑ کٹنے پر اس کی عمر کا بھی اندازہ اس کے تنہ کے چھلکوں کو گن کر تقریباً ٹھیک لگایا جا سکتا ہے۔
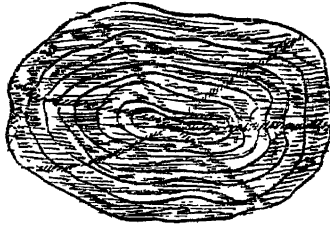
تنہ کی حفاظت کے لئے ایک اوپری چھال ہوتی ہے جو درخت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ خوراک تنہ میں بذریعہ چھوٹی چھوٹی نلیوں کے جو کہ درخت کے ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہیں پہنچتی ہے۔ نلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک جڑ سے پانی اور معدنی اشیاء اوپر کی طرف لاتی ہیں دوسری پتیوں سے کچھ مادہ خاصکر شکر اوپر سے جڑوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ چھال کے اندرونی حصہ میں خوراک کی نلیاں اور تنے کی لکڑی کے حصہ میں پانی کی نلیاں ہوتی ہیں۔

پتیاں پتیاں درخت کے لئے خوراک بناتی ہیں۔ سورج کی روشنی سے ہوا اور زمین سے حاصل کی ہوئی خوراک شکر اور نشاستہ starch میں تبدیل ہو جاتی ہے جو درخت اور انسان دونوں کے کام آتی ہے پتیاں پودوں کے لئے نہایت ضروری ہیں ان کی مختلف

شکلیں ہوتی ہیں بعض چھوٹی بعض چوڑی بعضوں کے کنارے ہموار بعضوں کے کٹے ہوئے بعضوں کی رگیں سیدھی اور بعضوں کی پر کی طرح کی۔ ان کا جمع کرنا اور اُن کی تقسیم بلحاظ (۱) رگ و ریشہ (۲) بناوٹ (۳) شکل (۴) کنارہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہوتی ہے

پتیوں کی مختلف شکلیں

پتیاں جمع کرنے کا طریقہ پتیوں کو سب سے پہلے اخبار کے کاغذ پر علیحدہ علیحدہ رکھو اور اس پر ایک دوسرا اخبار ڈھک دو اور ایک سوختہ رکھ کر اس پر ایک سل رکھ دو خشک ہونے پر ان کو کسی سخت کاغذ پر چپکا دو۔ شروع میں زیادہ وزن رکھنے سے پتیوں کے کالا پڑ جانے

کا خوف رہتا ہی۔ بطور یادداشت ایسے نمونوں پر تحریر کر دینا چاہئے کہ وہ پتیاں کس جگہ سے جمع کی گئیں۔ اُن کا نام کیا ہی وغیرہ وغیرہ۔

اس سے بھی زیادہ آسان طریقہ جمع کرنے کا یہ ہی کہ پتی کو صفائی کے ساتھ معمولی کاربن (نقل اتارنے والا کاغذ) پر رکھ کر اپنے ہاتھ سے رگڑ دو پتی کی رگوں پر سیاہی آجاوے گی اگر اس پتی کو صاف کاغذ پر رکھ کر زور سے دبایا جاوے تو نہایت خوبصورت شکل پتے کی کاغذ پر آجائے گی اور اس میں پتی کی تمام باتیں نمایاں ہوں گی۔

پھول پھول خوبصورتی کے علاوہ درخت کے لئے نہایت کارآمد ہیں کیوں کہ ان کے بغیر بیج پیدا نہیں ہو سکتے۔ پھول کے عام طور پر دو حصّے ہوتے ہیں۔ اوّل وہ حصّہ جو بیج پیدا کرتے ہیں دوئم وہ جو حفاظت کرتے ہیں۔ بیج پیدا کرنے والے حصے گربھ کیسر اور پراگ کیسر کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ پراگ کیسر کا پراگ یا زیرہ گربھ کیسر پر گر کر بڑھتا ہی اور وہ بیج کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اندرونی حصوں کی حفاظت کے لئے پتیاں ہوتی ہیں جن کو قدرت نے شوخ رنگ دیا ہی تاکہ چھوٹے چھوٹے جانور اُن کی طرف متوجہ ہوں۔ اُن چھوٹے جانوروں کا پھولوں پر آنا اور اُن سے رس لینا خالی از علت نہیں۔ کیوں کہ وہ شہد کے لالچ میں آتے ہیں

اور ان کے جسم سے مس ہو کر زیرہ پراگ کیسر سے علٰحدہ ہو کر
گربھ کیسر پر گرتا ہے
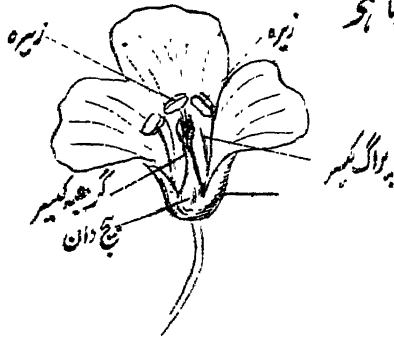
پھل قدرت نے بیج کی حفاظت کے لئے پھل پیدا کئے ہیں۔ بیج کے پختہ ہونے تک پھل خوش ذائقہ نہیں ہوتے۔ پھلوں کی وجہ سے بیج کے منتشر ہونے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ کیوں کہ آدمی اور جانور پھلوں کو شوق سے کھاتے ہیں اور تخم کو علیحدہ زمین پر ڈال دیتے ہیں اس تخم ریزی میں بھی ایک راز ہے۔ پودوں کو بڑھنے کے واسطے مٹی کے علاوہ روشنی اور ہوا کی ضرورت پڑتی ہے اور اگر تمام بیج ایک جا جمع ہو کر زمین پر جم جائیں تو وہ پورے طور پر غذا حاصل نہیں کر سکتے۔ قدرت نے کچھ ایسی تدبیر رکھی ہیں جن سے تخم اور پھل کچھ اس طرح بکھر جاتے ہیں کہ ان کو اچھی طرح سے اگنے اور تندرست رہنے کا موقعہ آسانی سے مل سکے۔ ہوا۔ پانی چڑیاں اور دوسرے جانور تخم ریزی کے خاص وسیلہ ہیں۔

یادداشت کا طریقہ درخت جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے انسان کے دوست ہیں اور اُن کے بغیر زندگی مشکل ہے اس لئے اسکاؤٹ کو اُن کی معلومات حاصل کرنا صرف دلچسپ ہی نہیں بلکہ بہت ضروری ہے۔ ہم اُن کی رہنمائی کے لئے اپنے ایک اسکاؤٹ کی یادداشت میں سے ایک صفحہ نقل کرتے ہیں:

نمبر شمار .... ۱ .... نام .... آم .... شکل و وسعت۔ بہت بڑا درخت ہوتا ہے۔ شاخیں تھوڑے فاصلہ سے شروع ہو جاتی ہیں۔

قسم۔ دو خاص قسمیں ہیں تخمی اور قلمی۔

چھال۔ بھوری سیاہی مائل۔ پرانے درخت میں سے اکثر سرخ رنگ کا گوند نکلتا ہے جو لکھنے کے کام بھی آسکتا ہے۔

شاخیں .... چاروں طرف پھیلی ہوئی۔

پتیاں ...... لانبی کرخت اوپر سے سیاہ کاہی شاخ پر یکے بعد دیگرے لگی ہوتی ہیں لمبائی میں ۸ سے ۱۰ انچ تک ہوتی ہیں۔

پھول .... آم کا پھول مول کہلاتا ہے۔ جس میں بڑی بھینی خوشبو آتی ہے رنگ میں کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے موسم بہار میں پھل آتا ہے کونپل اس موسم میں آتی ہے۔

پھل مختلف وضع قطع رنگ و روپ کے ہوتے ہیں خوش ذائقہ رسیلے۔ اندر ایک گٹھلی نکلتی ہے پھل پکنے پر اندر سے زرد نکلتا ہے۔ لکڑی۔ جلانے اور دیگر عمارتی کاموں میں آتی ہے۔

باشندہ - ہندوستان کے تقریباً ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔
استعمال - لوگ نہایت شوق سے اس کا پھل کھاتے ہیں اور اس کی لکڑی سوختہ اور عمارت کے کام میں لاتے ہیں -

زہریلے پودے اور اُن کے خواص

اسکاوٹس کو اکثر باہر جانے اور قیام کرنے کا اتفاق رہتا ہے اس لئے ان کو تھوڑا بہت خودرو پودوں کی ماہیت سے بھی واقف ہونا چاہئے کیوں کہ بسا اوقات خوراک ختم ہو جاتی ہے اور اس وقت جنگل کی پھل پھلاری پر گزر کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا پھل کھانے کے قابل ہے اور کس سے پرہیز لازم ہے تو مصیبت کا سامنا ہے کیوں کہ ناواقفیت سے اکثر لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ علاوہ بریں جنگلات میں ایسے عوارض پیش آتے ہیں

جن کا فوری علاج کرنا پڑتا ہے۔ اگر کسی کو جنگلی جڑی بوٹی سے تھوڑی سی بھی واقفیت ہوگی تو وہ مریض کی قابل قدر مدد کر سکے گا۔ اس لئے ہم کچھ ان پودوں کی بابت ذکر کریں گے جو زہریلے خواص رکھنے کے باوجود دوا میں استعمال ہوتے ہیں۔

Thorn apple
۱۔ دھتورہ

یہ جنگلی پودا عام طور پر جنگل میں یا اس مقام پر جہاں میلا پڑتا ہے پایا جاتا ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً ۳ فٹ ہوتی ہے۔ اس کے پتے ۹ سے ۶ انچ لانبے کسی قدر بیضاوی کنارے کٹے ہوئے چھوٹے نوک دار ہوتے ہیں ان کی بالائی سطح گہری سبز ابھری دار سطح ہلکے رنگ کی بو خفیف منشی ذائقہ تلخ اور نمکیں ہوتا ہے اس کے پھول گھنٹے کی شکل کے سفید یا بنفشئی ہوتے ہیں اور پھل خار دار گول گول ہوتے ہیں اس کے سب حصے زہریلے ہیں لیکن بیج بہ نسبت پتوں اور جڑ کے زیادہ زہریلے اور منشی ہوتے ہیں۔

وجع مفاصل اور چوٹ کے مقام پر اس کے عرق میں سیندھا نمک اور گھی

ملا کر لگانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر سگ دیوانہ نے کاٹا ہو تو اس کے بیج پیس کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے زہر کی علامت۔ آنکھیں سرخ۔ پتلیاں پھیلی ہوئی۔ زبان دہن اور حلق خشک آواز بیٹھی ہوئی۔ نگلنا دشوار۔

آب گرم سے قے کرانا۔ تازہ دودھ اور گھی پلانا۔ لیموں کا عرق پلانا۔ کپاس کی کلیوں کا سفوف پیس کر ملانا مفید ہے۔

۲۔ پھل کٹیری Night shade یہ خودرو پودا تقریباً ہر ایک جنگل میں ملتا ہے اس کا تنہ زیادہ اونچا نہیں ہوتا بلکہ زمین پر پھیلتا ہے پتے اس کے چوڑے کنارے کٹے ہوئے نوک دار جن پر کانٹے ہوتے ہیں۔ پھول ستارہ کی شکل کا نفشئی ہوتا ہے پھل گول رنگ زرد جن پر سبز چتیاں ہوتی ہیں۔ پھل سخت کڑوا ہوتا ہے اس کی جڑ اگر دو ماشہ کھائی جائے تو دافع بلغم ہے۔ زکام اور درد سینہ کو نافع ہے اس کے پھل کو آگ پر رکھ کر اس کا دھواں دینا درد دندان کو مفید ہے۔

۳ - مدار

Milk weed

جس کو اکوّا بھی کہتے ہیں اکثر بھوڑ اور سڑک کے کنارے پر ملتا ہے اس کے پتے آمنے سامنے جڑواں ہوتے ہیں - پھول گول سالم چھ پنکھڑیاں باہر سے سفید اندر سے بینگنی رنگ کا ہوتا ہے - پھل مشکیزے کی شکل کا جس کے اندر ریشہ میں لپٹے ہوئے تخم ہوتے ہیں - بیج پکنے پر پھل پھٹ جاتا ہے اور بیج ریشوں کی مدد سے ہوا میں دور اڑ جاتے ہیں -

اس کی پتی کلی - جڑ اور دودھ مقئی ہے پسینہ اور دست آور ہے - جڑ کا چھلکا پیچش میں نافع ہے - پھول اس کا ہاضم اور مقوی معدہ ہے - پھول کا زیرہ ایک تولہ اور برابر اس کے نمک سیندھا اور پیپل ملا کر گولیاں بقدر سیاہ مرچ بنا کر رات کو ایک گولی بچوں کو کھلانے سے کھانسی مطلق نہیں اٹھتی - پوست جڑ اور مرچ سیاہ - لاہوری نمک ہیضہ میں از حد مفید ہے - اس کا دودھ

جلد پر زخم پیدا کرتا ہے۔ نیش دار جانوروں کے کاٹے پر لگانا مفید پڑتا ہے
اس کے پتے نیم گرم باندھنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

۴۔ ناگ پھنی (Cactus Indicus) عام طور پر لوگ
اس کو باڑھ کے طور پر لگاتے ہیں۔ اس کے پتے موٹے دلدار سانپ کے پھن
کی شکل کے ہوتے ہیں جن پر موٹے موٹے کانٹے ہوتے ہیں اس کا کانٹا
بہت درد اور دکھن پیدا کرتا ہے۔ ریگستان میں یہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے
اس میں سرخ گولر لگتا ہے جو امراض سر کو نافع ہے اس کا لیپ ورم کو تحلیل
کرتا ہے۔ اس کی پتیاں باندھنے سے پھوڑا پک جاتا ہے

Milk hedge
: plant

۵۔ زقوم یا سینڈ ( ) یہ خود رو درخت
بھی ریگستان کا باشندہ ہے۔ عام طور پر لوگ اس کو باڑھ پر بوتے ہیں۔ کیوں کہ
اس کے تنہ پر سخت کانٹے ہوتے ہیں اس کا تنہ ہشت پہل اور نہایت کمزور
ہوتا ہے۔ پتیاں شروع برسات میں صرف کناروں پر نکلتی ہیں۔ درخت اکثر بڑا
ہو جاتا ہے۔ اس کے تنہ اور پتیوں میں بہت دودھ نکلتا ہے جو جلد پر آبلہ ڈال
دیتا ہے۔ کالی مرچ کے ہمراہ اس کی جڑ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم

دور کرتی ہے۔

۹۔ اندرائن (Colocyinth) جس کو پھر پھیند وابھی کہتے ہیں۔
جنگل میں کثرت سے ملتا ہے۔ کیڑی کی طرح اس کی بیل بھی خوب پھیلتی ہے پھل
زرد گول چتی دار بڑے آلو کی برابر ہوتے ہیں اس کے پھل کا مغز مسہل قوی
ہے پانی کی طرح دست آتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں سم قاتل ہے اس کے بیج پیس کر
کان میں ڈالنے سے کان کا درد جاتا رہتا ہے اور جڑ پیس کر طلا کرنا درد عرق النساء میں
مفید ہے۔

۱۰۔ تھوہڑ (زقوم حجازی) یہ درخت جنگل میں کثرت سے ملتا ہے۔ عام طور پر

جھاڑی کی شکل پایا جاتا ہی۔ پتے بہت کم صرف تنے پر لگے ہوئے بارکیا پتلی شاخیں ہوتی ہیں۔ اس کا دودھ زہر ہے اس کا لیپ کرنے سے درد اور سوجن کو فائدہ ہوتا ہے درد دنداں میں بھی اس کو اکثر لوگ فائدہ مند بتاتے ہیں بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کا دودھ لگانا نہایت مفید پڑتا ہی اور اس کا ضماد نشان چیچک کو مٹاتا ہے اس کے زہر میں قے کرانا مفید ہی

تاروں بھری رات

مطالعۂ قدرت کا طالب علم چرند پرند و پودوں کے مطالعہ پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے ہر ایک قدرتی چیز ایک کھلی ہوئی کتاب ہی جس کے مطالعہ سے وہ حظ اٹھاتا ہے اور اس طریقہ سے قادر مطلق کو اس کے کاموں سے پہچانتا ہی قدرتی نیلی چھت اور اس میں مختلف قسم کے سیارے آویزاں کہکشاں کی جھالر شب کو جب کہ ہر چہار طرف سناٹا چھایا ہوتا ہے اس کے لئے دلچسپی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ تاروں کا علم بہت پرانا اور دقیق ہی جو ہمارا اس وقت

موضوع نہیں ہم صرف جدید سیاروں کے برج اور خاص خاص ستاروں
کا ذکر کریں گے سیارے (Planets) ستارے (Stars)
ثاقب (Comets) شہاب (Meteors) اجرام فلکی کہلاتے ہیں
ان میں سیارے وہ اجرام فلکی ہیں جو سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں اب تک
آٹھ ایسے سیارے معلوم ہوئے ہیں جو آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں
اگر آفتاب کی طرف سے ان کو ترتیب وار لکھا جائے تو ان کے نام یہ ہیں:
عطارد (Mercury) زہرہ (Venus) زمین (Earth)
مریخ (Mars) مشتری (Jupiter) زحل (Saturn)
یورینس (Uranus) نیپچون (neptune) -

یہ سیارے آفتاب سے مختلف فاصلہ پر واقع ہیں اور اپنے مدار
پر مختلف وقتوں میں گردش کرتے ہیں -

چاند - جس طرح آفتاب کے گرد سیارے گردش کرتے ہیں اسی طرح

بہت سے سیاروں کے گرد بھی بہت چھوٹے چھوٹے سیارے جن کو چاند کہتے ہیں چکر
لگاتے ہیں۔ زمین کے قریب ایک چاند ہے جو ایک ماہ میں اس کے گرد
گردش کرتا ہے اگرچہ چاند آسمان میں اتنا بڑا نظر آتا ہے لیکن دراصل ان
تمام ستاروں سے جو ہم کو نظر آتے ہیں چھوٹا ہے۔ قریب ہونے کی وجہ سے
بڑا معلوم ہوتا ہے۔ زہرہ۔ مریخ۔ مشتری تمام سیاروں سے زیادہ چمکدار
ہونے کی وجہ سے آسانی سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

ستارے بہت سے ستارے اس قدر فاصلہ پر ہیں کہ ان کی روشنی کو زمین
تک آنے میں ایک صدی سے زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے جب کہ
سورج کی روشنی صرف آٹھ منٹ میں ہم تک آسکتی ہے اس سے ان کی دوری
کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ستارے ایک دوسرے سے بہت قریب معلوم
ہوتے ہیں لیکن درحقیقت ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر ہیں جس کا اندازہ
مشکل ہے۔ وہ بھی ایک قسم کے سیارے ہیں جو نہایت سرعت کے ساتھ گھوم
رہے ہیں لیکن دوری کی وجہ سے اُن کی گردش معلوم نہیں ہوتی؛ ورنہ ساکن
نظر آتے ہیں۔ اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جو سورج سے بھی زیادہ بڑے ہیں

برج مطالعہ میں آسانی کی غرض سے ستاروں کے کچھ جھرمٹ یا برج
مقرر کئے گئے ہیں۔ شمال میں چار ایسے برج ہیں جو خاص طور پر نمایاں
ہوتے ہیں (۱) دب اکبر (Ursa major) (۲) ممسک الاعنہ Auriga

(۳) ذات الکرسی (Cassopia) (۴) شلیاق (Lyra)

ان چاروں میں سے دب اکبر اور ذات الکرسی ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں۔

ان دونوں کے درمیان میں ایک طرف ممسک الاعنہ اور دوسری طرف شلیاق ہوتا ہے۔

دب اکبر دب اکبر کو جس کو سپت رشی بھی کہتے ہیں عام طور پر لوگ جانتے ہیں اس کے دو ستارے جو ہمیشہ قطب کو بتاتے ہیں ہادیین (Pointers) کہلاتے ہیں۔ تمام برج قطب ستارے کے گرد چکر لگاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں قطب ستارہ اور دب اکبر معلوم کرنے کے بعد **ذات الکرسی** نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے کیوں کہ قطب تارہ ذات الکرسی اور دب اکبر کے درمیان واقع ہے۔ غرض قطب ستارہ دب اکبر یا ذات الکرسی سے آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

کیوں کہ ان دونوں میں سے ایک کا نمودار ہونا ضروری ہے ان کی بابت یہ قصہ مشہور ہے کہ ذات الکرسی (Cassopia) کیکاوس (Cepheus) بادشاہ عجم کی بیوی تھی اس کی ایک لڑکی جس کا نام مراۃ المسلسلہ (Andromeda) تھا وہ اس کے حسن پر

بیحد مغرور تھی (Neptuue) نیپچون نے اس کے غرور کی سزا دینے کیلئے ایک سمندری دیو بھیجا اس سے بچنے کے لیے مرأۃ کو ایک چٹان پر باندھ دیا گیا لیکن پرساوس (Perseus) نے موقعہ پر پہنچکر مرأۃ کو آزاد کیا اور دیو کا قصہ پاک کیا۔

عیوق و نسر واقع

دب اکبر اور ذات الکرسی کی شناخت کے بعد ہم دوسرے برج نہایت آسانی سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ان دونوں برجوں کے درمیان قطب تارہ کے اوپر اور نیچے دو ستارے درخشاں نظر آتے ہیں اوپر کے ستارے کو عیوق (Capeila) اور نیچے کے ستارے کو نسر واقع (Vega) کہتے ہیں۔ عیوق برج ممسک الاعنہ (Auriga) کا ایک نہایت چمکدار ستارہ ہے اور نسر واقع جو برج شلیاق (Lyra) میں ہے اس بات میں مختلف ہے کہ عیوق کے قریب ایک اور چمکدار ستارہ ہے۔
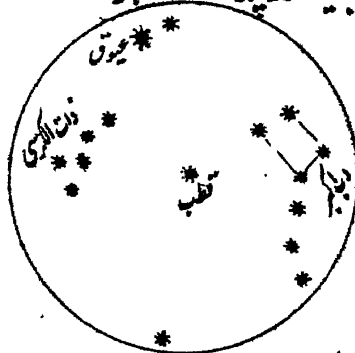
ان چار برجوں کے دریافت ہونے پر دوسرے برج نہایت آسانی سے

شناخت کئے جا سکتے ہیں۔

دب اصغر دب اکبر کے ستارے ہاؤ میں کے برابر کے ستاروں سے اگر ایک خط کھینچا جائے تو وہ خط دب اصغر کے ستارے فرقدین میں ہو کر گزرے گا۔ یہ برج قطب ستارے کے قریب ہوتا ہے اور درحقیقت قطب ستارہ بھی اس برج کے ساتھ شامل ہے۔

التنین Draco دب اصغر اور اکبر کے درمیان ستاروں کا ایک جھرمٹ مثل سانپ کے لہراتا ہے اس خوبصورت برج کو (Draco) یا التنین کہتے ہیں۔ بعض حالتوں میں اس کی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ دب اصغر کے گلے میں ایک ہار پڑا ہوا ہے۔

ممسک الاعنہ Auriga ممسک الاعنہ کا مشہور چمکدار ستارہ عیوق ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

پرساوس Perseus عیوق سے ذات الکرسی کی طرف آتے ہوئے ہم کو ایک برج ملتا ہے جس کو ہم پرساوس (Perseus) کہتے ہیں اس برج میں ایک نہایت عجیب ستارہ ہے جس کو Algol یا الغول کہتے ہیں اس کی روشنی ہر تیسرے دن مدھم پڑ جاتی ہے اس کے قریب ستاروں کا ایک جھرمٹ ہے جس کو ثریا (Pleiades) یا جھومکہ کہتے ہیں۔

Cygnus
دجاجہ

نثر واقع کے قریب ایک نہایت شاندار برج ہو جس کو صلیب شمالی یا دجاجہ کہتے ہیں یہ مئی سے دسمبر تک نمودار ہوتا ہے۔

Aquila
عقاب

یہ برج ہمیشہ دکھائی نہیں دیتا۔ ماہ اکتوبر میں جب کہ ذات الکرسی کے بالکل اوپر دکھائی دیتا ہے اور دب اکبر شمال کی طرف بہت نیچے ہوتا ہے تو نثر واقع (Viga) کے نیچے تین ستارے قریب قریب چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ درمیان کے ستارے کو جو سب سے زیادہ چمک دار ہوتا ہے نسر طائر (Altair) کہتے ہیں یہ ستارے برج عقاب کے ہیں خزاں کے موسم میں دوسرے برج اس کے ذریعہ سے آسانی سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ عقاب کے پاس ایک جانب ایک اور جھرمٹ ستاروں کا نظر آتا ہو جن کی روشنی قدرے مدہم ہوتی ہو اسی برج کو دلفین Dolphin کہتے ہیں

فرس الاعظم
Pegasus

قطب ستارہ سے اگر ایک خط ذات الکرسی کے سیدھے ہاتھ کے ستارے کی جانب کھینچا جائے اور نیچے کی جانب اس خط کو بڑھایا جائے تو وہ دو ستاروں میں سے ہو کر گذرے گا جو آسمان میں ایک بڑا مربع بناتے ہیں اس مربع کو فرس الاعظم یا (Pegasus) کہتے ہیں۔

ثور
Taurus

ثریا (Pleiades) کا ذکر پہلے آچکا ہے
یہ برج ثور (Taurus) سے تعلق رکھتا ہے
جو کہ ٹھیک ممسک الاعنہ (Auriga) کے نیچے ہوتا ہے اس برج میں
دو ستارے نہایت درخشاں ہیں۔ان میں سے زیادہ درخشاں کسی قدر سرخی
مائل ستارہ الدبران Aldeboran ہے

الجبار
Orion

قطب ستارے سے اگر ایک خط عیوق Capella میں سے
گذارا جائے تو وہ ایک نہایت شان دار برج میں سے
ہوکر گذرے گا اس کو الجبار کہتے ہیں۔عیوق ٹھیک الجبار اور قطب ستارہ
کے درمیان ہوتا ہے۔برج ثور Bull اور جوزا Gemini اوپر
کی جانب اس کے دائیں بائیں ہوتے ہیں۔چار گوشوں کے چار ستارے
الجبار کے بازو اور شانہ بناتے ہیں۔شانہ کے اوپر کے تین ستاروں سے
سر بنتا ہے۔وسط کے تین چمکدار ستارے الجبار Orion کی پیٹی کا
کام دیتے ہیں جس میں ایک تلوار لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ستارہ جو الجبار
کا بایاں پیر بناتا ہے رجل Rigel کہلاتا ہے یہ برج عام طور پر دسمبر سے
آخیر مارچ تک دکھائی دیتا ہے۔

کلب اکبر
Canis major

الجبار کی پیٹی سے اگر ایک خط نیچے کی جانب کھینچا جائے
تو وہ آسمان کے ایک نہایت درخشاں ستارے شعریٰ یمانی

میں سے ہوکر گذرے گا۔ یہ کلب اکبر کا ایک ستارہ ہی Sirius کلب اکبر اور کلب اصغر جو بالکل اس کے قریب ہی۔ الجبار شکاری کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ شعرائے یانی جنوری سے مارچ تک نظر آتا ہے۔

اسد Leo

موسم سرما جب ختم ہونے کے قریب ہوتا ہی تو دب اکبر سفر کر کے مشرق کی طرف آجاتا ہی۔ اگر قطب ستارہ سے دب اکبر کے پاؤں سے گذرتا ہوا کوئی خط کھینچا جائے تو وہ برج اسد سے جا ملتا ہے۔ اسد کا اگلا حصہ کاٹنے والی درانتی کی شکل کا نظر آتا ہے جس میں سب سے زیادہ چمکدار ستارہ کو قلب الاسد (Regulus) کہتے ہیں اور سب سے آخر کا چمکدار ستارہ جو دم بناتا ہی اس کو ذنب الاسد (Denebola) کہتے ہیں۔

آسمانی کیفیت یکم جون بوقت ۹ ½ شب تقریباً ۲۰ درجہ عرض البلد ہی۔

آسمانی کیفیت ماہ دسمبر وقت ۹½ بجے شب